[illegible] اہلسنت وجماعت پر چلانے [illegible]

دینی و مذہبی باتیں بتانے والا

اسلامی احکام و مسائل سکھانیوالا مردوں عورتوں

لڑکوں لڑکیوں کے لیئے اردو تعلیم کا نیا نرالا سلسلہ

مسمٰی بہ

شمع ہدایت

حصہ دوئم

جس کو جناب مولنا مولوی محمد حشمت علی صاحب

سُنی حنفی قادری بریلوی نے

[illegible] پریس امرتسر میں باہتمام [illegible] چھپا

کنز المسائل حصہ اول

اس کتاب میں وضو۔ غسل۔ تیمم۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ
صدقہ فطر۔ نکاح۔ مہر۔ طلاق۔ خلع۔ عدت۔ نان نفقہ
حدود تعزیر۔ قسم۔ خرید و فروخت۔ لین۔ دین۔ وصایا
کرایا۔ رہن۔ ذبح۔ قربانی۔ عقیقہ۔ وقف۔
مساجد۔ اور کھانے۔ پینے وغیرہ روزمرہ [illegible] ون
کے ۳۸۸ مسائل جو شہر [illegible] دارالافتا
[illegible] میں دریافت کے لیے آئے
اور یہاں سے ان کے جواب لکھکر گئے۔ لوگوں کی
آسانی اور نفع رسانی کے لیے جمع کیے گئے ہیں
اور قیمت بہت تھوڑی رکھی گئی ہے تاکہ ہر شخص منگا کر
اس سے نفع اٹھائے اور ہر مفتی و سائل کے کام آئے گویا وہ
مجمع المسائل کا حصہ دوم ہے۔ مسلمانوں کو بہت جلد اسے
منگا کر دیکھنا اور اس سے نفع اٹھانا چاہیے۔ قیمت
صرف آٹھ آنہ ۸؍

ملنے کا پتہ

مولوی محمد حشمت علی محلہ گڑھیا بریلی

شمع ہدایت حصہ دوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن لفظ تفسیر وغیرہ پڑھنے کے آداب

اُستاد کے سامنے ادب سے بیٹھکر پڑھا کرو۔ بسم اللہ پڑھکر پڑھنا شروع کیا کرو پڑھتے میں ادھر اودھر نہ دیکھا کرو کتاب پر نظر رکھا کرو۔ اور سبق کو دھیان کیا کرو مطالعہ دیکھکر سبق پڑھا کرو۔ اور پڑھکر خوب یاد کیا کرو آپس میں سبق کی تکرار اور نوٹ پھیر کیا کرو۔ جبتک سبق یاد نہ ہوا کرے آگے نہ پڑھا کرو۔ اگر سبق میں کچھ بھول جاؤ تو سوچ کرکے آپ نکالو۔ جب تم سے نہ نکلے تو اپنے اُستاد یا ساتھ والے لڑکے سے پوچھو۔ سبق پڑھنے سے پہلے تھوڑا پچھلا پڑھ لیا کرو۔ کتابوں کا ادب کیا کرو۔ انھیں پاؤں کے پاس نہ رکھا کرو۔ انھیں پاؤں سے نہ ٹھکرایا کرو۔ انھیں زمین پر نہ پھینکا کرو۔ انھیں سنبھال کر رکھا کرو۔ پھاڑا چیرا نہ کرو جراب

کام کرتے میں بھی پڑھنا جائز ہے اگر کام میں دھیان نہ بٹے پڑھنے کی طرف توجہ رہے ورنہ مکروہ ہے۔ مذبح میں اور غسل خانہ وغیرہ نجاست کی جگہ آواز سے قرآن شریف پڑھنا جائز نہیں ہے اور آہستہ پڑھنے میں حرج نہیں ہے۔ قبرستان میں آواز سے قرآن شریف پڑھنا جائز ہے۔ دوپہر کو اور سورج نکلتے اور ڈوبتے وقت قرآن شریف نہ پڑھنا اچھا ہے۔ جو لوگ کسی کام میں مشغول ہوں اُنکے پاس آواز سے قرآن شریف نہ پڑھو ورنہ گنہگار ہوگے۔ جہاں آواز سے قرآن عظیم پڑھا جا رہا ہو وہاں باتیں کرنا یا کسی کام میں مشغول ہونا گناہ ہے اور چپکے سننا واجب ہے۔

چند آدمیوں کو ایک جگہ بیٹھکر آواز سے قرآن شریف پڑھنا ناجائز و گناہ ہے۔ ناپاکی کی حالت میں قرآن شریف چھونا اور پڑھنا حرام ہے قرآن شریف پڑھتے میں کسی دیندار بزرگ لایق تعظیم کی تعظیم کو کھڑا ہونا جائز ہے۔ قرآن شریف کا سننا پڑھنے سے افضل ہے۔

آواز سے قرآن شریف پڑھنا آہستہ پڑھنے سے افضل ہے۔

اگر دکھاوے کے لیے نہ ہو اور نماز یا وظیفہ یا کسی کام میں مشغول ہونے والے کے پاس نہ پڑھا جائے۔ قرآن شریف یا اُس کی صورتیں پڑھکر بھول جانا کہ دیکھکر نہ پڑھ سکے گناہ ہے۔ قرآن شریف کو گانے کی طرح آواز بنا کر پڑھنا گناہ ہے اگر اس کی حرکتوں اور نقطوں

ہیں آواز بنانے سے زیادتی کمی پیدا ہو قرآن شریف کو جلد جلد پڑھنا کہ پورے صاف طور سے لفظ ادا نہوں سمجھ میں آئیں برا ہے اور اچھی طرح اچھی آواز سے صاف صاف پڑھنا اچھا ہے۔ جب قرآن شریف بوسیدہ ہو جائے یا پھٹ جائے پڑھنے کے قابل نہ رہے تو اُسے پاک کپڑے میں لپیٹ کر پاک جگہ دفن کیا جائے یا کسی اینٹ پتھر بھاری چیز کے ساتھ باندھکر دریا میں ڈالدیا جائے کہ بیٹھ جائے۔ قرآن کو پاؤں یا پیٹھ نہ کرنا چاہیئے۔ قرآن پڑھنے میں سلام کا جواب دینا یا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام سُنکر درود پڑھنا واجب نہیں ہے۔ عورتیں کسی عورت یا اپنے محرم سے قرآن شریف پڑھیں نامحرم غیر مرد سے نہ پڑھیں۔

دینی بات چیت مذہبی گفتگو

سوال۔ تم کون ہو۔ جواب مسلمان۔ سوال تمھیں کس نے پیدا کیا ہے۔ جواب اللہ تعالےٰ نے۔ سوال تم کس لیے پیدا کیے گئے ہو۔ جواب عبادت کرنیکو سوال تم کس کی عبادت کرتے ہو۔ جواب اللہ تعالیٰ کی۔ سوال تمھارا دین کیا ہے جواب اسلام ہے سوال تمھارا نبی کون ہے جواب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سوال تمہارے نبی کے خلیفہ کون ہوئے۔ جواب ابوبکر صدیق پھر عمر فاروق اعظم پھر عثمان غنی پھر مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سوال تمہارا مذہب کیا ہے۔ جواب سنی حنفی۔ اہل سنت وجماعت سوال سُنی کسے کہتے ہیں جواب رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سنت وطریقہ پر چلنے والونکو سوال حنفی کسے کہتے ہیں جواب امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی پیروی کرنیوالونکو سوال تمہارے مذہب میں کے امام ہوئے ہیں جواب چار امام ہوئے ہیں اول امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ دوسرے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ تیسرے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ چوتھے امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ سوال تم اِن اماموں میں سے کس کے مقلد اور پیرو ہو۔ جواب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے سوال اُن کا نام کیا تھا۔ جواب نعمان سوال اُن کی کنیت کیا تھی جواب ابوحنیفہ سوال اُنکا لقب کیا تھا۔ جواب امام اعظم سوال وہ کہاں کے رہنے والے تھے۔ جواب کوفے کے سوال تمہارے امام کب پیدا ہوئے تھے اور کب فوت ہوئے جواب ۸۰ھ میں پیدا ہوئے تھے اور ۱۵۰ھ میں وفات پائی رجب یا شعبان یا رمضان یا شوال کا مہینہ جمعہ کی رات تھی سوال اِن چاروں اماموں میں افضل کون ہے۔ جواب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سوال جو اِن چاروں اماموں میں سے کسی کا

مقلد و پیرو نہو وہ کون ہے۔ جواب غیر مقلد ہے۔ سوال جو سنت
نہ چلے اہل سنت کا ہم عقیدہ نہو وہ کون ہے۔ جواب وہ کوئی
بدعتی وہابی خارجی رافضی نیچری چکڑالوی قادیانی وغیرہ گمراہ
فرقوں میں سے ہوگا۔

سوال ایمان کسے کہتے ہیں۔ جواب دل سے اللہ تعالیٰ کو ایک
اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسکا سچا رسول جاننے یقین کرنیکو
سوال اسلام کے فرائض وارکان کیا ہیں۔ جواب کلمہ شہادت
نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ۔ سوال اسلام کے واجبات کیا ہیں۔
جواب۔ قربانی صدقہ فطر عمرہ ماں باپ کی فرمانبرداری اور خاوند کی
تابعداری۔ سوال اسلام کی سنتیں کیا ہیں جواب ختنہ کرانا
داڑھی رکھنا مونچھیں اور ناخون کتروانا۔ بغل اور پیشاب کی جگہ کے
بال صاف کرنا عطر لگانا۔ نکاح کرنا مسواک کرنا۔ سوال اسلام کے
احکام کیا ہیں۔ جواب فرض واجب سنت مستحب۔ مباح حرام
مکروہ تحریمی۔ اساءت مکروہ تنزیہی۔ سوال فرض کسکو کہتے ہیں۔ جواب
جو دلیل قطعی سے جس میں کوئی شبہہ نہو ثابت ہو اسکا منکر کافر ہو۔
سوال واجب کسے کہتے ہیں۔ جواب جو دلیل ظنی سے ثابت ہو
اسکا منکر کافر نہو۔ سوال سنت کسے کہتے ہیں۔ جواب جو نبی

خوبصورت اور حسین تھے۔ چہرہ گول چاند کی طرح چمکتا ہوا ملیح
و نمکین تھا۔ آنکھیں بڑی بڑی سرمگیں سرخ ڈورے پڑے ہوئے
ماتھا چوڑا۔ ناک اونچی اور لانبی۔ بھویں لانبی باریک آپس میں
ملی ہوئی دانت موتی کی مثل نہایت صاف اور چمکدار جن کی
چمک میں رات کو چیز نظر آجاتی۔ چوڑا موںھ۔ تھوک میٹھا۔ خوشبودار
جس چیز میں پڑجاتا اوس میں برکت کرتا اور بیماروں کو شفا دیتا
سر کے بال کالے گھنگروالے کان کی لو سے نیچے اور کاندھے
سے اونچے تھے۔ آخیر عمر تک سر اور داڑھی میں سترہ اٹھارہ بالوں
سے زیادہ سفید نہ ہوے تھے۔ داڑھی چوڑی گھنی ہوئی چار انگل
لانبی مونچھیں پست اور باریک۔ گردن نہایت خوبصورت موتی
چاندی کیطرح صاف و شفاف جسم گٹھا تنا ہوا رنگ سفید سرخی
ملا ہوا۔ قد میانہ تھا مگر آدمیوں میں سب سے اونچے اور اکیلے میں
میانہ قد معلوم ہوتے تھے۔ سینہ چوڑا اور پیٹ اور سینہ برابر
ایک سا۔ سینہ سے ناف تک بالوں کی ایک تحریر تھی۔ بازو اور
پنڈلیوں اور کہنی سے پہنچوں تک بال تھے بغلیں سفید اور
خوشبودار بے بال۔ پیٹھ صاف و شفاف ایک سی برابر۔ کاندھے
بھاری تھے ان کے درمیان پیٹھ میں ایک [illegible] کبوتر کے انڈے
کی برابر ہمرنگ بدن تھا جسے مہر نبوت کہتے تھے۔ آپ کا کلمہ طیبہ

لکھا ہوا تھا۔ ہاتھ لانبے بازو گداز ہتھیلیاں چوڑی اور نرم بھری
ہوئی۔ پاؤں ایک سے۔ تلوے کچھ خالی زمین سے نہ لگتے ایڑیاں
چھوٹی کم گوشت انگلیاں گداز انگوٹھے کے پاس کی انگلی سب
انگلیوں سے بڑی تھی۔ چال پیاری آواز اونچی دور تک جانیوالی
ہنس مکھ نرمی سے کلام کرنے والے۔ بہت کم بولنے والے صاف
طور سے بات کرنے والے کہ سب سمجھ لیں۔ دھوپ اور چاندنی
اور چراغ کی روشنی میں جسم کا سایہ نہ پڑتا تھا۔ پسینہ خوشبودار تھا
بدن سے مشک کی خوشبو آتی تھی جس سے گلی کوچے بس جاتے
تھے۔ پاخانہ پیشاب کو زمین نگل جاتی تھی اور اس سے خوشبو نکلتی
تھی جسم پر مکھی نہ بیٹھتی تھی۔ بینائی اور شنوائی اتنی تیز تھی کہ
پاس اور دور کی چیز اور باریک سے باریک چیز اور آواز کو ایک سا
برابر دیکھتے اور سنتے تھے اور جس طرح آگے کی چیز کو دیکھتے تھے
اسیطرح پیچھے کی چیز کو بھی دیکھتے تھے۔ ختنہ کیے ہوئے نال
کٹے ہوئے پیدا ہوئے تھے۔ **سوال** تمہارے نبی کو نبوت
کب ملی اور کیسے ملی اور تمھیں انکا نبی ہونا کیسے معلوم ہوا **جواب**
چالیس برس کی عمر میں تیسری یا آٹھویں ربیع الاول کو پیر کو دن
آپکو نبوت ملی۔ جبرئیل آئے وحی لائے قرآن عظیم نازل ہونا شروع
ہوا معراج کو گئے قرآن میں آپکا نبی ہونا معراج پانا ذکر کیا گیا اور

Marfat.com

آپ نے اُسے ظاہر کیا طرح طرح کے معجزہ دکھائے لوگوں کو اللہ کے
دین کیطرف بلایا جس سے آپکا نبی ہونا معلوم ہوا سوال معراج
کسے کہتے ہیں اور وہ تمھارے نبی کو کیسے ہوی اور کب ہوئی
جواب زمین سے آسمان پر جانیکو معراج کہتے ہیں جبرئیل علیہ السلام
مع اور فرشتوں کے آئے اور حضور کو جاگتے میں براق پر بٹھا کر آسمان پر
لیے گئے۔ وہاں حضور نے بہشت وغیرہ کی سیر کی اور عجائبات
قدرت دیکھے۔ اور اللہ تعالےٰ کے دیدار اور کلام سے مشرف
ہوئے۔ سوال تمھارے نبی کو معراج کب ہوی اور کہاں سے
ہوئی۔ جواب نبوت کی بارھوین سال ستائیس رجب کو
ہفتہ یا پیر کے دن مکہ میں حضرت امہانی کے گھر سے آپکو معراج
ہوئی سوال تمھارے نبی پر قرآن کب اور کس طرح نازل ہوا جواب
قرآن عظیم نبوت ملنے کے بعد تئیس سال تک تھوڑا تھوڑا حاجت کیموافق
نازل ہوتا رہا جبرئیل علیہ السلام اُسے لیکر آتے اور حضور کے سامنے
پڑھتے حضور اسے یاد کرکے لوگوں کو سناتے لوگ اسے حفظ کرتے
پتھر چمڑہ کے ٹکڑوں اور ہڈیوں پر لکھ لیتے تھے بعد کو وہ زمانہ حضرت
ابوبکر صدیق میں بمشورہ حضرت عمر کتاب کی شکل کیا گیا پھر حضرت
عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس سبکو ایک جگہ ترتیب وار جمع کرکے
صحیفہ بنا کر جابجا بھیجا وہی ابتک نقل ہوتا چلا آرہا ہے سوال نبوت

ملنے سے پہلے تمہارے نبی کس کی عبادت کیا کرتے تھے۔ جواب اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کرتے تھے دین ابراہیمی کی جو باتیں کشف سے معلوم ہوتیں انپر عمل کرتے تھے۔ سوال تمہارے نبی نبوت ملنے کے بعد کتنے دنوں زندہ رہے اور وفات کے وقت کیا عمر تھی۔ جواب نبوت ملنے کے بعد تئیس سال زندہ رہے اور بارہ ربیع الاول سنہ ۱۱ھ کو پیر کے دن دوپہر کے وقت ترسیٹھ برس کی عمر میں وفات پائی سوال تمہارے نبی کے کئے لڑکے لڑکیاں اور کتنی بی بیاں تھیں جواب تین لڑکے قاسم اور ابراہیم اور عبداللہ اور چار لڑکیاں فاطمہ اور زینب اور ام کلثوم اور رقیہ۔ اور گیارہ بی بیاں خدیجہ عائشہ حفصہ ام حبیبہ ام سلمہ سودہ میمونہ جویریہ۔ صفیہ زینب بنت جحش زینب بنت خزیمہ تھیں۔ سوال تمہارے نبی کے یہ لڑکے لڑکیاں کس بی بی سے تھے اور ان کے بعد ان میں سے کون کون زندہ رہا۔ جواب حضرت ابراہیم ماریہ قبطیہ سے تھے۔ اور باقی سب حضرت خدیجہؓ سے تھے اور حضور کے بعد اولاد میں صرف حضرت فاطمہؓ زندہ رہی تھیں جو وفات کے چھ ماہ بعد فوت ہوئیں اور بی بیوں میں صرف حضرت خدیجہ اور زینب بنت خزیمہ حضور کے سامنے فوت ہوئیں باقی سب بعد کو فوت ہوئیں

اچھی باتیں عمدہ عادتیں

ہمیشہ سچ بولو حق بات کہو اور حق کی طرفداری کرو۔ نیک کلمہ اچھی

بات موںھ سے نکالو ورنہ چپ رہو۔ اگر کوئی کسی بات میں تم سے مشورہ
کرے تو اسے نیک مشورہ دو اور اسے دل میں رکھو کسی سے نہ کہو
ہر کام صفائی سے کرو ہر چیز صاف ستھری رکھو۔ فضول وقت
خراب نہ کرو۔ فضول کام نہ کرو۔ دل سے غنی رہو اپنے فقر کو کسی پر
ظاہر نہ کرو۔ اگر کسی کو اپنے سے زیادہ اچھے حال پاؤ تو اپنے سے زیادہ
بُرے حال والے پر نظر کرو۔ رذیلوں کے ساتھ ہنسی مذاق کرو
کمینوں کے پاس نہ بیٹھو۔ بے ضرورت بازار میں نہ پھرو۔ اپنی عزت
آپ کرو۔ شریفوں پاس بیٹھو۔ سری پاگلوں کو نہ چھیڑو۔ لالچ نہ کرو
بہت سی بکواس زیادہ بات چیت نہ کرو۔ اکثر وقت خاموش رہو۔
بے ضرورت کسی کو ننگا نہ دیکھو اور نہ خود ننگے ہو ستر کھولو۔ ننگے بدن
ننگے سر نہ پھرو ورزش کسرت کیا کرو۔ برے کاموں گناہ کی باتوں سے
بچو اور دوسروں کو بچاؤ اور نیک کام اچھی باتیں کرو اور دوسروں سے
کراؤ۔ لوگوں کے ساتھ احسان کرو۔ کسی سے دشمنی نہ رکھو۔ کسی کو برا نہ کہو۔
اور نہ کسی کی برائی سنو۔ کسیکو گالی نہ دو۔ کسیکو دھوکا نہ دو۔ کسی سے مکر و فریب
نہ کرو۔ کسیکو نقصان نہ پہنچاؤ۔ راستہ میں پڑی ہوئی چیز نہ اٹھاؤ۔ کسیکو بُرے نام
برے لقب سے نہ پکارو۔ کسی کا نام چھوٹا کرکے نہ بولو۔ مال کی محبت نہ کرو
دنیا سے دل نہ لگاؤ۔ اپنی ناموری اور شہرت نہ چاہو اور نہ ناموری اور
شہرت کے لیے کوئی کام کرو۔ اپنی خطا اور قصور پر نادم ہو اُس پر ضد اور

ہٹ نہ کرو کسی کا عیب نہ ٹٹولو۔ کسی کے گھر میں نہ جھانکو کسی کے گھر میں
بے اجازت نہ داخل ہو۔ دوڑ کر نہ چلو۔ اینٹیں کنکیاں نہ پھینکو کسی پر
بدگمانی نہ کرو کسی کی لگائی بجھائی نہ کرو۔ ایک کی بات دوسرے سے
نہ کہو کسی کی پوشیدہ بات اور عیب کو ظاہر نہ کرو کسی کے ساتھ نیکی کرو تو
احسان نہ جتاؤ کہ فلاں وقت میں نے تیرے ساتھ یہ کیا کسی کو طعنہ
نہ دو۔ اور پچھلی باتیں نہ جتاؤ۔ اگر تمہارے سامنے کوئی کسی کی شکایت
کرے یا یہ کہے کہ فلاں آدمی تمہیں برا کہتا گالیاں دیتا تھا تو یقین نہ کرو
جبتک کہ اس کے کہنے والے سے تحقیق نہ کرلو اگر اس نے واقعی کہا
ہے تو اس سے صفائی کرلو دل میں نہ رکھو کسید کا احسان نہ بھولو
اور اسکے ساتھ بھی احسان کرو نوکروں سے ہنسی مذاق نہ کرو
آئے گئے کے سامنے ان پر غصہ نہ کرو۔ برا بھلا نہ کہو بے دیکھے
کسی پر کوئی الزام نہ دھرو کسید کا نام بگاڑ کر نہ لو کسی کی بات میں خلل
نہ دو بات نہ کاٹو جب وہ بات ختم کرے تو تمہیں جو کہنا ہو کہو۔

عورتیں غیر مردوں سے بات چیت نہ کریں اور اتنا چلا کر نہ بولیں ہی
کہ گھر سے باہر نامحرموں کے کان تک آواز جائے اگر کہیں پیدل
جائیں تو پاؤں کا زیور اتار کر چلیں اور عطر وغیرہ خوشبو لگا کر نہ نکلیں
اگر کسی کے گھر جائیں تو ایکدم اندر نہ گھس جائیں بلکہ گھر میں گھسنے
سے

پہلے دکھالیں کہ کوئی غیر مرد تو گھر میں نہیں ہے۔ بچوں کو گھر میں اکیلا
چھوڑ کر نہ جائیں میکہ میں جاکر سسرال والوں کی اور سسرال
میں آکر میکہ والوں کی برائی بھلائی نہ کریں اپنے خاوند کے آگے
غیر عورتوں کی تعریف نہ کریں اگر کسی سے انکے بچوں کی کوئی شکایت
کرے تو بچہ کو ڈانٹیں گھڑکیں اونکی طرفداری نہ کریں کہ میرا بچہ ایسا
نہیں ہے۔ اس نے ایسا نہیں کیا ہوگا۔ بچوں کو دوپہر اور شام کو
چھت پر لیکر نہ جائیں اور نہ گھر سے باہر نکلنے دیں لڑکیوں کو لڑکوں
میں نہ کھیلنے دیں۔ بچوں کو کھیلنے کے لیے گڑیاں کا زیور بناکر اور
مورتیں تصویر دار کھلونے منگا کر نہ دیں بچوں کے سامنے بیحیائی
وبے شرمی کی باتیں نہ کرو۔ زمین پر جوتیاں اور چادر یا دوپٹہ گھسیٹتی
نہ چلو۔ چادر دوپٹہ کے پلو سے ہاتھ منھ ناک نہ پوچھو گھر کو کوڑے کرکٹ
جالے وغیرہ سے صاف رکھو۔ گھر کی چیزیں سلیقہ سے رکھو ہوشیاری
سے برتو خراب خستہ نہ کرو۔ کھانے پینے کی چیزیں کھلی نہ رکھو اور
نہ کہیں سے کھلی لاؤ اور نہ کہیں کھلی لیجاؤ۔

جب سو کر اٹھو تو یہ دعا کرو اور کلمۂ توحید پڑھو سب گناہ بخش
جائیں گے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ۔
جمعہ کے دن نماز صبح سے پہلے اور روزانہ بعد نماز عصر و فجر تین بار
یہ پڑھا کرو گناہ بخشے جائیں گے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

الْقَيُّوْمَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت درود پڑھکر یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اور مسجد سے باہر آتے وقت درود پڑھکر یہ دعا پڑھو اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ جب اذان ہو تو کھڑے ہوکر اُسے سنو اور جو مؤذن کہتا جائے وہی تم بھی کہتے جاؤ اور جب وہ پہلے بار محمد رسول اللہ کہے تو تم صلی اللہ علیک یا رسول اللہ کہو اور جب وہ دوسری بار کہے تو تم قُرَّتْ عَيْنِيْ بِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ کہو اور یہ کہتے وقت دونوں انگوٹھے یا دونوں کلمہ کی انگلیاں چوم کر دونوں آنکھوں سے لگاؤ حضور تمھاری شفاعت فرمائیں گے اور جنت میں لیجائیں گے۔ اور جب وہ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہے تو تم لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ کہو اور جب وہ صبح کی اذان میں اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کہے تو تم صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ کہو اور بعد ختم اذان درود پڑھکر یہ دعا پڑھو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمھاری شفاعت فرمائیں گے۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَانِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ۔ اذان واقامت کے درمیان اپنے اور اپنے ماں باپ پیر اوستاد عزیزوں دوستوں اور جملہ مسلمانوں کیلیے

دعائے خیر کرو کہ اسوقت کی دعا قبول ہوتی ہے بعد نماز یہ دعا پڑھا کرو کہ حضور پڑھا کرتے تھے اس کے بعد اور جو دعا چاھو مانگو اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذِي الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھا کرو شہید کی مثل ثواب پاؤ گے اور مرتے ہی جنت میں جاؤ گے۔

جب گھر میں داخل ہو تو بسم اللہ کہکر داخل ہو اور گھر والوں پر سلام کرو اور جب گھر سے باہر جاؤ تو بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہو راہ نہ بھٹکو گے شیطان کے بہکانے اور ایذا پہنچانے سے محفوظ رہو گے اور سب کام بنیں گے۔

جب آئینہ میں اپنی صورت دیکھو تو یہ کہو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ حَسَّنَ خَلْقِيْ وَخُلُقِيْ وَزَانَ مِنِّيْ مَا شَانَ مِنْ غَيْرِيْ اَللّٰهُمَّ كَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ۔ بازار میں داخل ہوتے وقت کلمہ توحید پڑھا کرو ہزار نیکیوں کا ثواب پاؤ گے۔ اور ہزار برائیاں معاف ہونگی اور ہزار درجہ بلند ہونگے اور جنت میں گھر بنے گا۔

جب تمہیں اپنی یا کسی دوسرے مسلمان کی کسی چیز یا کسی بات پر تعجب آئے اچھی معلوم ہو اور اس میں نظر لگنے کا خیال ہو تو یہ کہو اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِ وَلَا تَضُرَّهُ۔

جب نیا کپڑا پہنو تو یہ کہو تمہارے پچھلے گناہ معاف ہوں گے
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ وَّلَا قُوَّۃٍ۔
جب نہانے دہونے سونے وغیرہ کے لیئے کپڑے اُتارو تو کہو
بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ۔ جب آندھی آئے تیز ہو چلے
اندھیرا ہو جائے تو تکبیر کہو اللہ اکبر پکارو۔ جب کوئی بات یا
کوئی چیز بھول جاؤ تو درود شریف پڑھو یاد ہو جائے گی۔
جب کسی کو جلتا یا کہیں آگ لگی دیکھو تو تکبیر کہو جب پانی برستا
دیکھو تو یہ دعا مانگو اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ صَیِّبًا ھَنِیْئًا سخت گرمی کے دن
یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنْ حَرِّ جَھَنَّمَ اور سخت جاڑے کے دن
یہ دعا مانگو اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنْ زَمْھَرِیْرِ جَھَنَّمَ۔ اللہ تمھیں دوزخ کی گرمی
اور طبقہ زمہریر سے محفوظ رکھے گا۔ جب کسی بیمار آزاری کو دیکھو تو یہ پڑھو
اللہ تعالیٰ تمھیں اس بیماری سے محفوظ رکھے گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ
عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ وَفَضَّلَنِیْ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا۔ جب کتا بھونکے
یا گدھا بولے تو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھو اور جب
مرغے کی آواز سنو تو خدا سے فضل چاہو۔ جب تمھیں غصہ آئے
تو اعوذ پڑھو۔ جب تم سے کوئی گناہ ہو تو فوراً توبہ و استغفار کرو۔
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ پڑھو۔ جب تمہارے سامنے کھانا
آئے تو یہ دعا پڑھو اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْمَا رَزَقْتَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

جب کسی گھوڑے وغیرہ سواری پر بیٹھو تو بسم اللہ کہکر بیٹھو اور بیٹھکر یہ کہو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ۔ اور جہاز یا کشتی پر سوار ہوتے وقت یہ پڑھو بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرِیْهَا وَمُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔ سفر کو جاتے دوستوں عزیزوں سے رخصت ہوتے وقت یہ کہو اَسْتَوْدِعُکُمُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا یُضِیْعُ وَدَائِعَهٗ تمھیں اللہ کو سونپا اور سپرد کیا اوسکے سپرد کی ہوئی شے ضائع نہیں ہوتی ہے جب تم کسی اونچی جگہ بلندی پر چڑھو تو تکبیر کہو اور جب بلندی سے اترو تو تسبیح پڑھو سبحان اللہ کہو۔ جب چاند دیکھو تو اللّٰہُ اَکْبَرُ کہو اور یہ دعا پڑھو اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ ھِلَالَ یُمْنٍ وَّبَرَکَةٍ اَللّٰھُمَّ اَھِلَّهٗ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالسَّلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ اور سورج نکلتے وقت یہ کہا کرو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ وَھَبَ لَنَا ھٰذَا الْیَوْمَ وَاَقَالَنَا فِیْهِ عَثَرَاتِنَا وَلَمْ یُعَذِّبْنَا بِالنَّارِ جب آسمان سے تارا ٹوٹتا دیکھو تو نگاہ نیچے کرلو اور مَا شَآءَ اللّٰہُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہو۔ جب بری خواب دیکھو اور جاگو تو تین بار اعوذ پڑھکر بائیں طرف تین بار تھوک کر کروٹ بدلکر سو رہو۔ اور صبح شام یہ دعا پڑھو رات دن امن سے رہو گے۔ کوئی چیز نقصان نہ دیگی اور ستر ہزار فرشتے دعائے بخشش کرینگے

اور مروگے تو شہید مروگے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ اور یہ کہا کرو۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ۔ جب صبح کرو تو یہ دعا پڑھو اور جب شام کرو تو یہ دعا پڑھو اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَیْنَا وَبِكَ نَحْیٰی وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ۔ جب بچھونے پر سونے کو لیٹو تو تین بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ پڑھو سب گناہ بخشے جائیں گے۔ جب بادل گرجے بجلی چمکے تو یہ کہو سُبْحَانَ الَّذِیْ یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِکَةُ مِنْ خِیْفَتِهٖ۔ جب نیا پھل میوہ دیکھو تو یہ دعا کرو۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ ثَمَرِنَا جب تمہیں کوئی مہم پیش آئے نیز کوئی مصیبت پڑے تو حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ۔ اَللّٰهُ رَبِّیْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا کی کثرت کرو جب تمہارا کان بجے یا پاؤں سو جائے تو یا محمداہ کہو۔ درود شریف کثرت سے پڑھا کرو۔ دین دنیا کے فائدہ حاصل ہونگے۔ اور حضور کی زیارت ہوگی

اپنے عزیزوں یار دوستوں کے یہاں تحفہ بھیجا کرو کہ تحفہ دل کو خوش کرتا اور محبت والفت پیدا کرتا اور رنج وکدورت کھوتا ہے

انکی شادی غمی دُکھ درد میں شریک ہوا کرو۔ انکے ساتھ بھلائی اور
احسان اور نیک برتاؤ کیا کرو۔ جب کسی سے ملنے جاؤ تو اپنی ہئیت
وحالت درست کر کے جاؤ اور اس سے پوچھکر کہکر آؤ بے پوچھے اور
بے کہے واپس نہ آؤ۔ اگر وہ تمھارے کھانے پینے کو کچھ لائے
تو کھا پی لو کوئی جھوٹا عذر اور حیلہ نہ کرو۔ جب تم سے کوئی ملنے آئے
تو اسکی عزت و توقیر اور خاطر تواضع کرو اس سے اچھی طرح بات
چیت کرو۔ ہر شخص سے اسکے مرتبے کے موافق برتاؤ اور بات چیت
کرو۔ آپس میں مل جلکر اتفاق سے رہو کہ نا اتفاقی تباہ و برباد کرتی ہی
اور اتفاق بنا رکھتا ہے۔ جب تمھارے لیے کوئی کچھ تحفہ لائے
تو اُسے لیلو اور جزاک اللہ کہو اُسے واپس نہ کرو کہ وہ واپس کرنیسے
رنجیدہ اور ناخوش ہوگا اور مسلمان کو رنجیدہ اور ناخوش کرنا گناہ
ہے اور خوش کرنا ثواب ہے۔

جب کوئی مسلمان بیمار ہو تو اُسے دیکھنے پوچھنے جانا بڑا ثواب ہے اگرچہ
ذرا سی بیماری ہو حدیثوں میں آیا ہے کہ جو مسلمان کسی مسلمان بیمار کو
ثواب کی خاطر صبح کو دیکھنے پوچھنے جاتا ہی تو اُسکے لیے ستر ہزار فرشتے
شام تک اور شام کو جاتا ہی تو صبح تک دعا کرتے ہیں اور جنت میں اُسکا
ٹھکانا ہوتا ہی اور دوزخ سے ستر ہزار سالہ راہ دور کیا جاتا ہی جب کسی
بیمار کو دیکھنے پوچھنے جاؤ تو اُسپر اپنا ہاتھ رکھکر حال پوچھو اور اَللّٰھُمَّ اشْفِ

عَسُدُكَ کہو۔ اگر بیمار کو حال پوچھنا برا معلوم ہوتا ہو تو نہ پوچھو۔ بیمار کے سامنے مرض کی زیادتی بیماری کی برائی بیان نہ کرو بلکہ اسے تسکین دو اچھا ہونیکی امید دلاؤ اُس کی بیماری کو ہلکا اور آسان بتاؤ بیمار کے پاس بہت دیر نہ بیٹھو اور چلا کر بات نہ کرو اور سات بار یہ دعا پڑھو اَسْئَلُ للهَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَكَ اللہ تعالیٰ اُسے شفا دیگا۔ اگر لوگ ہفتہ اتوار اور بدھ کیدن بیمار پرسی کو برا جانتے ہوں تو اُس روز پوچھنے نہ جاؤ۔ سوا بدمذہب و گمراہ کے ہر مسلمان کی اعادت کرنا جائز و ثواب ہے۔

اسی طرح مسلمان کو مسلمان کی تعزیت کرنا بھی ثواب ہے حدیث شریف میں ہے جو کوئی اپنے بھائی کی رنج و مصیبت میں تعزیت کریگا اللہ تعالے اُسے جنت کے کپڑے پہنائے گا اور اسکی برابر ثواب دیگا۔ تعزیت عورت مرد سبکو کرنا چاہیئے۔ تعزیت کے یہ معنے ہیں کہ مُردے کے بال بچوں گھر والوں کو جاکر تسکین دو صبر دلاؤ اور مردے کے لیئے دعا کرو تعزیت مرنے کے دن کرنا چاہیئے اگر کسی وجہ سے مرنیکے دن نہو سکے تو دوسرے یا تیسرے روز کرو تین دن کے بعد تعزیت کرنا مکروہ ہے ہاں اگر مردے کے ولی وارث گھر نہوں یا تم کہیں باہر ہو تو جب اُسکے وارث آئیں یا تم آؤ تو تعزیت کرو۔ کنبہ برادری والوں اور پڑوسیوں کو میت کے بال بچوں کے لیے مرنیکے دن کھانا بھجوانا

بلکہ کھانا لیجا کر انھیں اپنے ساتھ بٹھا کر کھلانا بہت اچھی بات اور ثواب کا کام ہے۔ اہل برادری کو میت کے یہاں کھانا بُرا ہے۔

آداب سلام

سلام کرنے سے آپس میں محبت پیدا ہوتی ہے۔ ایمان کامل ہوتا ہے جنت ملتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے تم جنت میں نجاؤ گے۔ جبتک کہ مومن نہ ہوگے اور مومن نہ ہوگے جبتک کہ آپس میں محبت نہ کروگے کیا میں تمھیں وہ بات نہ بتاؤں جس سے آپس میں محبت پیدا ہو اور وہ بات یہ ہے کہ تم آپس میں سلام کیا کرو۔ اس لیے تم آپس میں ایک دوسرے کو سلام کیا کرو بلکہ سلام کے ساتھ رحمۃ اللہ وبرکاتہ بھی کہا کرو کہ صرف السلام علیکم کہنے سے دس نیکیوں کا ثواب ملتا ہے اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہنے سے تیس نیکیوں کا ثواب ملتا ہے۔ اگر کوئی مسلمان تھوڑی تھوڑی دیر بعد کئی بار راستہ میں ملے تو ہر بار سلام کرو۔ اور جب کسی کے گھر جاؤ تو سلام کرو اور جب لوٹ کر آؤ تو سلام کرو۔ اور جب اپنے گھر میں داخل ہو تو سلام کہکر داخل ہو خواہ گھر میں کوئی ہو یا نہو اگر گھر خالی ہو تو یوں کہو اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ سلام کلام کرنے سے پہلے کرو اور اتنی آواز سے کرو کہ دوسرا آدمی سُن لے ورنہ سلام نہ ہوگا۔ سلام زبان سے کرو ہاتھ یا اُنگلی کے اشارہ سے نہ کرو۔

سلام کی جگہ بندگی آداب عرض تسلیمات بھی نہ کرو کہ خلاف طریقہ اہل اسلام ہے۔ سلام کرنا سنت ہے۔ اور جواب سلام دینے سے بہتر وافضل ہے کہ سلام کرنیوالا اللہ تعالیٰ سے نزدیک اور غرور سے دور ہوتا ہے۔ اور جواب دینے والے سے دس نیکیوں کا زیادہ ثواب پاتا ہے سوار کو پیدل پر اور جانے آنے والے کو بیٹھے ہوئے پر اور چھوٹوں کو بڑوں پر اور تھوڑے آدمیوں کو بہت سون پر سلام کرنا چاہیئے۔ جانے آنے والون کو بیٹھے ہوئے لڑکوں اور عورتون پر بھی سلام کرنا سنت ہے جس طرح مردون کو سلام کرنا اور جواب سلام دینا بتایا گیا ہے۔ اسیطرح عورتیں بھی عورتوں کو سلام کیا کرین اور جواب سلام دیا کرین سنیوں کو سلامٌ علیکم نہ کہنا چاہیئے کہ رافضیون کا طریقہ ہے۔ کفار ومشرکین کو سلام کرنا اُنسے ہاتھ ملانا جائز نہیں ہے بلکہ انہیں تعظیماً سلام کرنا کفر ہے جو شخص ظاہر ظہور ظالم بدعتی گمراہ فاسق فاجر کبیرہ گناہ کرنے والا ہو اسے سلام نکرو اور جو ظاہر نہو اسے سلام کرو اور جس میں شک ہو اسے بھی نیک گمان کرکے سلام کرو۔ جو شخص کسی خلاف شرع کام مین مشغول ہو یا ناجائز کپڑے پہنے ہو اسے بھی سلام نہ کرو۔ جو شخص نماز یا قرآن یا خطبہ یا وظیفہ یا علم دین پڑھنے یا وعظ یا اذان اور تکبیر کہنے ذکر الٰہی اور دعا کرنے یا وعظ یا قرآن یا علم دین سننے یا پاخانہ بیٹھا ہو یا پیشاب پھرنے یا کھانے پینے نہانے میں

فوراً جواب نہ دو گے یا بے عذر جواب میں دیر کرو گے تو گنہگار ہوگے
اور تمپر وہ قرض رہیگا جو بے توبہ کیے معاف نہو گا اور قیامت کیدن
تمسے اسکا مواخذہ ہوگا۔ کافر کی چھینک کا جواب نہ دو۔ جسکو برابر
کئی چھینکیں آئیں اُسے تین چھینکوں سے زیادہ کا جواب نہ دو۔
جو چھینک کر الحمد للہ نہ کہے اُسکی چھینک کا جواب نہ دو۔
جب کسی مجلس و محفل میں جاؤ تو اپنی ہیئت درست کر کے جاؤ۔ جس
مجلس میں جانیکے قابل نہو اس میں نہ جاؤ۔ مجلس میں اگر جگہ تنگ ہو
اور کوئی آئے تو ذرا دب کر سرک کر بیٹھو اور اسے بھی بٹھاؤ۔ بلکہ اگر
بیٹھنے کی جگہ بھی ہو تب بھی آنے والے کے لیے ہلنا سرکنا اور اسکو
خلق سے خوشی کے ساتھ اپنے پاس بٹھانا چاہیے۔ جو شخص مجلس میں سے
اُٹھکر کہیں کو جائے اور اسکے جلد لوٹ کر آنے کی اُمید ہو تو اس کی جگہ
نہ بیٹھو ورنہ وہ تمھیں آکر اوٹھانے کا مستحق ہوگا۔ ہاں اگر وہ کہیں دور
گیا ہو اور دیر میں آئے تو اسکی جگہ بیٹھنے میں حرج نہیں ہے اور وہ کو
اُٹھانے کا مستحق نہیں ہے۔ بلکہ جانے والے کو چاہیے کہ اگر لوٹ کر
آنے کا ارادہ ہو تو اپنی جگہ اپنی کوئی چیز چھوڑ جائے تاکہ اسے دیکھکر
اُس جگہ کوئی نہ بیٹھے۔ ریل میں اکثر بیٹھے ہوئے مسافر جگہ ہوتے ہوئے
نئے آنے والے مسافروں کو بیٹھنے نہیں دیتے ہیں پھیل کر
بیٹھ جاتے ہیں اور بعض آنے والے مسافر کام کو گئے ہوئے مسافر

کیجگہ بیٹھ جاتے ہیں اور جب وہ آتا ہی تو اس سے حجت کرتے ہیں
کہ تم کیوں چلے گئے تھے یہ بہت برا ہے۔ جہانتک ہو سکے اپنی پاس
خلق سے آنے والے مسافر کو بٹھائے اور آنیوالا مسافر کسی بیٹھے ہوئے
کی جگہ نہ بیٹھے۔ مجلس میں آنے والے کو اپنی جگہ بٹھانے کے لیئے کھڑا ہونا
بچاہیئے اور نہ آنے والے کو اسکی جگہ بیٹھنا چاہیے۔ مجلس مین اگر
کوئی خفیہ باتین کر رہا ہو تو تم اوس کی باتین سننے کو کان نہ لگاؤ اگر
کوئی بات اتفاق سے تمھارے سننے میں آجائے تو اسے اپنی
دل میں رکھو کسی سے ذکر نہ کرو۔ ہان اگر وہ بات کسی مسلمان کو ناحق
مارنے لوٹنے آبرو کھونے کی ہو تو اس مسلمان کو نقصان سے بچانے
کی نیت سے جاکر کہہ دینے میں حرج نہیں ہی جس مجلس میں ناچ گانا وغیرہ
خلاف شرع باتیں ہوں اس میں جانا ناجائز و گناہ ہی۔ کافرون اور
بدمذہبون کے جلسون اور میلوں میں جانا ناجائز و گناہ ہے۔

بیاہ شادی وغیرہ تقریبوں میں اپنی یار دوستوں اور رشتہ
دارون اور پروسیوں کی ایک روز دعوت کرنا سنت اور ثواب ہے
اور دو روز کرنا افضل ہی اس سے زیادہ ناموری اور دکھاوا ہے اور دعوت
قبول کرنا بھی سنت ہی اور نہ قبول کرنا بہت برا بلکہ گناہ ہے۔ جب
کوئی تمہاری دعوت کرے تو اسے خوشی سے قبول کرو اور اسکے
یہاں جاکر کھانا کھاؤ۔ اگر کسی وجہ سے کھانا نہ کھا سکو تو دعوت کرنے

Marfat.com

والے سے جاکر وجہ ظاہر کر کے عذر کر دو تاکہ اوسکی دل شکنی نہ ہو اگر دعوت کرنے والا فاسق فاجر بدمذہب گمراہ ہو یا اسکا مال اس کی کمائی حرام کی ہو یا دعوت کیجگہ ناچ گانا وغیرہ خلاف شرع باتیں ہوں تو ایسی جگہ ایسے شخص کے یہاں دعوت میں نہ جاؤ۔ اور نہ اپنے بال بچوں کو بھیجو۔ اگر ایک وقت میں دو جگہ دعوت ہو تو جسکا بلاوا پہلے آیا ہو اوس کے جاؤ اور دوسرے سے عذر کر دو اور اگر دونوں کا بلاوا برابر آیا ہو تو پاس والے کے جاؤ اور دور والے سے عذر کر دو۔ اور جو دور والا تمہارا رشتہ دار ہو اور پاس والا غیر ہو تو پاس والے سے عذر کر دو اور دور والے کے جاؤ کہ رشتہ دار کا حق غیر پر مقدم ہے۔ ایک گھر کے بعض آدمیوں کو دعوت میں بلانا اور بعض کو نہ بلانا برا ہے جبکہ سب سے میل ہو دعوت میں وقت مقررہ پر پہنچ جاؤ تاکہ دعوت کرنے والے کو انتظار نہ کرنا پڑے۔ اور جہاں دعوت کرنیوالا اٹھائے وہاں بیٹھو۔ اگر تم سے پہلے آنیوالے اچھی جگہ بیٹھ گئے ہوں تو تم جہاں جگہ پاؤ بیٹھ جاؤ اور کچھ خیال نہ کرو اور جس کے پاس جاکر بیٹھو اُسے سلام کرو اُسکا مزاج پوچھو۔ جہاں سے کھانا لایا جاتا ہو ادہر بار بار نہ دیکھو جب لوگ جمع ہو جائیں تو انھیں عزیز طریقے سے برابر بٹھا کر ہاتھ دھلاؤ۔ ہاتھ دھلانیوالا کھڑے ہو کر کسی طشت میں سیدھی طرف سے ہاتھ دھلانا شروع کرے اور پہلے

جوانوں کے ہاتھ دُھلائے پھر بوڑھوں کے اور بعد کھانا کھانیکے
پہلے بوڑھوں کے ہاتھ دہلائے پھر جوانوں کے۔ پھر دسترخوان بچھا کر
سب کے سامنے کھانا رکھنا شروع کرو اور پہلے بوڑھوں کے آگے رکھو
پھر جوانوں اور بچوں کے۔ اور جب دعوت کرنیوالا کھانیکی اجازت دے تو
کھاؤ بے اجازت نہ کھاؤ اگرچہ کھانا تمھارے سامنے رکھا ہو۔ کھانا کھلانے میں
اتنی دیر نہ کرو کہ لوگوں کو انتظار ناگوار ہو۔ اگر سب لوگ آگئے ہوں صرف
دو ایک رہ گئے ہوں تو انکے انتظار میں آئے ہوں کو کھانا کھلانے میں
دیر نہ کرو بلکہ جو آگئے ہوں انھیں کھلاؤ باقی جب آئیں تو انھیں کھلاؤ
دسترخوان پر کچھ سبزی بھی ڈالدو کہ دسترخوان پر سبزی ہونیسے فرشتہ بھی
شریک ہوتے ہیں۔ اگر کھانا کھانے میں کھانسی آئے یا پھندا لگے تو مونھ
کھانیکی طرف سے پھیر لو اور مونھ پر ہاتھ رکھلو۔ دعوت میں عادت سے کم
اور پیٹ سے زیادہ نہ کھاؤ۔ دسترخواں پر سے بے پوچھے کوئی چیز گھر
کو نہ لاؤ۔ اور نہ کسیکو کچھ اُٹھا کر دو حتے کہ بلی کتے کو بھی ٹکڑا نہ دو۔ کھانا
کھاتے میں اچھی باتیں نیکوں کے قصہ بیان کرو چپ چاپ کھانا
نہ کھاؤ۔ جو چیز کھانے کو دل نچاہے اُسے نہ کھاؤ۔

اپنے اہل و عیال کے کھلانے پلانے میں کمی اور تنگی نہ کرو اور نہ افراط
و زیادتی کرو۔ گھر والوں کے لیے ایک وقت میں کئی قسم کے کھانے
پکوانا بھی زیادتی اور فضول خرچی ہے اس سے بچنا اور کفایت سے

زینت و تجمل کے لیئے پہننا مباح ہیں اور غرور اور دکھلانے کے لیے حرام
ہیں کپڑے حیثیت کے موافق متوسط درجہ کے پہننا چاہئیں جو نہ
بہت برے اور حیثیت سے کم ہوں اور نہ بہت اچھے حیثیت سے
زائد ہوں حاجت سے زیادہ کپڑے بنانا روزانہ جوڑے بدلنا صبح کو اور
دوپہر کو اور شام کو اور کپڑے پہننا نہ چاہیئے **تنبیہ** بیاہ برات میں اکثر
عورتیں دکھانیکو تھوڑی تھوڑی دیر بعد جوڑے بدلتی ہیں یہ بہت برا ہے
بلکہ دکہانیکو ایسا کرنا ناجائز و گناہ ہے۔ کپڑے سوت یا اون یا ٹسر کے
پہنو اور لمبائی چوڑائی ان کی سنت کے موافق رکھو مثلاً کرتا انگرکھا
گھٹنوں سے نیچا آدھی پنڈلی تک ہو اور آستین کلائی یا انگوٹھے
تک لانبی ہو اور موہرہ اسکا ایک بالشت ہو اور پاجامہ ٹخنوں تک
لانبا ہو۔ ٹخنوں سے نیچا پاجامہ بڑے بڑے پائچوں کا جوتہ پر لٹکتا
ہوا جیسا کہ آجکل پہنا جاتا ہے ناجائز و گناہ ہے بلکہ اترانے اور
تکبر کرنے کے لیے پہننا حرام ہے۔ جس کپڑے کا تانا بانا دونوں
یا تانا سوت کا اور بانا ریشم کا ہو اسے مردوں کو پہننا اور
لڑکوں کو پہنانا حرام ہے اور عورتوں اور لڑکیوں کو جائز ہے
اور جس کپڑے کا تانا ریشم کا اور بانا سوت وغیرہ کا ہو وہ مردوں کو
پہننا اور لڑکوں کو پہنانا جائز ہے اور جو کپڑا بالکل زرتار ہو یا کام سے
بھرا ہوا ہو وہ بھی مردوں اور لڑکوں کو پہننا حرام ہے۔ جس کپڑے پر

دُور دُور ریشم یا کلابتون کے پھول بوٹے بنے ہوں یا آس پاس
چار انگل ریشم یا کلابتون کا کام ہو یا بیل لگی ہو جیسے شالی چادروں
بنارسی دوپٹوں پر ہوتا ہے ایسے کپڑوں کو مردوں اور لڑکوں کو
پہننا جائز ہے۔ گوٹہ ٹھپکا لگے ہوئے کپڑے مردوں کو پہننا
ناجائز ہیں۔ ریشم کا کمربند ڈالنا ناجائز ہے۔ ریشمی کپڑے کی ٹوپی یا
ریشم اور کلابتون کے کام سے بالکل بھری ہوئی ٹوپی اوڑھنا ناجائز
ہے۔ ریشمی لحاف اور رضائی اوڑھنا ناجائز ہے۔ ریشم کی مچھردانی
اور ہاتھ موٹھ پونچھنے کا کپڑا جائز ہے۔ سفید کپڑے پہننا بہتر ہیں اور
رنگین بھی جائز ہیں مگر بالکل سُرخ اور زرد رنگ کے پہننا مکروہ ہیں
اور کسی کے غم میں سیاہ کپڑے اور ایام محرم میں کالے نیلے ہرے کپڑے
پہننا ناجائز ہیں ویسے ہی اور دنوں میں جائز ہیں بلکہ سیاہ کپڑا پہننا
مستحب ہے۔ اور ہرا بھی اچھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو
محبوب تھا۔ مردوں کو عورتوں جیسی اور عورتوں کو مردوں جیسی وضع بنانا
جو تہ کپڑا پہننا حرام ہے۔ مسلمانوں کو غیر مسلموں جیسے کپڑے پہننا وضع
بنانا حرام ہے۔ عورتوں کو اتنے باریک کپڑے پہننا جس سے بدن
نظر آئے ناجائز وگناہ ہے۔ ناپاک کپڑا پہننا مکروہ ہے۔ بے اجازت کسی
کا کپڑا پہننا جائز نہیں ہے جو کپڑے دھوبی بدل لاتے ہیں انھیں
پہننا اور انسے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے جو دام چھپا کے دغا وفریب اور

زبردستی سے کسی کا لیا ہوا کپڑا پہننا ناجائز ہے اور اُسے پہنکر نماز پڑھنا بھی مکروہ و ناجائز ہے۔ پاجامہ اور عمامہ کو تکیہ کی جگہ سر تلے نہ رکھنا چاہیئے۔ ٹوپی اوڑھنا جائز ہے اور ٹوپی اوڑھنے سے عمامہ باندھنا افضل ہے کہ عمامہ باندھنے والے کو قیامت کیدن عمامہ کے ہر پیچ کے بدلہ ایک نور ملیگا۔ عمامہ ٹوپی پر باندھو خالی سر پر نہ باندھو۔ اور کھڑے ہوکر باندھو بیٹھکر نہ باندھو عمامہ کی دُم پیچھے دونوں کاندھوں کے بیچ میں رکھو اور سیدھے ہاتھ کیطرف بھی رکھنا جائز ہے بائیں ہاتھ کیطرف رکھنا بدعت ہے۔ عمامہ کی دم کم سے کم چار اونگل اور زیادہ سے زیادہ ایک ہاتھ یا آدھی کمر تک ہو اس سے زیادہ ناجائز ہے۔ اور تکبر وغرور کے لیے حرام ہے۔ بندھے ہوئے عمامہ کو کھولکر پھر سے باندھنا چاہو تو ایکدم سر سے نہ اتارو بلکہ جس طرح لپیٹا باندھا تھا اسیطرح پیچ پیچ کرکے کھولو پھر باندھو۔ کرتا یا جامہ سے پہلے پہنو اور پاجامہ کھڑے ہوکر پہنو بیٹھکر پہنو۔ کپڑا پہننا ترک نہ کرو جب تک کہ اس میں پیوند لگا کر دو ایک بار نہ پہن لو۔ نیا کپڑا جمعہ کو پہنو اور پرانے کو خیرات کردو۔ اور پہنتے وقت یہ دعا پڑھو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ۔ کپڑے پہنتے ہوئے ننگے بدن نہ رہو۔ جوتہ کھڑے ہوکر پہنو اور جو کھڑے ہوکر پہننے میں کچھ دقت ہو تو بیٹھکر پہننے میں بھی حرج نہیں ہے اور پہلے سیدھے پاؤں میں پہنو

پھر الٹے میں اُوسا تارو تو پہلے بائیں پاؤں کا اُتارو پھر دہنے پاؤں کا
کالے رنگ کا زنانی وضع کا لکڑی کے تلے کا بوتہ نہ پہنو۔ کام سے
بالکل بھرا ہوا جوتا پہننا جائز نہیں ہے۔ مردوں کو سونے چاندی کا
کوئی زیور پہننا جائز نہیں ہے حرام ہے۔ البتہ چاندی سونیکے بٹن
بے زنجیر کے اور چاندی کی ایک انگوٹھی ایک نگ کی ساڑھے چار ماشہ
سے کم کی مہر کرنے یا نقش کھدانے کی خاطر پہننے کی اجازت ہے
ایک سے زیادہ یا ایک دو تین نگوں کی پہننا یا ساڑھے چار ماشہ اور اس سے
زیادہ وزن کی پہننا یا سونے یا تانبے پیتل لوہے رانگ کی پہننا یا
فضول شوقیہ پہننا ناجائز ہے اور عورتوں کو بھی تانبے پیتل لوہے کی
انگوٹھی چھلا یا اور کوئی زیور پہننا جائز نہیں ہے چاندی چڑھی ہوئی
ملمع کی انگوٹھی اور ہڈی اور ہاتھی دانت کی بنی ہوئی پہننا جائز ہے اگر
انگوٹھی پہنو تو دہنے ہاتھ کی چھنگلی یا اسکے پاس کی انگلی میں پہنو کلمہ کی اور
بیچ کی انگلی میں نہ پہنو اور بائیں ہاتھ میں بھی پہننا جائز ہے اور عورتوں کو
سب انگلیوں میں پہننا جائز ہے۔ گھڑی میں چاندی سونے کی زنجیر
چین ڈالنا ناجائز ہے اور تانبے پیتل لوہے گلٹ ریشم کی ڈالکر پہننا
منع ہے پتھر کے یا چاندی کے دانت بنوانا یا ہلتے ہوئے دانتوں
کو چاندی کے تار سے بندھوانا جائز ہے سونے کے تار سے بندھوانا
یا سونیکے دانت بنوانا جائز نہیں۔ لڑکوں کو چاندی سونیکا کوئی زیور

پہنانا جائز نہیں ہے۔ عورتوں کو بجنے والا زیور جھانجن گھنگرو وغیرہ پہننا جائز نہیں ہے۔

سر اور داڑھی کے بال میلے کچیلے اُلجھے بکھرے ہوئے نہ رکھو صاف ستھرے رکھو انھیں کبھی کبھی دہوتے بناتے انمیں تیل ڈالتے کنگھی کرتے رہو۔ جب ان میں تیل ڈالنے کا ارادہ کرو تو تیل برتن میں سے ہتیلی پر ڈالکر پہلے ذرا سا بھوں اور پلکوں کو لگاؤ پھر بسم اللہ کہکر سر میں ڈالو اور کنگھا کرو۔ کھڑے ہوکر کنگھا نہ کرو۔ دوسرے کا کنگھا نہ کرو۔ ٹوٹے دانتوں کا کنگھا نہ کرو۔ بال نہ ہوتے وقت سر بیچ میں سے آدھے بال سیدھی طرف اور آدھے بال الٹی طرف کر کے بیچ میں مانگ نکالو آجکل کیطرح سر کے بال ایکطرف کر کے کنپٹی پر مانگ نہ نکالو سارے سر پر بال رکھنا سنت ہے اور جو انہیں دہونے بنانے نہاتے وقت انمیں پانی پہنچانیکی دقت ہو تو ان سب کو ایک سا برابر کترواناپا سب سر منڈانا بھی جائز ہے مگر یہ جائز نہیں ہے کہ سر کے اوپر بال رکھو اور نیچے آس پاس کے بال باریک کراؤ جیسے آجکل نیچریوں وغیرہ نے بال رکھنا اختیار کیا ہے سر کے کچھ حصہ پر بال رکھنا اور کچھ حصہ کے منڈانا جیسا کہ بعض لوگ کرتے ہیں کہ سر کے اوپر کے بال ماتھے تک بنواتے ہیں اور آس پاس کے بال رکھتے ہیں جسے حجامت بنوانا کہتے ہیں ناجائز ہے۔ البتہ چاروں طرف بال رکھنے اور تالو کھلوانے میں حرج نہیں ہے جیسے پان کہتی ہیں بال کم سے کم کان کی لَو تک اور زیادہ سے زیادہ

کاندھے تک رکھو اس سے زیادہ عورتوں کی طرح بال بڑھانا جوڑا چوٹی
باندھنا مردوں کو حرام ہے۔ آٹھویں روز جمعہ کے دن نماز سے پہلے نہانا
اور بعد نماز بال بنوانا ناخن کتروانا ناک اور بغلوں اور ناف کے نیچے کے
بال صاف کرانا افضل ہے اور تاخیر چالیس روز تک جائز ہے اس سے
زیادہ ناجائز و گناہ ہے۔ اگر ناخن زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جمعہ کا انتظار
نہ کرو کہ ناخن بڑے رکھنا مکروہ ہے۔ اور رزق تنگ ہوتا ہے ناخن اسطرح
کاٹے جائیں پہلے دہنی ہاتھ کی کلمہ کی انگلی کا پھر بیچ کی انگلی کا پھر اسکے
پاس کی انگلی کا پھر چھنگلی کا پھر بائیں ہاتھ کی چھنگلی کا پھر اس کے
پاس کی انگلی کا پھر بیچ کی انگلی کا پھر کلمہ کی انگلی کا پھر انگوٹھے کا
پھر سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا پھر سیدھے پاؤں کی چھنگلی کا پھر اس کی
پاس کی انگلی کا پھر بیچ کی انگلی کا پھر اسکی برابر کی انگلی کا پھر انگوٹھے کا
پھر بائیں پاؤں کے انگوٹھے کا پھر اسکے پاس کی انگلی کا پھر بیچ کی
انگلی کا پھر اسکے پاس کی انگلی کا۔ پھر چھنگلی کا۔ کٹے ہوئے بال اور ناخن پاخانہ غسلخانہ
وغیرہ نجاست کی جگہ نہ پھینکو زمین میں گاڑ دو یا کسی اور جگہ ڈالدو
داڑھی ایک مٹھی رکھنا سنت ہے اس سے کم کرنا کتروانا منڈانا
ناجائز و گناہ ہے۔ اور بہت زیادہ لمبی داڑھی رکھنا بیجا ہے۔ ایک مٹھی
سے زیادہ کو کاٹنا اور داڑھی کے آس پاس کے بال ایک سے
برابر کرنیکو تراشنا بھی جائز ہے جسکے داڑھی نہ نکلی ہو ٹھوڑی پر

صرف ایک آدھ بال نکل آیا ہوئے اکھیڑنے کاٹنے میں حرج
نہیں ہے۔ عورتوں کو ہونٹ اور ٹھوڑی پر نکلے ہوئے بال صاف کرنا
مستحب ہے بچی یعنی نیچے کے ہونٹ کے بال صاف کرنے میں
مضائقہ نہیں ہے اور صاف نہ کرنا اچھا ہے رخساروں پر کے بال
بنوانا اور باچھیں کھلوانا ناجائز ہے۔ داڑھی کا جو بال کھجانے یا خلال
و کنگھا کرتے میں گر جائے اسے بیچ میں سے کاٹکر پھینکو ویسی ہی
نہ پھینکو داڑھی کو چڑھانا اینٹھنا بل دینا ناجائز ہے عورتوں کو سر کے
بال بڑھانا جائز ہے اور بے ضرورت سخت منڈانا کتروانا حرام ہے
مونچھیں منڈانا برا ہے اور پست کرانا کتروانا مسنون ہے اسطرح کہ جڑ
بالوں کی باقی رہے اور ہونٹ کی جلد اور کنارہ کھلجائے۔ مونچھیں
بیچ میں سے بڑھانا کہ ہونٹ ڈھک لیں ناجائز ہے ان کے سرے
بڑھانے میں حرج نہیں ہے کہ داڑھی میں شامل ہو جائیں گے۔

ناپاکی کی حالت میں بال و ناخن بدن سے جدا نہ کرنا چاہیے حلق
اور پیچھے کی گردن اور پیٹھ اور سینہ کے بال منڈانا برا ہے۔ داڑھی
اور سر کے سفید بال اکھیڑنا نچاہیے۔ ناف کے نیچے سے پاخانہ کی
مقام تک کے بال صاف کرنا چاہئیں۔

سرمہ لگانا سنت ہے رات کو سوتے وقت ہر آنکھ میں بسم اللہ کہکر تین تین بار سلائیاں لگاؤ
چاندی سونے کی سلائی اور سرمہ دانی سے سرمہ لگانا جائز نہیں ہے۔

آئینہ میں صورت دیکھتے وقت یہ کہو اَلحَمدُ لِلّٰہِ الَّذِی حَسَّنَ خَلقِی وَخُلُقِی وَزَانَ مِنِّی مَا شَانَ مِن غَیرِی سونے چاندی کے آئینہ میں صورت نہ دیکھو حجام کے آئینہ میں صورت نہ دیکھو۔ رات کو آئینہ میں صورت نہ دیکھو اگر آئینہ نہ ملے تو پانی میں دیکھکر بال وغیرہ درست کرلو۔ داڑھی اور سر میں مہندی لگانا سرخ خضاب کرنا مستحب ہے۔ اور سیاہ خضاب لگانا ناجائز وگناہ ہے مگر مجاہدین کے لیے۔ مردوں کو اپنے یا لڑکوں کے ہاتھ پاؤں میں شوقیہ مہندی لگانا ناجائز وگناہ ہے عورتوں کو جائز ہے

اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تسبیح پڑھتے پڑھتے سونے والے کو اللہ تعالیٰ اسی حال میں اٹھائیگا۔ باوضو سونیوالیکو اتنی دیر عبادت کا ثواب ملیگا۔ خواب سچی دکھائی دیگی اور اسکے ساتھ ایک فرشتہ سوتا ہے جو ہر کروٹ بدلنے پر اسکے لیئے دعا مغفرت کرتا ہے۔ قبلہ کیطرف اور قرآن عظیم اور حدیث وتفسیر اور فقہ کی کتابوں کو پاؤں کرکے نہ سو ناپاک نہ سو کم سے کم وضو کرکے سو اگر سوتے میں خواب دیکھو تو عورتوں اور جاہلوں سے نہ کہو کسی مولوی یا دیندار بزرگ سے کہو اگر سوتے میں بری خواب دیکھو اور آنکھ کھل جائے تو بائیں طرف تین بار تھوک کر اور تین بار اعوذ باللہ پڑھکر اور کروٹ بدل کر سو رہو اور اچھی خواب دیکھو تو الحمد للہ کہو۔ دو آدمی ایک چارپائی پر یا ایک جگہ ملکر نہ سوا

رات کو بالکل ننگے ہو کر یا جامہ اتار کر نہ سو۔ راستہ گلی میں نہ
سو کر اٹھو تو کسی برتن کو ہاتھ نہ لگاؤ۔ جبتک کہ ہاتھ دہو نہ
جب کہیں سفر کو جانا ہو تو پہلے اپنے عزیزوں دوستوں سے
اُنسے اپنا کہا سنا معاف کراؤ۔ اگر کسی کا کوئی حق تمپر آتا ہو تو اُسے ادا
یا اوس سے معاف کراؤ۔ اور چلتے وقت انسے مصافحہ معانقہ کر
اونھیں یہ کہکر رخصت کرو کہ میں نے تمھیں خدا کو سونپا اور
سلام کر کے روانہ ہو اور گھر سے نکلتے وقت یہ کہو بِسْمِ اللّٰہِ توکل
علی اللّٰہ ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ سفر کے لیے جمعرات کا دن
شروع دن بہت اچھا ہے گھنٹے دار سواری پر سفر نہ کرو۔ سفر میں
کتا ساتھ نہ لیجاؤ۔ راستہ میں اگر کوئی بھلا آدمی پیدل جاتا ملے اور
تمھاری سواری میں جگہ ہو تو اسے اپنی سواری میں بٹھاؤ اور آپ
میں ساتھیوں کے ساتھ نیک برتاؤ کرو خاطر تواضع اور نرمی کیسا
پیش آؤ۔ جہانتک ہو سکے رات کو سفر نہ کرو۔ اور اکیلے نجاؤ مطلب
حاصل ہو چکے بعد جلد گھر کو واپس آؤ۔ جہانتک ہو سکے دن ہی میں
سفر سے لوٹ کر گھر کو آؤ رات کو نہ آؤ۔ اور گھر میں داخل ہونیسے پہلے
محلہ کی مسجد میں دو رکعت نماز نفل پڑھو اور گھر میں بسم اللّٰہ کہکر داخل
اور سلام کرو۔ سفر سے لوٹتے وقت اپنے بال بچوں اور یار دوستوں
لیے کچھ نہ کچھ تحفہ ضرور لاؤ۔ سفر کو جاتے وقت نیک فال لینے میں

ج نہیں ہے اور بدشگونی لینا گناہ ہے۔ اگر کوئی بدشگون پیش آئے
سفر سے باز نہ رہو۔ سفر میں اپنی جان مال سے ہوشیار رہو غافل نہ ہو
کوئی سفر سے آئے اس سے جاکر ملاقات کرو اور مصافحہ معانقہ کرکے
راج پوچھو مرحبا کہو۔ اور حج کے واپس آنے والے سے گھر میں داخل
ہونے سے پہلے راہ میں ملو اور اس سے اپنے لیے دعا کراؤ کہ اسکی
دعا قبول ہوتی ہے۔ سفر میں ساتھی سے جدا نہو بے اعتبار اور
بدچلن آدمی کے ساتھ سفر نہ کرو۔

راستہ میں گائے بیل وغیرہ جانور آتے ہوں تو ایکطرف ہو جاؤ
ان میں سے ہو کر نہ نکلو۔ رات کو گھر میں جھاڑو نہ دو گھر میں کپڑے
سے جھاڑو نہ دو۔ دروازہ پر نہ بیٹھو۔ چراغ کو مونھ سے نہ پھونکو۔
انگلیاں نہ چٹکاؤ۔ جو کوئی اچھی بات بتائے نصیحت کہے اسپر عمل کرو
دشمن کے کہنے پر عمل نہ کرو۔ ہر کام سوچ سمجھکر کرو آج کا کام آج
کرو کل کے لیے نہ رکھو۔ گذری ہوئی بات کو یاد نہ کرو۔ اپنے ہاتھ
پاؤں پر بھروسہ کرو دوسرے پر بھروسہ نہ کرو آمدنی کے موافق
خرچ کرو بلکہ اس میں سے بھی پھر کے لیے کچھ بچا رکھو۔ بدن اور کپڑے
ہمیشہ پاک رکھو۔ کم کھاؤ کم سو اور کم بولو سختی کی جگہ نرمی اور نرمی
کی جگہ سختی نہ کرو بلکہ ہر ایک کو اس کے موقع پر استعمال کرو۔ تہمت
کی جگہ سے بچو۔ بری جگہ نہ کھڑے ہو۔ بدمذہب اور بدچلن آدمی کے

پاس ہرگز نہ بیٹھو ان کی صحبت کو زہر سمجھو۔ جو بات تمھیں خود معلوم
ہونے والی ہو اسکے دریافت کرنے میں جلدی اور کوشش نہ کرو۔
اپنے علم پر عمل کرو۔ دشمن کو کبھی دوست نہ جانو اگرچہ وہ تمھاری
دوستی کا دم بھرے۔ بری باتون کی عادت نہ ڈالو کہ پڑی ہوی عادت
مشکل سے چھوٹتی ہے۔ نوکروں چاکروں کو گذر کے قابل روزینہ
دو۔ جو تم سے نقصان پہنچنے کا ڈر کرے تم بھی اس سے نقصان
پہنچنے کا خوف کرو۔ جو تم سے قوت میں زیادہ ہو اس سے مقابلہ نہ کرو
رشتون کے یہاں بوجہ و بے واسطہ نجاؤ۔ سسرال میں روزانہ نجاؤ
اگر تمھیں کسی سے کوئی رنج پہنچے کسی سے تمھارا کوئی نقصان ہو جائے
تو اُسے معاف کرو۔ دشمن کے مرنے پر خوشی نہ کرو۔ بزرگون کو
بُرائی سے یاد نہ کرو جو ظاہر میں نیک اور اچھا ہو اُسے اچھا سمجھو
اور جو بُرا ہو اُسے برا سمجھو۔ ہمیشہ نہ رہنے والی چیز پر خوشی نہ کرو۔ گئی
ہوئی چیز کا غم نہ کرو۔ ملتی ہوئی چیز کو نہ چھوڑو۔ کسی کی چیز دیکھکر
نہ للچاؤ۔ اور نہ یہ چاہو کہ ہمیں ملجائے پاس بیٹھنے والے سے اگر کوئی
ناگوار طبیعت بات ہو جائے تو اس سے تعلق نہ چھوڑو بلکہ اُسے
سمجھا دو کہ وہ پھر ایسا نہ کرے۔ بے آزمائے ہوئے دوست پر بھروسہ
نہ کرو۔ جبتک دشمن سے مقابلہ کی قوت نہو مقابلہ نہ کرو۔ جھوٹے کا
اعتبار نہ کرو۔ ہر حال میں ایک سے درمیانی درجہ پر رہو۔ دوست اور

دشمن کے ساتھ انصاف کرو۔ جو بات تمھیں معلوم نہ ہو یا بھول گئے ہوئے
دوسرے سے پوچھنے میں عار و شرم نہ کرو۔ غصہ کو پاس نہ آنے دو اگر آئے تو
بیٹھ جاؤ اور جو بیٹھے ہو تو لیٹ جاؤ۔ یا کوئی اور کام کرنے لگو تو وہ ٹھنڈا ہو جاویگا
نالائق و نااہل کو علم و ہنر نہ سکھاؤ۔ لائق اور اہل کو سکھاؤ اور اُسکے سکھانے
میں کمی نہ کرو۔ جاہل ناتجربہ کار سے مشورہ نہ لو۔ جس کے پیٹ میں
بات نہ ٹھہرے اس سے بات نہ کہو مشورہ نہ لو۔ عورتوں پر بھروسہ نہ کرو اُن سے
مشورہ نہ لو۔ سیدھے راہ جاؤ اگرچہ دور ہو۔ جس راہ میں کوئی ساتھی اور
مشورہ دینے والا نہ ہو اس راہ سے بچاؤ۔ گئے ہوئے کی فکر نہ کرو۔
باقی رہے ہوئے کی حفاظت کرو۔ جب کوئی مہم اور بڑا کام پیش آئے
تو گھبراؤ نہیں اُسکے انجام دینے کی فکر اور تدبیر سوچو۔ جو تمھاری اچھی
عادتوں کی وجہ سے تم سے ملے اور دوستی کرے اس سے تم بھی ملو
اور دوستی کرو اور جو مال و دولت کی وجہ سے تم سے ملے اور دوستی
کرے اس سے دوستی نہ کرو کہ مال و دولت رہنے تک وہ دوست رہیگا
بعد کو الگ ہو جائیگا۔ تمام مال خیرات نہ کرو کچھ اپنے لیے بھی رہنے دو
تاکہ دوسروں کے محتاج نہ ہو۔ اپنے برابر والے سے کلام کرو اور کلام
کرتے میں غصہ نہ آنے دو۔
جس طرح تم اپنا ذکر پسند کرو اسیطرح دوسرون کا ذکر بھی پسند کرو
اور جو بات اپنی لیے پسند کرو۔ وہ دوسروں کے لیئے بھی کرو پسند کرو اور

جو اپنے لیے پسند نہ کرو وہ دوسروں کے لیے بھی پسند نہ کرو۔ مال ودولت پر بھروسہ اور گھمنڈ نہ کرو۔ اگرچہ وہ کتنی ہی ہو۔ چھوٹے گناہوں کو حقیر نہ سمجھو کہ ان سے بڑے گناہ پیدا ہوتے ہیں۔ جنازہ کے ساتھ اور مسجد میں اور فجر کے بعد سورج نکلنے تک اور عصر کے بعد سورج ڈوبنے تک اور بعد عشا بے ضرورت دنیوی باتیں نہ کرو۔ کسی کے لیے کسی وقت بددعا نہ کرو۔ برا کلمہ مونھ سے نہ نکالو کہ بعض وقت کی بری دعا برا کلمہ لگ جاتا ہے اور بعد کو افسوس اور پشیمانی ہوتی ہے۔ تنبیہ عورتوں کی کوسنے بددعا کرنے برے کلمہ منھ سے نکالنے کی بہت عادت ہوتی ہے۔ یہانتک کہ اپنے بچوں تک کو کوستی اور بددعا دیتی ہیں۔ انھیں اس سے بچنا لازم ہے۔ اچھے کام جیسے کھانا پینا لینا دینا وغیرہ سیدھے ہاتھ سے کرو اور برے کام جیسے ناک صاف کرنا استنجا کرنا نجس چیز دھونا الٹے ہاتھ سے کرو۔ جب کوئی چیز کسی کو دینا یا بانٹنا ہو تو سیدھے ہاتھ سے سیدھی طرف سے بانٹو۔ جذامی کوڑھی سے دور رہو۔ رات کو بسم اللہ کہکر دروازہ بند کرو۔ پانی وغیرہ کے گھڑے برتن ڈھانپ دو۔ چراغ بجھادو۔ آگ بجھادو یا دبادو۔ جہاں وبا پھیلی ہو طاعون وغیرہ بیماری ہو وہاں نجاؤ اور جو اسجگہ ہو تو اس سے نہ بھاگو خفیہ باتین کرتے ہوئے آدمیون مین نہ گھسو اور نہ انکی باتین سننے کو کان لگاؤ۔ کسی کی طرف چھری چاقو وغیرہ سے اشارہ نہ کرو۔

ڈرانے دھمکانے کو کسی پر کوئی ہتھیار نہ اٹھاؤ۔ سواری میں گھنٹے نہ باندھو۔ گھنٹے دار سواری پر سوار نہ ہو۔ اچھے خیال اچھے اعتقاد کے آدمی سے علم پڑھو بُرے خیال بُرے عقائد والے سے نہ پڑھو مشرکون کافروں سے اپنے کاموں میں مدد نہ لو۔ اُنسے دوستی نہ کرو۔ اُنکی صحبت میں نہ بیٹھو۔ اُنکے میلوں اور جلسوں میں نجاؤ اُنکی تعریف اور عزت و توقیر نہ کرو۔ بچوّن سے پیار و محبت کرو۔ چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کی عزت و توقیر کرو۔ نیکوں کے پروس میں رہو بدون کے پروس میں نہ رہو۔ تم تو لکڑ نہ دو اندھیرے گھر میں نہ بیٹھو۔ جو تمھارے ساتھ بھلائی کرے تم بھی اسکے ساتھ بھلائی کرو۔ کافروں سے مشابہت نہ کرو۔ کسی آدمی اور جانور کے منھ پر نہ مارو۔ کسی مسلمان کی مصیبت اور نقصان پر خوش نہ ہو۔ جانوروں کو رات کو نہ ستاؤ انھیں انکے گھونسلوں سے نہ اڑاؤ۔ ایذا دینے والے جانور کے سوا کسی جانور کو نہ حق نہ مارو۔ کسی جانور کو آگ سے نہ جلاؤ۔ برائی کرکے بھلائی کی اُمید نہ رکھو۔ جہانتک ہوسکے کسی سے کوئی چیز نہ مانگو۔ جو کام تم سے نہو سکے اُسے نہ کرو جس علم کا نفع نہو اوسے حاصل نہ کرو۔

عقلمند اگرچہ حقیر ہو بیعقل بزرگ سے اچھا ہے۔ آدمی کا عیب و ہنر بات چیت کرنیسے معلوم ہوتا ہے نا اہل کی تربیت بیفائدہ ہے۔ بدون کی صحبت بد کرتی

ہے اور نیکوں کی صحبت نیک بناتی ہے۔ بدوں کے ساتھ نیکی کرنا نیکی کو ضائع کرنا ہے۔ بدطینت بد ہی رہتا ہے۔ اگرچہ کتنا ہی بزرگ ہو جائے بدوں کیساتھ نیکی کرنا ایسا ہے جیسے نیکوں کے ساتھ بدی کرنا۔ بدبخت ہمیشہ بختاوروں کی عزت و مال کا زوال چاہتا ہے۔ بخشش و مہربانی لوگوں کو تابعدار بناتی ہے۔ آپ چین وارام سے رہنا اور بال بچوں کو تنگی اور تکلیف میں رکھنا بہت بُرا ہے جو پریشانی اور تکلیف میں تمہارا ساتھ دے وہ تمہارا یار ہے اور جو عیش وآرام میں تم سے ملے وہ تمہارا یار نہیں۔ سختی اور تکلیف کے وقت گھبرانا نہ چاہیئے کہ ہر سختی کے بعد آسانی اور ہر تکلیف کے بعد آرام ہوتا ہے۔ سخی ہمیشہ نیک نام اور بخیل بدنام ہوتا ہے۔ وہ شخص بہت بُرا ہے جو ظالم کی مدد کرے اور مظلوم کی مدد نہ کرے۔ بُرے کاموں گناہ کی باتوں سے بچنا چین وآرام سے رکھتا ہے۔ یتیموں پر رحم کرنے سے اپنی اولاد کو آرام ملتا ہے۔ اونچے مرتبہ کو پہنچکر غرور اور گھمنڈ کرنا اور حاکم ہو کر ظلم کرنا کمینہ پن ہے۔ صبر کرنے سے حاجت روا ہوتی ہے۔ مقصد نکلتا ہے غرور اور ظلم سے دشمنی پھیلتی ہے۔ انصاف خلق کے دلوں کو اپنی طرف مائل کرتا ہے اور ظلم لوگوں کے دلوں کو پھیرتا ہے۔ اچھی عادت غیروں کو اپنا کرتی اور بری عادت اپنوں کو غیر بناتی ہے۔ بے ادب ترقی سے محروم رہتا ہے اونچے مرتبہ کو نہیں پہنچتا ہے زمانہ کے حال کی خبر رکھنا بہت ہی

دقتوں سے بچاتا ہی۔ علم سے رتبہ بڑھتا ہے عزت وتوقیر ہوتی ہی
عزت ووقار سے رہنا لوگون کے دلوں میں ہیبت اور انکا مونمیں
وقعت پیدا کرتا ہی۔ جو لوگون کے ساتھ نرمی اور نیک برتاؤ کرتا
ہی سلامت رہتا ہی اور جو برابرتاؤ اور سختی کرتا ہی تکلیف اوٹھاتا ہی۔ جو
لوگوں کیساتھ احسان اور بھلائی کرتا ہی لوگ اسکے تابعدار ہوتے ہیں۔
جو حرص اور لالچ کرتا ہی ذلیل وخوار ہوتا ہی۔ جلنے اور حسد کرنے والا ہمیشہ
رنج وغم میں رہتا ہی۔ کبھی چین اور آرام نہیں پاتا ہی۔ منع کردینا وعدہ کرنے
اور اُمید مین رکھنے سے بہتر ہے اچھی عادتین عمدہ باتین لوگون کو اپنی
طرف کھینچتی ہیں۔ جہالت تواضع کے ساتھ غرور بھرے علم سے اچھی ہی
اور تواضع کے ساتھ کنجوسی غرور بھری سخاوت سے اچھی ہی کمینون کو پاس
بٹھانے اور شریفون کو پاس نہ بٹھانے سے ذلت ورسوائی ہوتی ہے۔
زیادہ کھانا نقصان کرتا ہی اور کم کھانا نفع دیتا ہی۔ اور زیادہ سونا عمر کو
بے برکت کرتا ہی مراد سے محروم رکھتا ہی۔ جس میں حیا وشرم کم ہوگی۔
اسکے گناہ زیادہ ہونگے دشمن سے غافل رہنے والا نقصان اُٹھاتا ہی۔ سر
نیچا رکھنے والا سر بلند ہوتا ہی اور سر اٹھانیوالا نیچا دیکھتا ہی۔ سختی پر صبر کرنا
رنج وغم سے بچاتا ہی۔ نعمت پر شکر کرنا نعمت بڑھاتا ہی۔
نیکوں کے ساتھ صلح اور نیک برتاؤ کرنا بہت سی آفتوں سے بچاتا ہے
کاہلی اور سستی کام خراب کرتی ہی جو تم سے دوسرے کی بات آکر کہیگا

وہ تمھاری بات دوسرے سے بھی جاکر ضرور کہیگا اپنے عیبوں کو دیکھنا دوسروں کے عیب ٹٹولنے سے بچاتا ہے جس کیساتھ تم بھلائی کروگے وہ تمھارے ساتھ بھلائی کریگا۔ اور جس کیساتھ تم بُرائی کروگے وہ تمھارے ساتھ بھی بُرائی کریگا۔ جیسی جگہ بیٹھو اُٹھوگے ویسی ہی کہلاوگے۔ جو بہت سا بولیگا وہ خطا زیادہ کریگا اور خطا زیادہ کریگا۔ اسکی حیا کم ہوگی۔ اور جسکی حیا کم ہوگی وہ پرہیز گار نہوگا۔ وہ مردہ دل ہوگا اور جو مردہ دل ہوگا وہ عذاب میں پڑیگا۔ خیر کے دس حصہ ہیں نو حصہ چپ رہنے میں اور ایک حصہ بیوقوفوں کی صحبت ترک کرنے میں۔ نادان کی دوستی دل کو جلاتی ہے اور کوئی فائدہ نہیں دیتی ہے۔ چٹوری زبان مال و دولت کا نقصان کرتی ہے۔ جیسے منہ میٹھی زبان کر بولنا نرمی سے کلام کرنا میل اور محبت پیدا کرتا ہے اور منہ بگاڑکر کڑوی زبان سے بولنا سختی سے کلام کرنا بد دل اور بے زار کرتا ہے۔ قناعت سے امیری حاصل ہوتی ہے۔ بُرے آدمی کیساتھ بیٹھنے سے اکیلا بیٹھنا اچھا ہے سلامتی تنہائی میں ہے احسان سے لوگوں کی زبان بند ہوتی ہے ادنیٰ پر رحم کرو اعلیٰ تم پر رحم کریں گے۔ ظلم اور ناشکری سے نعمت اور دولت زائل ہوتی ہے اور شکر سے بڑھتی اور باقی رہتی ہے۔ حرص ذلت کی کُنجی ہے اور خواہشوں کی پیروی ندامت کی کنجی ہے اور قناعت راحت کی کنجی ہے۔ تجربہ انجام کا آئینہ ہے۔ عورتوں میں زیادہ بیٹھنا عقل کو خراب کرتا ہے طبیعت کو بدلتا ہے۔ لالچ کبھی ہلاک کرتا ہے۔ جلدی کرنا

شیطان کا کام ہے۔ جلدی میں کام خراب ہوتا ہے اور ندامت حاصل ہوتی ہے توبہ گناہوں کو دھو دیتی ہے۔ اللہ کی نعمتوں کو ظاہر کرنا بھی شکر ہے اچھی اور بری بات بتانیوالا کرنے والے کی برابر ہے پورا مسلمان وہ ہے جسکے ہاتھ اور زبان سے مسلمان محفوظ رہیں تیجے کے دوست زیادہ اور جھوٹے کے کم ہوتے ہیں۔ برائیاں چھپانا اور نیکیاں ظاہر کرنا دوستی ہے اور نیکیاں چھپانا برائیاں ظاہر کرنا دشمنی ہے۔ وعدہ وفا کرنا سخاوت بھی ہے اور سچائی بھی ہے۔ جو رضامندی میں تمھاری جھوٹی تعریف کریگا وہ ناراضگی میں تمھاری جھوٹی برائی بھی کریگا۔ بری عادت والیکا کوئی دوست نہیں ہوتا ہے۔ تواضع کرنیوالا سربلند ہوتا ہے۔ اور غرور کرنے والا خوار و ذلیل ہوتا ہے۔ ادب امیر کا زیور ہے اور غریب کا خزانہ ہے اور جوانمرد کا یار ہے۔ اور اہل مجلس کا ساتھی ہے۔ اور اکیلے آدمی کا مونس ہے اور ویران دل کو آباد کرتا ہے۔ اور مری ہوئی عقل کو زندہ کرتا ہے۔ اور نظر کو تیز کرتا ہے اور مقصد کو پہنچاتا ہے۔ ادب رذیل آدمی کو شریف کرتا ہے لوگوں کی نگاہوں میں عزیز اور عزت والا بناتا ہے۔ فقیر کو امیر کرتا ہے گمنام کو نامور کرتا ہے۔ لوگون کو اپنی طرف مائل اور متوجہ کرتا ہے۔ نیکی کرنے سے عمر بڑھتی ہے۔ اور بدی کرنے سے روزی کم ہوتی ہے۔ دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے نعمت کی ناشکری بھی بخل ہے۔ اللہ کی دی ہوئی چیز پر قناعت کرنا دنیا و آخرت میں آرام سے رکھتا ہے۔ نفس کی خواہش سے

پکارنا دنیا و آخرت میں عزت دیتا ہے۔ لوگوں سے ایک طرف رہنا دنیا و آخرت میں امن چین سے رکھتا ہے۔ زبان کی حفاظت کرنا دنیا و آخرت میں سلامت رکھتا ہے۔ آہستہ کان میں بات کہنا آبرو کو محفوظ رکھتا ہے۔ کچھ خیرات کرتے رہنا مال محفوظ رکھتا ہے۔ خلوص دل سے کام کرنا کام کو محفوظ رکھتا ہے۔ سچ بولنا کام کو محفوظ رکھتا ہے۔ مشورہ لینا عقل کو محفوظ رکھتا ہے۔ بحث اور لوٹ پھیر سے علم یاد رہتا ہے۔ تجارت سے مال بڑھتا ہے۔ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کرتا ہے۔ چہرہ کی رونق کھوتا ہے۔ فقر لاتا ہے شیطان کو خوش اور اللہ کو ناراض کرتا ہے۔ بھول چوک پیدا کرتا ہے قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اُس سے منہ پھیر لیں گے اور بیزار ہونگے اور فرشتے اُس پر لعنت کریں گے۔ جنازہ کے ساتھ ہنسنے والے کو اللہ تعالیٰ محشر میں رسوا کریگا ورزش کشتی اور دوڑ سے بدن میں قوت اور چستی اور چالاکی آتی ہے اور آدمی تندرست رہتا ہے کسیکے یہاں روز آنا جانا قدر کھوتا ہے۔ اور تیسرے چوتھے روز جانا ملاقات کرنا محبت پیدا کرتا ہے۔ قرضدار پر تقاضا نہ کرنے سے روزانہ اتنے صدقے کا ثواب ملتا ہے۔ قبرستان میں پیشاب پھرنے سے برص کی بیماری پیدا ہوتی ہے بدعتی گمراہ اور فاسق و فاجر کی عزت و توقیر اور تعریف کرنے سے عرش ہلتا اور خدا غضب و غصہ فرماتا ہے کھڑے ہو کر کنگھا کرنیوالا مفلس قرضدار ہوتا ہے۔ ناپاکی کی حالت میں سر منڈانے بال کتروانے سے ہر بال لعنت کرتا ہے۔

Marfat.com

تندرستی قائم رکھنے کی باتیں طبّی ہدایتیں

انسان کو اپنی صحت کی حفاظت کرنا اور تندرستی قائم رکھنا لازم ہے بلکہ موجودہ تندرستی کی حفاظت گئی ہوئی تندرستی پھیرنے کی کوشش سے سہل و آسان ہے لہٰذا ہر شخص کو لازم ہے کہ وہ تندرستی کو نفع دینے والی صحت کو قائم رکھنے والی چیزیں استعمال کرتا رہے اور تندرستی کو نقصان دینے والی صحت کو کھونے والی چیزوں سے بچتا رہے تاکہ تندرستی بنی رہے اور کسی چیز کی عادت نہ ڈالے کہ عادت دوسری طبیعت ہوتی ہے اور بعض وقت آدمی کو دق کرتی ہے۔ معمولی بیماری کے علاج میں جلدی نہ کریں کہ طبیعت خود علاج کر کے اُسے دفع کرتی ہے جہاں تک غذا سے مزاج کی اصلاح ہو سکے دوا نہ کریں صرف اس چیز سے کام لیں جو دوا بھی ہو اور غذا بھی ہو اور جب تک ایک اصلی اور ملکی دوا سے کام چلے دو دو تین دوائیں ملاکر اور قوی و تیز دوا نہ کھائیں۔ اور دوا کی عادت نہ کرلیں کہ وہ پھر نفع نہیں دیتی ہے۔ گرمیوں میں گرم جگہ اور گرم ہوا سے بچیں ٹھنڈی جگہ رہیں ٹھنڈی اور خوشگوار ہوا کھائیں بدن اور کپڑے صاف ستھرے ہلکے باریک خوشبودار پہنیں۔ سردی میں سرد جگہ اور سرد ہوا سے بچیں گرم جگہ رہیں گرم کپڑے پہنیں۔ خراب آب و ہوا سے ہر موسم میں بچتے رہیں کوڑہ کرکٹ مرگھٹ مبلہ کے ڈلاؤ وغیرہ غلیظ اور بدبودار جگہ سے دور

رہیں اور ہوادار مکان میں رہیں حبس کی جگہ بند مکان میں جہاں ہوا کی آمد
و رفت کم ہو نہ رہیں ایک جگہ بیٹھے رہنے کی عادت نہ ڈالیں چلتے پھرتے صبح
و شام ٹہلتے ریاضت کرتے رہیں ریاضت تمام جسم کی حرکت کو کہتے ہیں
خواہ کسی طرح ہو چلنا پھرنا ٹہلنا دوڑنا ڈنڈ مگدر کشتی وغیرہ ورزش اور کسرت
اور جس کام سے بدن ہلے جسم حرکت میں آئے ریاضت میں داخل ہے ریاضت
خالی پیٹ پر نہ کریں اور نہ بھرے پیٹ پر کریں پاخانہ پیشاب سے فارغ ہو کر
ریاضت کریں اور بعد ریاضت غسل نہ کریں۔ اور نہ پانی پئیں۔ کبھی کبھی
ہاتھ پاؤں ملواتے دبواتے رہیں کسی بات کی فکر نہ کریں رنج و غم کو پاس
نہ آنے دیں اگر کوئی فکر و غم لاحق ہو دل کو بہلائیں۔ چوتھے یا آٹھویں روز
نہایا کریں پیٹ بھرا ہو یا بھوک لگی ہو تو نہ نہائیں کم سے کم کھانے سے
دو۔ ڈھائی گھنٹے بعد جب کھانا ہاضمہ میں آجائے تو نہائیں۔ قوی آدمی
گرم مزاج والے کو سرد پانی سے نہانا نفع دیتا اور بوڑھے اور بچہ اور کمزور
اور بہت موٹے آدمی کو نقصان دیتا ہے کبھی کبھی جماع کرنا بھی تندرستی کو
فائدہ دیتا ہے اور بکثرت کرنا بہت نقصان کرتا ہے خاصکر دبلے کمزور
آدمی کو خواہش کے وقت کھانا ہاضمہ میں آنیکے بعد جماع کریں بے خواہش اور
پیٹ بھرا یا خالی ہو تو جماع نہ کریں اور جماع کے بعد فوراً پیشاب نہ کریں اگر
ضرورت ہو تو پھر کر جماع کریں اور بعد جماع میٹھا دودھ یا کچھ مٹھائی اور وہ نہ ہو
تو تھوڑا سا گڑ ہی کھالیں آنکھوں کو غبار اور دھوئیں اور گرم ہوا اور دھوپ اور

Marfat.com

آگ کی تیزی سے بچائیں چاند اور سورج اور بہت تیز روشنی کیطرف نظر نہ کریں برف اور سفید چیز اور باریک لکھے ہوئے کو کثرت سے نہ دیکھیں بضرورت عینک لگائیں عصر کے بعد اور کم روشنی میں کتاب نہ دیکھیں سرمہ لگاتے ہری چیز دن کو دیکھتے رہیں۔ کانوں کو سخت اور ہولناک آواز سے بچائیں انہیں گرد وغبار نہ جانے دیں انکا میل صاف کراتے رہیں کبھی کبھی تیل گنگنا کر کے ان میں ڈالتے رہیں اگر زمین پر سونیکا اتفاق ہو تو کانوں میں روئی رکھکر سوئیں پاجامہ کے نیچے لنگوٹ باندھے رہیں خصیے لٹکنے نہ دیں۔ پیشاب پاخانہ کو نہ روکیں قبض نہ ہونے دیں۔ جس چیز کو طبیعت نہ چاہے اُسے نہ کھائیں۔ بار بار کھانا نہ کھائیں۔ جب ایک کھانا ہضم ہو جائے تو دوسرا کھانا کھائیں۔ جلد ہضم ہونیوالی چیز کو دیر میں ہضم ہونیوالی چیز کیساتھ نہ کھائیں اور جو کھائیں تو پہلے جلد ہضم ہونیوالی چیز کھائیں۔ کھٹی چیز سے پرہیز کریں۔ نمک اور مٹھائی زیادہ نہ کھائیں بے مزہ اور بد مزہ چیز نہ کھائیں۔ بھوکے نہ رہیں کہ بدن کی رطوبت گھٹتی اور کمزوری پیدا ہوتی ہے۔ ایک وقت کھانے کی عادت ہو تو دو وقت نہ کھائیں۔ اور دو وقت کھانے کی عادت ہو تو ایک وقت نہ کھائیں۔ اگر کسی چیز کی عادت پڑی ہو تو اسے ایکدم نہ چھوڑیں تھوڑی تھوڑی کر کے چھوڑیں۔ چند چیزیں ایکدم نہ کھائیں۔ کھانا نہ اتنی جلد کھائیں کہ اچھی طرح چبنے میں نہ آئے اور نہ اتنی دیر میں کھائیں کہ پہلے کھایا ہوا نوالہ ہضم ہونے لگے میٹھی چیز

بعد کو کھائیں۔ مولی اور دہی مٹھا۔ اور دودھ دہی مٹھا۔ اور کھٹائی اور دودھ اور دودھ اور ساگ۔ اور چاول اور سرکہ یا سرکہ کا اچار چٹنی۔ اور خربوزہ اور شہد اور انڈا اور مچھلی اور مچھلی اور دودھ اور چاول و تربوز ساتھ ساتھ نہ کھائیں۔ کھانا کھانیکے بعد خربوزہ تربوزہ نہ کھائیں۔ ہمیشہ ایک ہی چیز کھانیکی عادت نہ ڈالیں ہر چیز کھایا کریں جاڑوں میں دوپہر کو گرم کھانا کھائیں۔ اور گرمیوں میں شروع دن میں نو دس بجے ٹھنڈا کھانا کھائیں۔ پیٹ میں گرانی اور بھاری پن ہو تو کھانا نہ کھائیں۔ اور گلاب اور عرق سونف پیکر سو رہیں۔ کھانیکو کچھ دیر بعد پانی پئیں۔ درمیان میں سرد معدہ اور بلغمی مزاج والے کو پانی پینا برا ہے۔ نہار منھ لیے ناشتہ کیے پانی نہ پئیں ریاضت اور تھکن کا کام کرنیکے بعد فوراً پانی نہ پئیں چلتے ہیں یا کہیں سے چلکر آئیں تو فوراً پانی نہ پئیں۔ ٹھہر کر دم لیکر پئیں۔ اگر بہت زیادہ پیاس ہو تو حلق ترکر لیں۔ تربوز خربوزہ امرود بہی سیب ناسپاتی آم وغیرہ فواکہ کھانیکے بعد پانی نہ پئیں۔ سوتے وقت اور سوتے سے اٹھکر پانی نہ پئیں اور اگر پئیں تو پیتے ہی نہ سو رہیں کچھ دیر بعد سوئیں اور نیند سے اٹھتے ہی نہ پئیں جب حواس جمع ہو جائیں تو پئیں۔ ایکدم پانی نہ پئیں ٹھہر ٹھہر کر پئیں اور لوٹے کی ٹونٹی یا مشک کے موکھ سے پانی موکھ میں نہ ڈالیں۔ معدہ سے کھانا نیچے جانے اور پیٹ ہلکا ہونیکے بعد سوئیں۔ نہ بہت زیادہ سوئیں اور نہ بہت کم سوئیں کم سے کم چھ گھنٹے اور زیادہ سے زیادہ

دن گھنٹے سوئیں۔ بھوکے نہ سوئیں۔ چت لیٹ کر نہ سوئیں کچھ دیر دہنی کروٹ لیٹ کر بائیں کروٹ سوئیں۔ دن میں سونا بہت برا ہے۔ ہاں اگر رات کو جاگے ہوں یا گرمیوں کے بڑے دن میں دوپہر کو گرانی معلوم ہو تو تھوڑا سا سوئیں۔ اور اول و آخر دن میں بالکل نہ سوئیں اور رات کو زیادہ نہ جاگیں۔ دھوپ اور چاندنی اور آدھی دہوپ اور آدھی چھاؤں میں نہ سوئیں۔

حاملہ عورتیں ابتدا حمل سے چار ماہ تک اور ساتویں مہینہ سے اخر تک جماع سے بچیں بے ضرورت شدید فصد و حجامت نہ کرائیں۔ جست و قے نہ لیں اور گرنے پڑنے کودنے اچھلنے چوٹ لگنے دوڑ کر چلنے جھٹ وغیرہ اونچی جگہ چڑھنے اترنے بوجھ اٹھانے سے بچیں کہ ان دنوں میں یہ باتیں حمل گرانی ہیں۔ حمل کے دنوں میں قبض نہ رہنے دیں۔ نرم پاخانہ لانی والی چیزیں کھاتی رہیں۔ حیض کو جاری کرنے والے رحم کے مونھ کو کھولنے والی چیزوں سے پرہیز کریں۔ پیٹ کو سردی سے بچائے رکھیں ہضمی سے بچیں بہت سا نہ کھائیں۔ گلقند اور سکنجبین اور مصطگی کا استعمال رکھیں۔ ابتدا حمل میں جو ابکائی اور قے عورتوں کو لاحق ہوتی ہے اسے بےضرورت بند نہ کریں اگر بہت کثرت سے ہو اور اس سے نقصان پہنچنے کا خوف ہو تو اسے نرم چیزوں سے روکیں نویں مہینہ میں روزانہ صبح کو تولہ بھر روغن بادام اور وہ نہ ملے تو مکھن

کے لیئے دودھ دیدیتی ہیں اور یہ خیال نہیں کرتین کہ
ابھی پلایا تھا وہ ہضم نہ ہوا ہوگا اسی وجہ سے بچون
کو اکثر بیماریان گھیرتی ہیں اور ان کی تندرستی خراب
ہوتی ہے مرد کو چاہیئے کہ جبتک بچہ دودھ پیتا رہے
جماع نہ کرے کہ دودھ خراب ہو کر بچہ کو نقصان دیگا
اور جو حمل رہجائیگا تو اور زیادہ نقصان کرے گا۔

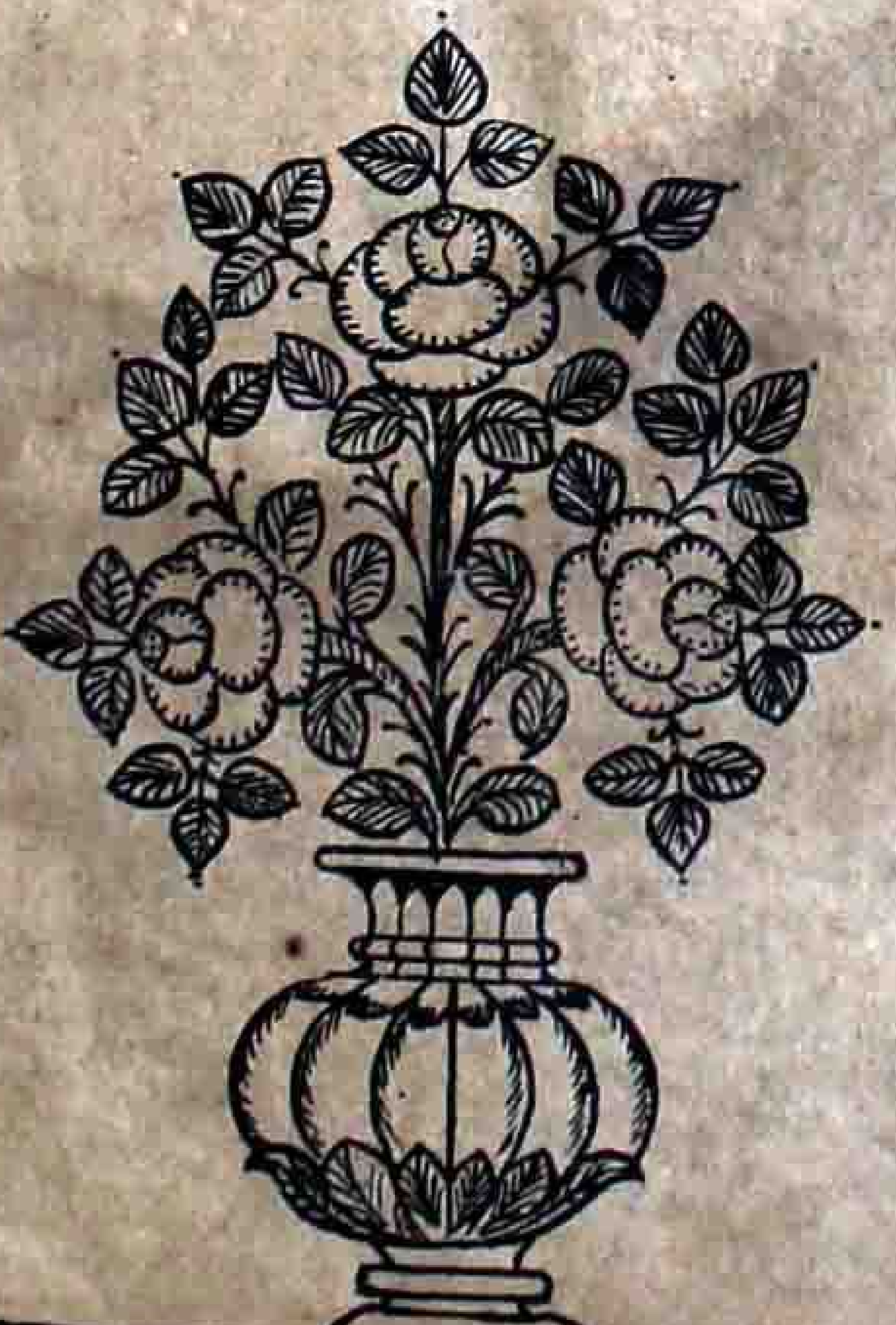

مجمع المسائل اس میں وضو غسل تیمم۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ۔ طلاق خرید فروخت۔ رہن۔ کرایہ۔ ذبح۔ قربانی عقیقہ وقف احکام مساجد وغیرہ کے فتاوی ہیں۔ قیمت فی جلد ۸ر آنہ

القول الجزل فی حکم الغزل

اس میں شرعاً مردون کو چرخہ کاتنے کی ممانعت اور عورتون کو اجازت اور لکھنوی و بنارسی و بدایونی تحریرات کا جو جواز چرخہ کی بابت ہمدم میں شائع ہوئی تھیں معقول رد ہے قیمت صرف ایک آنہ ار

السنۃ السنیۃ فی کون الخطبۃ بالعربیۃ

خطبہ عیدین و جمعہ خالص عربی میں پڑھنا مسنون و متوارث اور غیر عربی میں ممنوع و مکروہ و خلاف سنت ہونیکا ثبوت اور اردو وغیرہ میں خطبہ جائز بتانے والون کا معقول رد ہے۔

قیمت فی جلد صرف ار

اسقاط الصوم والصلاۃ۔ بالافتداء عن الاموات

میت کی طرف سے فدیہ دینے اور اوس کے ذمہ سے قضا نماز روزہ ساقط کرنے کا حکم و طریقہ اور اسے ناجائز اور برا کہنے والون کا رد۔ قیمت فی جلد صرف ار

کلام فائق فی نعت خیر الخلائق

اس میں نعتیہ غزلیں عمدہ عمدہ درج ہیں۔ قیمت دو آنہ ۲ر

راحۃ القلوب فی ذکر المحبوب

اس کتاب میں نور محمدی و میلاد مبارک و معراج شریف وغیرہ کا مفصل بیان قیمت فی جلد ۵ر

ملنے کا پتہ

مولوی محمد حشمت علی محلہ گڑھیا بریلی

Marfat.com

اطلاع

مسلمانو ایک مدت سے یہ ارادہ ہو رہا تھا کہ عورتوں اور بچوں کے پڑھنے کی سلیس اردو میں کوئی ایسی کتاب ہونی چاہیے جس سے وہ اپنے دین و مذہب کی ضروری باتوں سے آگاہ عقائد اہلسنت و جماعت سے خبردار ہو کر بدمذہبی و گمراہی سے بچیں کہ آجکل ہر طرف یہ بلا چھائی ہوئی ہے اور لوگوں کو طرح طرح بدمذہب و گمراہ بنانیکی کوشش کیجا رہی ہے مگر چونکہ ہر کام اپنے وقت پر ہوتا ہے لہذا اس کی تالیف میں تاخیر ہوتی رہی یہاں تک کہ اب بعونہ تعالیٰ اس کا سلسلہ شروع ہوا اور اسکے پانچ حصے زیور طبع سے آراستہ ہو کر آپکے سامنے آگئے اور باقی بھی اسیطرح بہت جلد آپکے پیش نظر ہونگے۔ اگر آپ نے اسکی طرف توجہ کی اور اسے قدر کی نگاہوں سے دیکھکر اپنے گھروں اپنے مدرسوں اور مکتبوں میں پڑھنے پڑھانیکا رواج دیا تو انشاءاللہ تعالیٰ وہ عنقریب ہر مسلمان کے گھر میں بلکہ دل میں نظر آئیگی اور وقت ضرورت ایک بڑے سنی مولوی کا کام دیگی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے اتمام کی اور آپ کو خود پڑھنے اور اپنی عورتوں بچوں کو پڑھانیکی توفیق عطا فرمائے۔ [illegible] العالمین۔

قیمت حصہ اول ۳ ر دوم ۴ ر سوم ۵ ر چہارم ۵ ر پنجم [illegible]

ملنے کا پتہ

[illegible] بریلی

ہر سنی حنفی بچے بوڑھے مرد عورت کو اپنے طریقہ اہل سنت و جماعت پر چلانیوالا مذہبی کتابچہ

دینی و مذہبی باتیں

بتانے والا اسلامی احکام و مسائل سکھانے والا

مردوں عورتوں لڑکوں لڑکیوں کیلئے اردو تعلیم کا نیا نرالا سلسلہ

مُسمّٰے بہ

شمع ہدایت

حصّہ سویم

جسکو جناب مولٰنا مولوی محمد حشمت علی صاحب سنی حنفی قادری بریلوی

نے

باہتمام ملک ... ... آفتاب برقی پریس میں چھپوا کر شائع کیا

مسلمانوں کے مفید و کارآمد کتابیں

اُسوہ حسنہ. اسمیں آپس میں میل جول صلہ رحمی نیک برتاؤ سلام کل
عیادت و تعزیت کرنے مجالس و محافل دعوت و ضیافت میں
آپنے عزیز و اقارب. دوست احباب کو خط لکھنے اُنکی خیر خبر منگا
مہماں نوازی کرنے کھانے پینے کپڑے وغیرہ پہننے سر دھوئے
تیل ڈالنے نہانے بدن صاف ستھرا رکھنے حجامت بنوانے سر
لگانے خضاب کرنے سونے جاگنے لیٹنے بیٹھنے چلنے پھرنے
جانے پاخانہ پیشاب پھرنے چھینکنے اور ڈکار و جمائی لینے بقا
نسل و تربیت اولاد وغیرہ روزانہ کی باتوں اور کاموں کے آدا
وطریقے طرز و قاعدے موافق سنت سنیہ و شریعت نبویہ علیہ الص
والتحیۃ جن کے جاننے کی ہر مسلمان کو حاجت اور بچوں کو سکھا
ضرورت تھی احادیث و کتب معتبرہ سے اخذ کرکے درج
گئے ہیں مسلمانوں کو اسے بہت جلد منگا کر پڑھنا اور بچوں کو پڑھ
چاہیے. قیمت فی جلد چار آنہ (۴ر)

ملنے کا پتہ

مولوی حشمت علی بریلی محلہ گڑھیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بندوں کے حقوق کا بیان

اگر کسی کا کوئی حق تم پر آتا ہو تو اُسے فوراً ادا کر دیا اس سے معاف کرا لو اپنے ذمہ پر باقی نہ رہنے دو ورنہ قیامت کے دن حق والا تم سے اپنا حق چاہیے گا اور اس کا مواخذہ کریگا اسوقت تمھارے پاس اس کے دینے کو کچھ نہ ہو گا اور تمھاری سب نیکیاں اُسے اُس کے حق کے بدلہ دلادی جائیں گی۔ اور جو تمھارے پاس نیکیاں نہوں گی یا اس کے حق کے برابر نہ ہونگی تو اُس کی تمام برائیاں تمھیں دلائی جائیں گی اور تم آگ میں ڈالے جاؤگے لہذا آج دنیا میں تمھیں لوگوں کا حق ادا کرنا یا اُن سے معاف کرالینا سہل ہے کل قیامت کے دن اُن سے معاف کرانا بہت مشکل ہو گا کہ ہر شخص اُس روز نیکیوں کو چاہیے گا برائیوں سے بھاگے گا۔ اور اپنا حق دوسرے سے لینے کو تیار ہو گا حتی کہ ماں باپ بھی اسروز اپنا قرض بیٹے سے وصول کرینگے لپٹینگے بیٹا اس خیال سے کہ شاید ماں باپ کو رحم آجائے

Marfat.com

اور معاف کردیں نسے کہے گا تمہارا بچہ ہوں مگر وہ اسے بے اپنا
حق وصول کیے نہ چھوڑیں گے بلکہ یہ آرزو کریں گے کہ کاش آج
اس سے زیادہ اسپر ہمارا قرض ہوتا دیکھو جب ماں باپ کا اُس روز
یہ حال ہوگا کہ اپنے پیارے بیٹے کو اپنا حق معاف نہ کریں گے
تو اور کسی سے معافی کی کیا اُمید اور برائیوں کے بدلے نیکیاں ملتو
کیسے بری معلوم ہون گی جو چھوڑ دے اللہ تعالےٰ اگرچہ بڑا
غفور الرحیم اپنا پرایا حق معاف کرسکتا ہے مگر اُس روز وہ بھی کسی کو
کسی کا حق معاف نہ کریگا اور ہر ایک کا حق دوسرے سے دلائیگا
حتے کہ اگر سنیگ والی بکری نے بے سینگ والی بکری کو مارا ہوگا
یا ایک چیونٹی نے دوسری چیونٹی کو ستایا ہوگا اسکا بھی انصاف
فرمائے گا اور بدلہ دلائیگا معاف ہرگز نہ فرمائے گا جبتک کہ وہ
خود اسے معاف نکرے ۔ ہاں وہ رحیم وکریم جسپر رحم فرمانا چاہیگا
تو یوں کرے گا کہ حق والے کو اس کے حق کے بدلے میں جنت
دیکر راضی کرے گا اور حق معاف کرائے گا ۔
یاد رکھو ۔ کہ بندوں کے آپس میں ایک دوسرے پر دو قسم کے
حق ہوتے ہیں ایک تو مالی یعنی کسی نے کسی کا مال قرض لیکر نہ دیا
یا کسی کی کوئی چیز مول لے کر اس کی قیمت نہ دی یا کسی سے محنت
مزدوری کراکر مزدوری نہ دی یا کسی کا مال چورا چھپا کر چھین جھپٹ کر

لوٹ مار کر گرہ کاٹ کر راہ میں پڑا پا کر سود رشوت و جبر بیانہ وغیرہ ناجائز طریقہ سے لیکر اپنے خرچ میں کیا اسے واپس نہ دیا۔ دوسرے قولی و فعلی یعنی کسی نے کسی کو ہاتھ پاؤں زبان وغیرہ سے ایذ و تکلیف دی۔ مارا پیٹا۔ قتل کیا دل دکھایا۔ گالیاں دیں۔ غیبت و برائی کی چغلی کھائی کسی قسم کی تہمت لگائی کسی کی جان مال آبرو کو نقصان پہنچایا یا جو جس کے ساتھ اللہ اور اللہ کے رسول نے کرنے کو فرمایا تھا وہ نہ کیا جیسے ماں باپ پیر استاد بی بی بچوں خاوند۔ رشتہ داروں۔ پڑوسیوں۔ اور عام مسلمانوں کیساتھ شرع نے جس طرح برتاؤ کرنے کو بتایا تھا اسطرح نہ کیا اور انکی حق تلفی کی اس سب کا تمسے قیامت کے دن مواخذہ ہو گا جس سے تمھیں چھٹکارا مشکل ہو گا۔ لہذا جہانتک اور جس طرح ہو سکے زندگی ہی میں تم لوگوں کے حقوق سے پاک و صاف ہو جاؤ اور جو اتفاقاً مرتے وقت تک کسی کا کوئی حق تم سے ادا نہو سکے تو اپنے وارثوں سے اسکو ادا کرنے معاف کرانے کو کہہ جاؤ۔ یونہی نماز روزہ حج زکوۃ وغیرہ حقوق اللہ تعالے سے بھی زندگی ہی میں پاک صاف ہو جاؤ اور جو کسی وقت کی نماز یا کوئی روزہ یا زکوۃ یا حج یا قربانی یا صدقہ فطر وغیرہ تم ادا نہ کر سکو اور موت کا وقت آجائے تو اسکے بدلہ فدیہ دینے حج بدل کرانے کی بھی اپنے وارثوں کو وصیت کر جاؤ تاکہ قیامت کے روز اسکا مواخذہ تم سے

نہ ہو ورنہ اس روز تم سے نماز روزہ وغیرہ حقوق اللہ تعالیٰ کا بھی مواخذہ ہوگا۔

بندوں کے حقوق آپس میں ایک دوسرے پر بہت ہیں جو مجمل طور سے تمھیں اوپر بتائے گئے منجملہ ان کے ماں باپ کے حقوق ہیں جن کا اولاد سے ادا ہونا اگرچہ مشکل ہے لیکن تب بھی اولاد کو ان کر ادا کرنے کی کوشش کرنا اور انھیں بقدر قدرت ادا کرتے رہنا ان کی ادائیگی میں کمی نہ کرنا لازم ہے۔ اور وہ یہ ہیں کہ اولاد زندگی بھر ماں باپ کی جان مال سے خدمت کرے اس میں کسی طرح کمی اور تنگی نہ کرے ان کی جان و دل سے تابعداری و فرمانبرداری کرے جس جائز بات کو وہ کہیں وہ کرے اور جس سے وہ منع کریں وہ نہ کرے حتیٰ کہ اگر وہ بیٹے کے حاجتمند ہوں تو وہ بے اجازت انکی حج کو نجائے جہاد کو نہ نکلے سفر نہ کرے۔ جس بات سے وہ راضی و خوش ہوں وہی کرے کبھی ان کی ناخوشی کی بات خلاف مرضی کام نہ کرے حتیٰ کہ اگر وہ بیٹے کو اس کی عورت کو طلاق دینے کو کہیں تو فوراً طلاق دیدے اگرچہ عورت بے قصور ہو۔ جب وہ پکاریں تو فوراً جواب دے حتیٰ کہ اگر نفل نماز پڑھتا ہو اور انھیں معلوم ہو کہ نماز پڑھ رہا ہے اور وہ پکاریں تو فوراً نماز توڑ کر جواب دے اور حاضر ہو۔ ہمیشہ انھیں پیار و محبت اور رحمت کی نگاہ سے دیکھے کبھی بری نگاہ غصہ کی نظر سے

نہ دیکھے۔ اُن سے جھڑک کر نہ بولے[1]۔ انھیں ہوں نہ کرے۔ انھیں اُف نہ کہے۔ اُن کے ساتھ آہستہ نرمی سے بات چیت کرے۔ چیخ چلا کر سختی سے کلام نہ کرے۔ انکا ادب و لحاظ کرے۔ اُن کی تعظیم وتوقیر کرے۔ انھیں نام لیکر نہ پکارے۔ اُنکی جگہ نہ بیٹھے۔ اُن کے آگے نہ چلے۔ انھیں پیٹھ کر کے نہ بیٹھے۔ اُن کی طرف پاؤں نہ پھیلائے اُن کے سامنے چلا کر نہ بولے۔ بے ادبی وگستاخی نہ کرے۔ اُن کے ساتھ عاجزی وانکساری سے پیش آیا کرے۔ انھیں آرام سے رکھے کسی بات کی ایذا وتکلیف نہ ہونے دے۔ وہ بات نہ کرے جس سے انکا دل دُکھے انھیں رنج پہنچے[2]۔ انکو برا نہ کہے گالی نہ دے[3] گالی دینا

---

[1] ایک روایت میں ہے کہ ایک عورت کا بیٹا شراب پیا کرتا تھا وہ اُسے نصیحت کیا کرتی تھی تو ماں سے کہتا تھا تو گدھے کی طرح چلاتی ہے۔ جب وہ مرا تو اس کی قبر روزانہ عصر کے وقت پھٹتی اور اُس میں سے ایک آدمی جس کا سر گدھے کا اور باقی بدن انسان کا سا ہوتا نکلتا۔ اور گدھے کی طرح تین بار چلا کر قبر میں چلا جاتا اور قبر بند ہو جاتی مسلمانو! یہ ایک بزرگ کا آنکھوں سے دیکھا ہوا سچا واقعہ ہے۔ لہٰذا تم اپنے ماں باپ کی شان میں کوئی بُرا لفظ بُرا کلمہ منھ سے نہ نکالو اور اللہ سے ڈرو ۱۲ منہ۔

[2] حدیث میں آیا ہے کہ جمعہ کو اولاد کے اعمال ماں باپ کے سامنے پیش ہوتے ہیں نیک کام دیکھکر وہ خوش اور برے کام دیکھکر ناخوش ہوتے ہیں پس اللہ سے ڈرو اور اپنے مُردوں کو اپنے گناہوں سے رنج وایذا نہ پہنچاؤ۔ اس لیے ہر شخص کو اپنے ماں باپ کے مرنے کے بعد بھی انھیں خوش کرنے اور رنج وغم سے بچانے کے لیے اچھے کام کرنا اور برے کاموں گناہ کی باتوں سے بچنا لازم ہے ورنہ دوہرا گناہ ہوگا ایک تو برے کام کریگا دوسرے ماں باپ کی روح کو اس سے رنج اور صدمہ پہنچائیگا۔

[3] حدیث میں ہے جو کوئی اپنے ماں باپ کو برا نہ کہیگا اور نہ کہلوائیگا اور نہ گالی دیگا اور نہ دلوائیگا وہ اُنکے ساتھ نیکی کرنے والوں میں لکھا جائیگا اگرچہ زندگی میں وہ نافرمان ہو اور جو بُرا کہے یا کہلوائے یا گالی دے یا دلائیگا وہ نافرمان لکھا جائیگا۔ اگرچہ زندگی میں نیک برتاؤ کرنے والا ہو۔ ۱۲ منہ

دو طرح ہوتا ہے۔ ایک تو یہ کہ تم خود اپنے ماں باپ کو گالی دو دوسرے یہ کہ کسی دوسرے سے دلاؤ مثلاً تم نے کسی کے ماں باپ کو گالی دی اُس نے لوٹ کر تمھارے ماں باپ کو گالی دی تو یہ اسکا گالی دینا بھی تمھارا ہی گالی دینا ہوا کہ تم اسکے ماں باپ کو گالی دیتے نہ وہ لوٹ کر تمھارے ماں باپ کو گالی دیتا حدیث میں اس کو گناہ کبیرہ کہا گیا ہے اور اس سے منع فرمایا گیا ہے۔ اور ماں باپ کیلیے اللہ تعالےٰ سے رحمت و مغفرت کی دعا[1] کرے اور جس سے وہ عذاب الٰہی سے بچیں وہ کام کرے مثلاً اگر مالدار ہو تو انھیں حج کرائے مرجائیں تو ان کے قضا نماز روزہ وغیرہ کا فدیہ دے[2] حج بدل کرائے[3] انھیں اپنے نماز روزہ حج قربانی صدقہ و خیرات[4] تلاوت قرآن وغیرہ نیک کاموں کا ثواب بخشتا رہے اُنکی بخشش کی دعا کرتا رہے ننگے بھوکوں کو کھانا کھلائے کپڑا پہنائے اور اسکا ثواب انھیں پہنچائے۔ کنواں مسجد مسافرخانہ بنوا کر اسکا ثواب انھیں بخشے

---

[1] حدیث میں ہے جو اپنے ماں باپ کے لیے دعا کرنا چھوڑ دیتا ہے اسکا رزق قطع ہوتا ہے ۱۲۔ منہ [2] حدیث میں ہے جو اپنے ماں باپ کے لیے صدقات وخیرات کریگا اس کا ثواب انھیں ملیگا اور اتنا ہی اوس شخص کو ملیگا ۱۲ منہ۔

[3]۔ حدیث میں ہے جو کوئی اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرتا ہے وہ انکی طرف سے قبول ہوتا ہے انکی روحیں آسمان پر خوش ہوتی ہیں۔ اور وہ شخص اللہ کے نزدیک ماں باپ سے نیک سلوک کرنیوالا لکھا جاتا ہے اور قیامت کے دن نیکوں کیساتھ اوٹھایا جائیگا اور اُسے دس حج کا زیادہ ثواب ملیگا۔ ۱۲ منہ

ہر جمعہ کو یا جس روز فرصت ہو ان کے قبر کی زیارت کرے۔ سورۂ یٰس
پڑھکر فاتحہ دے اگر ان پر کسی کا قرض یا اور کوئی حق مذکورہ میں سے
آتا ہو تو اُسے ادا کرے یا حق والے سے معاف کرائے۔ اگر وہ
کوئی جائز وصیت کر گیے ہوں تو اُسے پورا کرے اگر وہ کسی سے
کوئی وعدہ کر گئے ہوں تو اُسے پورا کرے۔ اُن کے عزیزوں اور
دوستوں کے ساتھ نیکی و احسان کرتا رہے۔ جن لوگوں سے
وہ ملا کرتے اور محبت رکھتے تھے اُن سے میل و محبت کرے انکی
عزت و توقیر کرے۔ یہ سب حقوق ماں باپ کے ہیں۔ انھیں
ادا کرنا ماں باپ کی تابعداری و فرماں برداری ہے۔ اور انھیں راضی
خوش رکھنا ہے۔ اور انھیں ادا نہ کرنا یا ادا کرنے میں کمی کرنا ماں
باپ کی نافرمانی اور ناخوشی ہے اور ماں باپ کی فرمانبرداری،
خوشی اللہ تعالےٰ کی فرمانبرداری اور خوشی ہے اور ان کی نافرمانی
ناخوشی اللہ تعالےٰ کی نافرمانی اور ناخوشی ہے۔ حدیث شریف
میں ہے کہ اللہ کی رضامندی . باپ کی رضامندی ہے۔ اور
اللہ کی ناراضگی باپ کی ناراضگی میں ہے۔ دوسری حدیث میں
ہے کہ باپ کی دعا نبی کی دعا کی برابر ہے۔ یعنی جس طرح نبیوں کی
قبول ہوتی ہے اسیطرح باپ کی دعا بیٹے کے حق میں قبول ہوتی
ہے۔ تو اولاد کو اس سے بددعا نہ لینا چاہیے۔ اچھی دعا لینا چاہیے

تیسری حدیث میں ہے ماں کے پیروں کے نیچے جنت ہے تو گویا اُسے راضی وخوشی رکھنے سے جنت ملیگی۔ چوتھی حدیث میں ہے کہ ماں باپ کے ساتھ نیکی اور احسان کرنا راہ خدا میں جہاد کرنے کی مثل ثواب رکھتا ہے اور عمر زیادہ کرتا ہے اور ماں باپ کی نافرمانی اور ناراضگی بڑا گناہ باعث عذاب ہے۔ بعض احادیث میں آیا ہے کہ باپ کی فرمانبرداری اللہ تعالےٰ کی فرمانبرداری ہے۔ اور باپ کی نافرمانی اللہ کی نافرمانی ہے۔ ماں باپ تیری جنت تیری دوزخ ہیں باپ جنت کے دروازوں میں سے بیچ کا دروازہ ہے خواہ تو اُسے نگاہ رکھ یا کھودے۔ ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا جنت میں نہ جائیگا ماں باپ کی نافرمانی کرنے والے کا کوئی عمل فرض ونفل قبول نہیں ہوتا۔ ماں باپ کی نافرمانی کرنے والے پر اللہ تعالیٰ لعنت کرتا ہے۔ اپنی رحمت سے دُور کرتا ہے جس گناہ کی سزا خدا چاہتا ہے قیامت کیلئے اوٹھا رکھتا ہے۔ مگر ماں باپ کی نافرمانی کی سزا دنیا ہی میں دیتا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ ایک جوان موت کی تکلیف میں تھا اور کلمہ بھی موںھ سے نہیں نکلتا تھا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور کلمہ پڑھنے کو کہا عرض کی نہیں پڑھا جاتا ہے۔ پوچھنے سے معلوم ہوا کہ اس کی ماں اس سے ناراض ہے جب اُسے راضی کیا تو کلمہ موںھ سے نکلا۔ لہذا اے عزیز و ماں کی فرمانبرداری اور ناراضگی سے بچتے رہو

کہ دنیا و عقبیٰ میں فلاحیت پاؤ۔ اور باپ سے زیادہ ماں کی خدمت کرو
اُسکا حق باپ پر مقدم ہے۔ حدیث میں ہے کہ سب سے زیادہ
حق مرد پر اُس کی ماں کا ہے۔ اور عورت پر اُس کے شوہر کا ہے جو
جو ماں باپ کے حق سے بھی زیادہ ہے۔ دوسری حدیث میں ہے
کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا سب سے زیادہ
نیکی کا مستحق کون ہے فرمایا تیری ماں پھر پوچھا پھر یہی فرمایا۔ پھر پوچھا
پھر یہی فرمایا۔ پھر پوچھا پھر یہی فرمایا۔ پھر پوچھا تو فرمایا تیرا باپ ہے مگر
یہ نہو کہ ایک کی فرمانبرداری میں دوسرے کی نافرمانی ہو ایک کی طرفداری
میں دوسرے سے بُرا برتاؤ کرو۔ اگر ماں ایک کام کو کہے اور باپ
منع کرے اور وہ کام ہاتھ پاؤں جان مال سے خدمت کا ہے
تو ماں کا کہا کرے باپ کا نہ کرے اور جو خدمت کا نہیں ہے تو باپ کا
کہا کرے ماں کا نہ کرے کہ خدمت ماں کی مقدم ہے۔ اور تعظیم و
تکریم باپ کی مقدم ہے اور اللہ کے گناہ میں کسی کی اطاعت لازم نہیں ہے
دادی دادا اور بڑا بھائی قائم مقام باپ کے ہوتا ہے اس کا حق
بھی قریب قریب اتنا ہی ہے جتنا باپ کا ہوتا ہے۔ اور پیر باشرائط
و اُستاد علم دین جبکہ وہ سنی صحیح العقیدہ ہوں تو اُن کا حق اُس سے
زیادہ ہے کہ دنیا کی خوبی علم و ہدایت پر موقوف ہے اور علم و ہدایت
پیر و اُستاد سے حاصل ہوتی ہے لہذا پیر و اُستاد کا حق سب پر

مقدم ہوا پس اُن کے حق کو سب کے حق پر مقدم سمجھے اور اپنے کسی کو ترجیح نہ دے حدیث شریف میں ہے کہ شیخ پیر اپنے قوم میں ایسا ہے جیسے کہ نبی اپنی قوم میں اور اچھا باپ تمہارا وہ ہے جو تمہیں علم دین سکھائے۔

اولاد کا حق ماں باپ پر

یونہی جس طرح اولاد پر ماں باپ کا حق ہے اسیطرح ماں باپ پر اولاد کا حق ہے اگرچہ ماں باپ کا حق اولاد پر بہت بڑا ہے لیکن اولاد کا حق بھی ماں باپ پر بہت ہے کہ اولاد نعمت الٰہی ہے جو اللہ تعالےٰ نے ماں باپ کو عطا فرمائی ہے۔ ماں باپ کو اس نعمت الٰہی کا شکر ادا کرنا اُس کے پانے کی خوشی کرنا اس کی قدر کرنا اُسے اچھی طرح رکھنا اس کا پورے طور سے حق ادا کرنا چاہیئے اور سب سے پہلے انھیں ان باتوں کا لحاظ رکھنا چاہیے کہ وہ اپنا نکاح بچہ جننے والی عورت سے کریں بانجھ سے نہ کریں تاکہ اولاد پیدا ہو۔ اور شریف عورت سے کریں رذیل قوم کی عورت سے نہ کریں تاکہ بچہ میں اسکا اثر نہ آوے اور نیک دیندار لوگوں میں کریں تاکہ ناناماموں کی عادت بچہ میں اثر نہ کرے۔ اور کالی بدصورت حبشی عورت سے نکاح نہ کریں کہ بچہ بھی ماں کی طرح کالا بدصورت پیدا ہو۔

اور جب بچہ پیدا ہو تو فوراً اس کے سیدھے کان میں اذان اور اُلٹے کان میں تکبیر کہے تاکہ بچہ خلل شیطان اور ام الصبیاں سے بچے اور چھوہارا وغیرہ کوئی میٹھی چیز چبا کر بچہ کے مونھ میں دیں۔ اور

ساتویں یا چودھویں یا اکیسویں روز بچہ کا عقیقہ کریں اور سر منڈائیں اور بالوں کے برابر تول کر چاندی خیرات کریں اور سر پر زعفران لگائیں اور اچھا سا نام رکھیں اگرچہ بچہ مردہ یا کچا کم دنوں کا پیدا ہو ورنہ وہ اللہ تعالےٰ سے شکایت کریگا۔ بُرا نام نہ رکھیں کہ بری فال بُری ہوتی ہے۔ پیار میں چھوٹا لقب بے قدر نام نہ رکھیں کہ پڑا ہوا نام و لقب مشکل سے چھوٹتا ہے۔ اگر بچہ کا اللہ تعالےٰ یا نبیوں کے ناموں میں سے کوئی نام رکھیں تو اُسے بیقدری سے چھوٹا کر کے نہ پکاریں جیسے اکثر جاہل لوگ بچوں کے متبرک نام رکھتے اور پھر انھیں چھوٹا کر کے بیقدری و حقارت سے لیتے ہیں اگر بچہ کا نام محمد رکھیں تو اس کی تعظیم کریں۔ مجلس میں اس کے لئے جگہ چھوڑیں اُسے بُرا بھلا کہنے اور مارنے میں احتیاط کریں وہ جو مانگے مناسب طریق سے دیں بچہ کو ماں یا کسی نیک اور شریف دائی سے دودھ پلوائیں رذیل اور بد افعال عورت سے دودھ نہ پلوائیں کہ دودھ اپنا اثر کرتا اور طبیعت بدل دیتا ہے اور بچہ کی پرورش کا تمام خرچ اُٹھائیں اس کی حاجت کی تمام چیزیں تیار رکھیں اُسکی حفاظت اور غور پرداخت کرتے رہیں اپنی حاجتوں اور واجبات شریعت سے جو بچے اس میں سب سے پہلے حق بی بی بچوں کا سمجھیں اسنے جو بچے وہ دوسروں کا۔ بچہ کو پاک کمائی حلال مال کھلائیں پلائیں کہ ناپاک مال ناپاک عادتیں

پیار کرتا ہے۔ اچھی چیز خود اکیلے نہ کھائیں بلکہ انھیں ساتھ کھلائیں بلکہ
جس چیز کو انکا جی چاہے وہ انھیں کھلائیں اور ان کے طفیل میں
آپ بھی کھائیں زیادہ نہو تو انھیں کو کھلائیں۔ اولاد کیساتھ مہر و محبت
سے پیش آئیں انہیں پیار کریں سینہ سے لگائیں کندھے پر چڑھائیں
گود میں کھلائیں اُنسے ہنسنے بہلنے کھیلنے کی باتیں کریں۔ انکا دل نہ
توڑیں ہر وقت انکی دلجوئی اور حفاظت کریں حتیٰ کہ نماز اور خطبہ میں
بھی انھیں ڈرائیں دھمکائے نہیں کہ بچہ کا قلب کمزور ہوگا ڈرانے
دھمکانے سے نقصان ہوگا۔ جب نیا میوہ نئی چیز گھر میں لائیں تو
پہلے انھیں دیں حیثیت کے موافق کبھی کبھی انھیں مٹھائی وغیرہ
کھانے پہننے کھیلنے کی چیزیں جو موافق شرع ہوں لاکر دیتے
رہیں۔ بچے سے جو وعدہ کریں پورا کریں بہلانے کو جھوٹا وعدہ نہ کریں
چند بچے ہوں تو سب کو ہر چیز برابر دیں کسی کو زیادہ کسی کو کم نہ دیں
سفر سے آئیں تو ان کے لیے کچھ نہ کچھ تحفہ چیز ضرور لائیں۔ بیمار ہوں
تو علاج کریں۔ اور سخت ایذا دینے والے علاج سے بچائیں بولنے
کے قابل ہو تو پہلے اللہ اللہ پھر لا الٰہ الا اللہ پھر پورا کلمہ طیبہ سکھائیں
جب تمیز آئے تو ادب و تہذیب سکھائیں کھانے پینے اٹھنے بیٹھنے
چلنے پھرنے بات چیت کرنے پاخانہ پیشاب وغیرہ روزمرہ کی
باتوں کے آداب۔ طریقے بزرگوں کی تعظیم اور توقیر و ادب کے

قاعدے لڑکیوں کو گھرداری اور خاوند کی فرمانبرداری سکھائیں نیک دیندار متقی بوڑھے آدمی سے قرآن عظیم پڑھوائیں تعلیم دلوائیں۔ اور لڑکی کو نیک پارسا عورت سے قرآن مجید پڑھوائیں بعد ختم قرآن روزانہ پڑھنے کی تاکید رکھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت و تعظیم ان کے دل میں بٹھائیں۔ حضور کے آل و اصحاب اور حضور کے امت کی اولیاء و علما کی محبت و عظمت سکھائیں سات برس کی عمر سے نماز کی زبانی تاکید کریں وضو غسل نماز روزہ وغیرہ کا طریقہ اور مسائل بتائیں علم دین پڑھوائیں عقائد اہل سنت سکھائیں بری باتوں سے بچنے اور اچھی باتیں کرنے کی ہدایت کرتے رہیں۔ پڑھانے لکھانے سکھانے میں نرمی سے کام لیں ضرورت ہو تو ڈانٹ ڈپٹ کریں کوڑے اور قمچی سے ڈرائیں دھمکائیں کہ دل میں رعب و خوف رہے مارنے اور کوسنے سے بچیں اگر ماریں تو ذرا سے اور منھ پر نہ ماریں۔ کچھ وقت کھیلنے کو بھی دیں کہ بچہ کا دل ہرا رہے بری صحبت سے بچائیں بدوں کے پاس ہرگز نہ بیٹھنے دیں بیہودہ ناولیں عشقیہ قصہ کہانیوں غزلوں کی کتابیں نہ دیکھنے دیں۔ حتیٰ کہ حدیث میں آیا ہے کہ لڑکیوں کو سورہ یوسف کا ترجمہ بھی نہ پڑھنے دو اس میں عورتوں کے مکر و عشق کا ذکر ہے۔ جب بچہ دس برس کا ہو تو نماز مار کر پڑھائیں۔ علیحدہ سلائیں کسی کے پاس نہ سونے دیں۔

جب جوان ہو تو کسی شریف خاندان نیک پارسا خوبصورت واچھی عادت کی لڑکی کے ساتھ شادی کردیں پھر جس کام میں نافرمانی والدین ہوتی ہو جو بات گناہ کی ہو اُسے نرمی سے منع کریں اور باز رکھنے کی کوشش کریں۔ اولاد کو میراث سے محروم نہ کریں۔ جیساکہ بعض لوگ اولاد سے ناراض ہو کر یا اور کسی وجہ سے اپنی جائداد دوسرے وارث کے نام یا کسی غیر کے نام لکھ جاتے ہیں اپنے مرنے کے بعد بھی انکی فکر رکھیں کم سے کم دو تہائی ترکہ چھوڑ جائیں اور ایک تہائی سے زیادہ خود خرچ نکر جائیں۔ لڑکوں کو فن سپہ گری اور پیرنا ضرور سکھائیں کہ وقت پر کام آتا ہے۔ اور لڑکی کو سینا پرونا کاتنا تومنا کھانا پکانا وغیرہ گھرداری اور دستکاری بتائیں لکھنا ہرگز نہ سکھائیں کہ اس میں فتنہ کا ڈر ہے۔ بلکہ اسکا نقصان تجربہ میں آچکا ہے۔ لڑکی پیدا ہونے سے ناخوش نہ ہوں کہ نعمت الٰہی ہے بیٹوں سے زیادہ بیٹیوں کی دلداری کریں کہ انکا دل بہت تھوڑا ہوتا ہے۔ لڑکوں کی برابر لڑکیوں کو دیں لین جو چیز ہو پہلے لڑکیوں کو دیں پھر لڑکوں کو۔ نو برس کی عمر سے انھیں علیحدہ سلائیں نہ اپنے پاس سلائیں۔ اور نہ کسی بھائی وغیرہ کے پاس سونے دیں اور نہ ادھر اودھر غیروں میں جانے آنے دیں کوٹھوں بالاخانوں پر انھیں نہ جانے دیں اور نہ رہنے دیں۔ گھر میں اچھے کپڑے اور زیور پہنائیں جب برادری یا اپنے برابر والے کا پیام آئے تو نکاح میں

دیر نہ کریں جہانتک ممکن ہو بارہ برس کی عمر میں بیاہ کر دیں کسی فاسق فاجر بدمذہب کے ساتھ ہرگز نکاح نہ کریں جو اولاد محتاج ہو محنت مزدوری کے قابل نہو اُسے بھی کھانے پہننے کو دیں کہ اسکا خرچ بھی شرعًا ماں باپ پر واجب ہے۔

حقوق زن و شوہر

یونہی بی بی پر میاں کا بہت بڑا حق ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ سب سے زیادہ حق عورت پر اسکے خاوند کا ہے۔ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ عورت پر مرد کا اتنا حق ہے کہ اگر شوہر کے بدن سے پیپ خون بہتا ہو اور بی بی اسے اپنی زبان سے چاٹے تو بھی اسکا حق ادا نہو تیسری حدیث میں ہے کہ اگر اللہ تعالے کے سوا کسی دوسرے کو سجدہ کرنے کا حکم ہوتا تو میں بی بی کو حکم کرتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کیا کرے۔ لہذا بی بی کو لازم ہے کہ وہ اپنے میاں کا حق ادا کرتی رہے دن رات اسکی اطاعت و فرمانبرداری میں مشغول رہے ہمیشہ اسے راضی و خوش رکھے کبھی اُسے ناراض و ناخوش نہونے دے کہ حدیث شریف میں ہے جو عورت اپنے شوہر کی تابعداری اور فرمانبرداری کرے گی وہ جنت میں جائیگی۔ اور جس عورت کا مرد اس سے راضی و خوش مریگا وہ جنت میں جائیگی بعض عورتیں اپنے مردوں کی فرمانبرداری تو کرتی ہیں مگر نہایت بیدلی اور مجبوری سے جو انکی صورت اور حالت سے ظاہر ہوتی ہے ایسی فرمانبرداری بھی کسی کام کی نہیں فرمانبرداری

وہ کام کی ہے جو نہایت خوشی اور دل و جان سے کیجائے اور شوہر کا دل اس سے خوش ہو اور عورت کو اسکا ثواب ملے اور جس جائز بات کو مرد کہے اسے کرے اور جس بات کی وہ اجازت نہ دے منع کرے اُسے نہ کرے۔ حتیٰ کہ نفلی روزہ بھی بے اجازت شوہر نہ رکھے اور نہ نماز تہجد پڑھے ورنہ قبول نہ ہوگا اور جو شوہر بدمزاج غصہ ناک ہو تو فرضی روزہ میں بھی ہانڈی کا نمک چکھکر تھوک دے تاکہ وہ زیادہ یا کم ہو جانے سے ناراض و ناخوش نہو۔ اور بے اجازت شوہر گھر سے نکلکے کسی کے یہاں نہ جائے ورنہ گنہگار رہوگی اور توبہ کرنے لوٹ آنے تک اللہ اور اللہ کے فرشتوں کی لعنت میں رہیگی۔ اور بے اجازت شوہر گھر کی کوئی چیز کسی کو نہ دے اگر دیگی گنہگار ہوگی بعض عورتوں میں یہ عادت ہوتی ہے کہ شوہر کی بے اجازت و اطلاع گھر کی چیزیں اپنے ماں اور بہن بھائی اُس پڑوسی کو دیتی رہتی ہیں انھیں ایسا نہ کرنا چاہیے جو چیز جس کسی کو دینا ہو شوہر سے پوچھکر دیں ہاں اگر کوئی ایسی چیز ہو جو عام طور سے دی ہی جاتی ہے۔ اور شوہر اسکے دینے سے ناخوش نہیں ہوتا ہے جیسے آگ پانی فقیر کو ٹکڑا تو اسکے دینے میں حرج نہیں ہے مگر اس میں بھی شوہر کی اجازت لے لینا اچھا ہے اور کسی کا کوئی کام بے اجازت شوہر نہ کرے جیسا کہ اکثر عورتیں آس پڑوس والوں کا بنا دینوں کی چھالیا کتر دیتی کپڑے سی ڈالتی ہیں یہ بھی شوہر سے پوچھکر کرنا چاہیے۔

اور بے اجازت شوہر چھت پر نہ چڑھے کھڑکیوں روشندانوں سوراخوں میں سے نہ جھانکے پڑوسیوں سے بات چیت میل جول نہ کرے۔ اور جسکا آنا شوہر کو ناگوار ہوا سے اپنے پاس نہ آنے دے۔ اور جسوقت شوہر اسے اپنے پاس بلائے فوراً جائے منع اور انکار نہ کرے ورنہ گنہگار ہوگی اگر کوئی عذر ہو اسکے پاس جانیکے قابل نہ ہو تو اُسپر ظاہر کرے، اور ہر امر میں شوہر کا ادب و تعظیم کرے۔ اسکا نام لیکر نہ پکارے اس سے چلا کر نہ بولے۔ اسپر جھونک کر اور غصہ ہوکر نہ دوڑے اُسے برا بھلا نہ کہے۔ اُس سے زبان درازی نہ کرے۔ اُسے لوٹ کر جواب نہ دے۔ اس سے حجت و تکرار نہ کرے۔ کسی کے آگے اس کی برائی نہ کرے۔ کسی پر اسکا بھید اور عیب ظاہر نہ کرے۔ ہمیشہ اُس سے محبت والفت رکھے پیار و محبت کی باتیں کرے۔ ہر وقت اُسے چین و آرام دیتی رہے۔ جن باتوں سے وہ راضی و خوشی ہو وہ کرے اور جن باتوں سے وہ آزردہ اور ناخوش ہو وہ نکرے اگر اتفاقاً کوئی بات اسکی ناخوشی کی ہو جائے تو فوراً اسے خوشامد کرکے راضی کر کر اور معاف کرائے۔ اور شوہر کے مزاج اور عادت سے اچھی طرح واقفیت حاصل کرکے اُسیطرح اس کے ساتھ برتاؤ کرے کھانے پکانے سینے پرونے وغیرہ گھر کے کاموں کو خوب ہوشیاری اور سلیقہ سے کرے گھر کی چیزوں کو اچھی طرح ڈہنگ سے صاف و ستھرا رکھے۔ ہر کام

صفائی سے کرے۔ جو کچھ شوہر کو میسر ہو اُسی پر قناعت کرے اس سے زیادہ کی خواہش نہ کرے۔ دوسروں کی چیز دیکھکر شوہر سے یہ نہ کہے کہ مجھے بھی ایسا ہی لادو۔ شوہر کو کسی بات کا طعنہ نہ دے اس کی ناشکری نہ کرے۔ ہر کام میں کفایت اور خرچ کی کمی مدنظر رکھے تاکہ شوہر اُس سے خوش ہو اور اسکی نظر میں بی بی کی وقعت اور دل میں محبت پیدا ہو۔ اور ہر وقت صاف ستھری بناؤ سنگھار کیئے تہذیب سے رہے تاکہ شوہر کو اچھی معلوم ہو اور اسکے دل میں اس کی محبت ہو بری حالت بُری ہیئت سے میلی کچیلی نہ رہے کہ شوہر کو بُری معلوم ہو اور اسکا دل اس سے بیزار ہو۔ اگر مرد کی پہلی بی بی کے بچہ ہوں تو انھیں بھی اچھی طرح پیار و محبت سے رکھے اور پرورش کرے اور جو اس کی دوسری بی بی ہو تو اُس سے بھی نیک برتاؤ کرے مل جل کر رہے نہ ان سے جلے اور نہ لڑے جھگڑے کہ شوہر کی پہلی بی بی بچوں کو جلنا انسے اچھا برتاؤ نہ کرنا بھی شوہر کی ناخوشی اور ناراضگی کا سبب ہوتا ہے یونہی شوہر کے ماں باپ بھائی بہنوں وغیرہ سے بھی ملکر رہے اچھا برتاؤ کرے کہ ان کے ساتھ بھی بری طرح پیش آنا شوہر کو ناگوار ہوگا اگر مرد بدمزاج بری عادت کا ہو تو برداشت کرے اور صبر کرے کہ حدیث میں آیا ہے جو عورت اپنے مرد کی بری عادت پر صبر کریگی وہ حاصیہ فرعون کی عورت کی مثل ثواب پائیگی۔ غرضکہ بی بی کو ہمیشہ اپنے شوہر

کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا ہر امر میں اُسے راضی و خوش رکھنا ہر وقت
اُسے جیبن دا اما م دینا تمام عزیزوں سے زیادہ اُسے عزیز اور محبوب رکھنا
اُس کے ساتھ پیار اور محبت سے رہنا اُسکا ادب و تعظیم کرنا چاہیئے
کہ یہ سب اُسی حق ہے اگر وہ اسے ادا نہ کرے گی یا اس کے ادا
کرنے میں کمی کرے گی تو سخت گنہگار مستحق عذاب نار ہوگی۔ یونہی
مرد پر بھی عورت حق ہیں اور جس طرح عورت کو مرد کے حق ادا کرنا
ان میں کمی نہ کرنا واجب ہے اسیطرح مرد کو عورت کے حق ادا کرنا
ان میں کمی نہ کرنا لازم ہے ورنہ مواخذہ دار ہوگا اور وہ یہ ہیں کہ عورت کا
پورا مہر ادا کرے یا اس سے معاف کرائے کوئی حبہ مہر کا اپنے ذمہ
باقی نہ رکھے اور نہ مہر معاف کرنے پر عورت کو مجبور کرے اگر وہ اپنی
خوشی سے معاف کر دے بہتر ہے ورنہ اسے تنگ اور دق نہ کرے۔
اور اسے اپنی حیثیت کے موافق کھانے پہنے کو دے اس میں کمی اور تنگی
نہ کرے۔ اور نیکوں کے پڑوس میں آباد محلہ میں اُسے رہنے کو مکان دے
جس میں شوہر کا کوئی رشتہ دار نہ رہتا ہو۔ اور مکان میں اسے اکیلا
نہ چھوڑے یا تو خود اس کے پاس رہے یا کسی اطمینان کے آدمی کو جسے
وہ پسند کرے اسکے پاس رکھے تاکہ اس کی دوسراہت رہے اسکا دل بہلے
گھبرائے نہیں۔ اور گھر داری کا سامان عورت کی ضرورت کی چیزیں
بازار سے خود مول لا کر دے یا کسی دوسرے سے مول منگا کر دیا کرے

اور ہمیشہ اُسے اچھی طرح رکھے اس سے پیار محبت کرے اس سے
ہنسی خوشی کی گفتگو خوش طبعی کی باتیں کرے اُس کا دل نہ توڑے۔ اُسے
تکلیف نہ دے اُسے رنجیدہ نہ کرے۔ اُسے بری حالت بری ہیئت
سے نہ رکھے اچھی چیز اکیلا نہ کھائے اسے بھی کھلائے اور کھانا ہمیشہ اسکے
ساتھ کھائے کہ باعث برکت وثواب ہے۔ اگر دو عورتیں ہوں تو دونوں
کو ایک نگاہ سے دیکھے ایک سا برابر رکھے کسی کے ساتھ زیادتی کمی نہ کرے
کہ دوسری کو رنج ہو کہ اس نے صرف شوہر ہی کے کارن اپنے
ماں باپ بھائی بہنوں وغیرہ عزیزوں کو چھوڑا ہے اور اسی کے سہارے
اور دم سے غیروں میں آکر پڑی ہے اب شوہر کے سوا اسکا کون
غمخوار اور ناز بردار ہوگا۔ اگر اس سے کوئی خطا و قصور ہو جائے تو اسے
برا بھلا نہ کہے گالی گفتار مار پیٹ نہ کرے اسکی بری عادت پر صبر کرے
اور غم کھائے اور اسکے قصور کو معاف کرے کہ حدیث شریف میں
ہے کہ جو مرد اپنی عورت کی بری عادت پر صبر کریگا وہ حضرت ایوب کے
صبر کے برابر ثواب پائیگا۔ بعض مردوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ ذرا ذرا سی
باتوں ادنےٰ ادنےٰ کاموں پر عورتوں پر بیحد غصہ ہوتے اور گالیاں دیتے
برا بھلا کہتے مارتے پیٹتے اور ایذا و تکلیف دیتے ہیں جو بہت برا اور شرعاً منع ہے
ہاں اگر وہ نافرمانی کرتی ہو نماز روزہ زینت غسل جنابۃ ترک کرتی ہو یا گھر سے
باہر پھرتی ہو تو اسے پہلے زبان سے نرمی کے ساتھ سمجھائے اگر وہ سمجھانے سے

باز نہ آئے تو خفا ہو ناراضگی ظاہر کرے اسپر بھی اگر وہ اپنی حرکات سے باز نہ رہے تو اُس سے علیحدہ سوئے بات چیت نہ کرے اگر اسپر بھی وہ نمانے تو آہستہ مونھ بچا کر اسطرح مارے کہ اسکی ہڈی چمڑے پر اثر نہ آئے کہ مونھ پر مارنا اور اس زور سے مارنا کہ جس سے ہڈی چمڑے پر زخم آئے شرعاً منع ہے۔ اور اسپر بُرا گمان نہ کرے۔ جبتک بات تحقیق نہ ہو جائے الزام نہ دھرے۔ بے وجہ اور بے ضرورت اسے طلاق نہ دے۔ اسکا بھید اور عیب کسی سے نہ کہے بے اجازت اس کی عزل نہ کرے اپنی خواہش کی طرح اس کی خواہش بھی پوری کرے۔ اسے نیک کام کرنے اور بُرے کام نہ کرنے کی نصیحت کرتا رہے۔ اسے غیرت و شرم دلاتا رہے۔ اسے وضو و غسل نماز روزہ حیض و نفاس کے مسائل سکھاتا بتاتا رہے تاکہ اسے کسی غیر سے پوچھنے کی ضرورت نہ پڑے۔

یونہی تمام مسلمانوں کے آپس میں ایک دوسرے پر حق ہیں مگر ان سب سے رشتہ داروں کا حق مقدم ہے اور وہ یہ ہے کہ ان کے ساتھ صلہ رحمی کرے صلہ رحمی کرنا واجب اور ثواب ہے اور نہ کرنا گناہ اور عذاب ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ صلہ رحمی کرنے سے محبت پیدا ہوتی ہے۔ خدا کی رحمت نازل ہوتی ہے۔ روزی رزق زیادہ ہوتا ہے مال میں برکت اور ترقی ہوتی ہے۔ عمر بڑھتی ہے

جو بات اپنے لیئے پسند ہو وہ انکے لیے بھی پسند کرے اور جو اپنے
لیے ناپسند ہو وہ اُن کے لیے بھی پسند نہ کرے۔ انھیں اپنے ہاتھ
وزبان سے ایذاو تکلیف نہ دیے۔ رنج ونقصان نہ پہنچائے اور نہ
انھیں ڈرائے دھمکائے۔ حدیث میں ہے جو کوئی کسی مسلمان کو رنج
پہنچائیگا قیامت کے دن اُسکے بدن میں اتنی کھجلی اور خارش پیدا کیجائیگی
کہ جس کی وجہ سے وہ اپنے بدن کے گوشت کو چھیلے گا۔ انھیں
دھوکہ نہ دے۔ اُن کے ساتھ دغا اور فریب نہ کرے۔ انھیں قتل
وغارت نہ کرے۔ بے وجہ اور بے اجازت انکا مال نہ لے اُنکی
کوئی چیز اپنے خرچ میں نہ کرے۔ انھیں حقارت سے نہ دیکھے
ذلیل نہ کرے۔ اُن کے ساتھ تواضع سے پیش آئے تکبر اور غرور
نہ کرے۔ اُن کی چغلی نہ کھائے۔ اُن کی بات کسی کے آگے نہ کہے
انکا عیب چھپائے کسی پر ظاہر نہ کرے اللہ تعالیٰ اس کے عیب
وگناہ چھپائے گا رسوا نہ کریگا۔ اُن سے تین روز سے زیادہ بول
چال بند نہ کرے۔ انکا خطا و قصور معاف کرے۔ اُن کے ساتھ
بھلائی اور احسان کرے۔ انھیں نیک کام کرنے اور بُرے کام
سے بچنے کی نصیحت کرے۔ بوڑھوں کی توقیر اور بچوں پر رحم اور مہربانی
کرے۔ اُن سے ہنسی وخوشی سے بولے نرمی سے کلام کرے۔ اُنسے
جو وعدہ کرے پورا کرے۔ اُن کی عزت ان کے مرتبہ کے موافق کرے

برتن اور وہ نہوں تو اچھے خاصے توڑ دے رفع کرے اور صلح کرائے
چہلم امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیا جاتا ہے ... خفیہ باتیں سننے کو کان
کیطرح علم تعزیہ بنائے اور گلی کوچہ گشت کرائے ...
جاتے ہیں جنکا گناہ ہونا اوپر بیان ہوچکا۔ اور بعض لوگوں میں صفر کے
آخری بدھ کو بہت خوشی کیجاتی ہے کاروبار بند کیے جاتے اور کھانا
پکاکر آپس میں ایک دوسرے کو کھلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آج رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غسل صحت فرمایا تھا اُسکی خوشی میں ہم یہ
کرتے ہیں۔ حالانکہ صفر کے مہینہ کو نحس اور بُرا سمجھنا شرعاً منع ہے
اسکی ممانعت حدیثوں میں وارد ہے اور اس میں بیاہ شادی
کرنے میں کوئی برائی نہیں ہے۔ اور تیرھویں کو گھنگنیوں پر نیاز دلانے
میں اگرچہ حرج نہیں ہے لیکن برتن توڑنے میں نہ کوئی نفع ہے اور نہ
کچھ ثواب ہے محض ایک بیکار رسم اور بیفائدہ کام ہے بلکہ بوجہ مال
ضائع کرنیکا گناہ سر پر ہوتا ہے کہ وہ برتن کسی نہ کسی کام آتے توڑنے
سے کیا فائدہ ہوا۔ اور آخری بدھ کی رسم و روایت محض بے اصل
و غلط ہے اسے سچا سمجھکر عمل کرنا اور اسکا رواج کرلینا ناجائز ہے۔ کہ
اُس روز سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مرض میں ترقی
ہوئی تھی حتیٰ کہ امامت نہ فرما سکے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کو امامت کرنے کا حکم فرمایا نہ یہ کہ آج کے دن غسل صحت فرمایا اسکی

جو بات اپنے لیے پسند ہو وہی کرنا ہو اور آپس میں ایک دوسرے کو لیے ناپسند ہو وہ اس [illegible] کرنا ایسے بے معنی اور بے اصل روایت کی [illegible] نہیں۔

تیسرے ربیع الاول کے مہینہ میں جسے عورتیں وفات کا مہینہ کہتی ہیں اکثر مسلمانوں کے یہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیدائش کی خوشی میں مجلس میلاد کیجاتی ہے۔ اس میں مکان آراستہ کیا جاتا ہے۔ خوشبو سلگائی جاتی ہے۔ جوکی بچھائی جاتی ہے۔ پھر اسپر صرف ایک آدمی یا دو تین آدمی ملکر نعت شریف پڑھتے حضور کے فضائل ذکر کرتے حالات ولادت بیان کرتے ہیں اور وقت ذکر ولادت کھڑے ہو کر درود وسلام عرض کرتے ہیں اور بعد کو بغرض ایصال ثواب شیرینی پر نیاز دیکر تقسیم کرتے ہیں۔ پس اسقدر کے تو شرعاً جائز و مستحسن اور باعث اجر و ثواب ہونے میں شک نہیں ہے اگرچہ وہابیہ اسے بھی برا کہتے بدعت وحرام بتاتے ہیں لیکن جھوٹی روایتیں خلاف شرع غزلیں پڑھنا فاسقوں کو ممبر وچوکی پر بٹھانا انسے نعت شریف و ذکر حضور کرانا عورتوں کو مردانی مجلس میں شریک ہونا یا زنانی مجلس میں غیر مردوں خصوصاً فاسقوں سے پڑھوانا یا چند عورتوں کا اسقدر چلا کر مجلس پڑھنا کہ گھر سے باہر آواز جائے غیر مردوں کے کان پڑے ضرور شرعاً ناجائز ہے۔

Marfat.com

جو خود بھی گناہ ہے ۔ مگر ایسی تنبیہ سے رفع کرے اور صلح کرائے
عوام ثواب کا کام سمجھکر کرتے ہیں اور مفسدہ ہے کہ خفیہ باتیں سننے کو کان
ہوتے ہیں مثلاً ایام محرم میں رنج و غم کرنا ۔ سوگ رکھنا اکر ڈالا ماتم
ماتم کرنا ۔ پان نہ کھانا ۔ چارپائی پر نہ سونا ۔ ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا
چوڑیاں نہ پہننا ۔ مسّی سرمہ خوشبو نہ لگانا ۔ ہرے نیلے کالے کپڑے
پہننا ۔ لال ۔ پیلے گلابی ۔ وغیرہ رنگ کے کپڑے نہ پہننا ۔ خاص
عشرہ کے روز گھر میں جھاڑو نہ دینا دوپہر تک توا نہ چڑھانا ۔ روٹی
نہ پکانا ۔ محرم بھر کسی قسم کی خوشی بیاہ شادی وغیرہ نہ کرنا ۔ سوائے
امام حسین رضؓ کے کبھی کی نیاز فاتحہ نہ دلانا علم ۔ تعزیہ بنانا اور انھیں
تاشہ باجہ کیساتھ دھوم دھام سے اُٹھانا اور گلی گلی لوگوں کے دکھانے
کو پھرانا ۔ عورتوں کا انھیں دیکھنے نکلنا انپر مہندی چھلے شیرینی ۔
مالیدہ وغیرہ چڑھانے جانا اور غیر مردوں کے سامنے آنا انھیں
دیکھنا دکھانا بلکہ بھیڑ میں نامحرموں کے بدن سے انکا بدن مس ہونا
تعزیوں کو زیارت کہنا اور نقشہ روضہ امام حسین رضؓ سمجھکر انکا ادب
و تعظیم کرنا انھیں چومنا انکے آگے جھکنا اور آنکھوں سے لگانا ۔
بچوں کو ہرے کپڑے پہنانا گلے میں چھلا کلاوا ڈالنا ۔ فقیر بہشتی بنانا ۔
گھر گھر بھیک منگوانا پھر جمع شدہ کا کھچڑا پکا کے یا شربت کرکر
بانٹنا ۔ رافضیوں کی مجلس میں شریک ہونا ۔ مرثیہ پڑھنا جھوٹی

Marfat.com

وہ میں شربت کی سبیل

جو بات آپ اپنے لیے پسند ہو وغیرہ لٹانا۔ اور مثل اسکے جو باتیں جہاں

لیے ناپسند ہو وہ اُ

یں وہ سب شرعاً ناجائز وگناہ ہیں۔ البتہ صرف

اسقدر جائز ہے کہ ایام محرم میں سیدنا امام حسین ودیگر شہدائے کربلا رضی اللہ
تعالیٰ عنہم کی مصیبت کو یاد کرکے انکی روحوں کو ایصال ثواب کیا جائے
انکی نیاز دلائی جائے شب عاشورہ نوافل پڑھکر اور صبح کو روزہ رکھکر
اسکا ثواب انھیں پہنچایا جائے ان کے نام کا کھانا پکا کر شربت کرکے
اللہ واسطے غریبوں بھوکے پیاسوں کو کھلایا پلایا جائے اور اسکا
ثواب انھیں بخشا جائے اور یہ کھانا پینا وغیرہ جو کچھ بھی ہو خلوص دل اور
نیک نیتی سے اسطرح ہو کہ جس میں رزق کی بے ادبی نہو زمین پر نہ گرے
پاؤں تلے نہ آئے اور نہ اس سے اپنی ناموری اور شہرت اور لوگوں کو
دکھانا مقصود ہو جیسا کہ آجکل تعزیوں کی راہ میں محض نمود و ناموری کیلئے
سبیلیں لگاتے لنگر لٹاتے روٹیاں بسکٹ وغیرہ پھینکتے ہیں اور
وہ زمین پر گر کر کے پاؤں تلے آتے ہیں کہ اس طرح اور اس نیت سے خیرات
کرنا بھی جائز و روا نہیں دوسرے صفر کے مہینہ کو جسے عورتیں تیزی کا مہینہ
کہتی ہیں منحوس سمجھتے ہیں اس میں بیاہ شادی کرنے کو برا جانتے ہیں
اور تیرھویں صفر کی شام کو اُبلے ہوئے گیہوں یا چنوں پر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی نیاز دلا کر تقسیم کرتے اور گھر گھر مٹی کے ٹوٹے پھوٹے

ساتھیوں میں آپس میں لڑائی جھگڑا ہو تو اسے رفع کرے اور صلح کرائے
ان کے بھیدوں کو تلاش نہ کرے۔ ان کی خفیہ باتیں سننے کو کان
نہ لگائے ورنہ اسکے کانوں میں قیامت کے دن سیسہ پگھلا کر ڈالا جائیگا۔
ان پر بدگمانی نہ کرے۔ ان پر تہمت اور الزام نہ دھرے پیٹھ پیچھے
ان کی برائی نہ کرے۔ وہ کام نہ کرے جس سے انہیں بدگمانی پیدا ہو اور وہ
اس کی غیبت کریں۔ انھیں سفارش کی ضرورت ہو اور خود قابل
سفارش ہو تو ان کی سفارش کرے۔ ہر جائز کام میں انکی مدد کرے
ان کی حاجت روا کرے ان کا دل خوش کرے۔ راستہ میں
ملتے وقت انھیں سلام کرے۔ مصافحہ کرے۔ ان کے سلام
کا جواب دے ان کی چھینک کا جواب دے۔ یرحمک اللہ کہے جبکہ
وہ الحمد للہ کہیں۔ انکی دعوت قبول کرے بیمار ہوں تو انھیں پوچھنے کو
جائے اور زیادہ دیر ان کے پاس نہ بیٹھے۔ ان کے جنازہ میں شریک ہو
نماز پڑھے۔ دفن کرے۔ ان کی قبروں کی زیارت کرے۔ ان کیلئے
دعا کرے فاتحہ پڑھے۔ انکی قبروں کی توقیر کرے توہین سے بچے۔ انپر
نہ چلے نہ بیٹھے اٹھے نہ کوئی چیز دھرے نہ انکے پاس پاخانہ پیشاب
پھرے مہمانوں سے اچھی طرح پیش آئے۔ انکی خاطر و خدمت کرے
اپنی حیثیت کے موافق انھیں کھانا کھلائے اور جو ہو سکے تو مہمان
کی خواہش کے موافق کھلائے تنبیہ یہ حقوق سُنی مسلمان کے

نہ کافر بے ایمان کے اور نہ فاسق و بدعتی مسلمان کے کہ ان سب سے جدا ہے۔

بعض بری رسموں اور گناہ کی باتوں کا بیان

آج کل مسلمانوں میں بہت سی بری رسمیں اور گناہ کی باتیں رائج ہو گئی ہیں جو سراسر گناہ اور محض فضول و بیفائدہ ہیں انکے کرنے سے نہ کوئی دینی نفع ہوتا ہے اور نہ دنیوی فائدہ بلکہ بجائے نفع کے نقصان اور بجائے ثواب کے گناہ و عذاب ہوتا ہے ان میں بعض تو خود خلاف شرع اور ناجائز و گناہ ہیں اور بعض اگرچہ خود ناجائز و گناہ نہیں ہیں لیکن دوسرے گناہ کی بات پر شامل ہونے کیوجہ سے ناجائز و گناہ ہو جاتی ہیں خاصکر عورتوں میں تو ایسی رسمیں اور باتیں بہت ہوتی رہتی ہیں اور وہ انکی برائی بھلائی نفع نقصان کیطرف ذرا توجہ نہیں کرتی ہیں اور نہ اس امر کا کچھ خیال کرتی ہیں کہ یہ رسمیں جو ہم کرتے ہیں شرعاً بھی جائز ہیں یا نہیں اور ہمیں انکے کرنے سے کچھ نفع و ثواب بھی ہوتا ہے یا نہیں۔ لہذا ہم ان رسموں اور باتوں کو جو مسلمانوں میں بہت زیادہ رواج پکڑ گئی ہیں اور گھر گھر ہونے لگی ہیں ذکر کرتے اور انکی برائی بھلائی نفع نقصان بیان کرتے ہیں تاکہ مسلمان انھیں خود بھی نہ کریں اور اپنی عورتوں بچوں کو بھی نہ کرنے دیں منجملہ ان کے ایک محرم داری ہے

Marfat.com

ساتھ ہی کہ رہنا لازم ہے

چوتھے۔ ربیع الآخر کے مہینہ میں جسے عورتیں میراںجی کا مہینہ کہتی ہیں اکثر مسلمان گیارہویں شریف کرتے ہیں اُس روز بڑے پیر صاحب کی مٹھائی وغیرہ پر نیاز دلاکر تقسیم کرتے ہیں اور بعض مسلمان اُس روز کھانا پکاکر اس پر نیاز دیکر عام مسلمانوں کو کھلاتے ہیں۔ وہابیہ اسے بھی ناجائز و حرام کہتے ہیں لیکن شرعاً اس میں کوئی گناہ نہیں ہے بلکہ ثواب ہے اگر نیک نیتی سے ہو نمود و ناموری کے لیے نہو۔ اور بعض جاہل عورتیں اس مہینہ میں میراں جی کی کڑہائی گلگلے کرتی ہیں۔ اور بعض جگہ میراں جی کا بکرا بھی کیا جاتا ہے۔ یہ بہت بُرا اور ناجائز و گناہ ہے

پانچویں۔ جمادی الاول میں جسے عورتیں مدار کا مہینہ کہتی ہیں بعض جگہ مدار کا میلہ ہوتا ہے اور بعض لوگ اپنے بچوں کو بدہنی پہناتے ہیں اور سر پر بال چوٹی رکھتے ہیں جسے مدار صاحب کے مزار پر جاکر منڈاتے بدھی بڑھاتے ہیں۔ اور بعض مدار کا مُرغ پالتے اور وہاں لیجاکر ذبح کرتے ہیں۔ یہ انکی جہالت اور خام خیالی ہے کہ جانور جیسا گھر ذبح کیا ویسا ہی کہیں اور لیجاکر ذبح کیا۔ بچے کے بال جیسے گھر پر منڈائے ویسے دوسری جگہ منڈائے مدار صاحب ہی کے مزار پر جاکر مُرغ ذبح کرنا اور بال منڈانا کیا ضروری ہے سوا اسکے کہ جہالت اور بدعقیدگی ہے کہ بدہنی پہنانے اور سر پر بال رکھنے میں نہ کوئی ثواب ہے اور نہ کوئی نفع ہے اور کیا، کہ

نام کا جانور پالنے اور اسے ثواب پہنچانے کے لیے
ذبح کر کے خیرات کرنے میں حرج نہیں ہے جہاں کہیں بھی پا کر کے خیرات
کیا جائیگا اللہ تعالیٰ اسے اسکا ثواب پہنچائیگا مگر اس کے ساتھ دوسری
جہالت کی باتیں اسے بھی ناجائز کرتی ہیں لہٰذا ان سے باز رہنا چاہیے
چھٹے۔ رجب کے مہینہ میں جمعہ کے دن اکثر مسلمانوں کے یہاں روٹیاں
یا چھواروں یا پیڑوں وغیرہ مٹھائی پر سورۂ تبارک الذی پڑھوا کر تقسیم
کرتے اور اپنے کسی عزیز مردے کی روح کو اسکا ثواب بخشتے ہیں
جسے تبارک کہا جاتا ہے کہ سورۂ تبارک الذی پڑھکر مردہ کو بخشنا
بڑا ثواب ہے اس کی حدیثوں میں بہت فضیلت آئی ہے۔ اور
بعض جگہ ستائیسویں تاریخ کی رات کو جلسہ بھی شریف ہوتا ہے
جس میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوصاف و فضائل
اور واقعات معراج بیان ہوتے ہیں اور بعد کو مٹھائی وغیرہ نیاز دیکر
تقسیم کرتے ہیں اس میں بھی شرعًا کوئی برائی نہیں ہے کہ مردوں کی
روح کو کسی چیز کا ثواب پہنچانا یا ذکر رسول کرنا شرعًا جائز اور باعث
ثواب ہے رہا دن تاریخ مہینہ اور وقت مقرر کرنا اسکی بھی شرعًا کوئی
ممانعت نہیں ہے وہ محض یادداشت کے لیے ہوتا ہے نہ اور کسی غرض سے
ورنہ جب چاہو کرو کوئی دن تاریخ مہینہ کی قید اور تخصیص کی ضرورت نہیں

وہابیوں کا خبط ہے جو اسے ناجائز بتاتے ہیں۔

Marfat.com

ساتویں. شعبان کے مہینہ میں چودہ تاریخ کو گھر گھر تیوہار منایا جاتا ہے حلوہ۔ روٹی۔ پکاکر حضرت امیر حمزہ وغیرہ شہداء بدر کی نیاز گھر کے مُردوں کی فاتحہ دیجاتی ہے پھر وہ آپس میں ایک دوسرے کے یہاں بھیجتے ہیں اور اپنے چھوٹے بھائی بہنوں بھانجے بھانجیوں۔ بھتیجے بھتیجیوں کو تیوہاری کے طور پر کچھ نقد دیتے ہیں۔ ماں باپ اپنی لڑکیوں وغیرہ کے یہاں حسب مقدرت حلوہ روٹی۔ یا چاول آٹا اور کچھ اس کے ساتھ نقدی بھیجتے ہیں جسے عورتیں سید الکھتی ہیں۔ وہ ان کے سسرال والے اپنی برادری و محلہ میں بانٹتے ہیں یہاں تک تو شرعاً کوئی برائی نہیں ہے لیکن اس خیر و برکت والی رات یعنی شب براۃ میں جو بجانے جاگنے اور عبادت و ذکر الٰہی کرنے کے پڑھنے۔ خیر و خیرات کرنے اپنے اور سب مسلمانوں کیلیے دعاءِ خیر کرنے اور اس میں ایک دوسرے کا کہا سُنا معاف کرانے کے گھر گھر چھوٹے بڑے کھیل تماشے کرتے آتشبازی چھوڑتے ہیں وہ کسی طرح شرعاً جائز نہیں ہے قطعاً حرام و گناہ ہے اُسے چھوڑنے بنانے بیچنے والے اس میں شریک ہونے والے سب گنہگار ہوتے ہیں اور مفت میں مال ضائع کرکے نقصان اُٹھاتے اور گناہ مول لیتے ہیں حتیٰ کہ ماں باپ بھائی وغیرہ جو اپنے چھوٹے بچوں بہن بھائیوں کو آتشبازی لاکر دیتے یا اسکے

لیئے دام دیتے ہیں وہ بھی گنہگار ہوتے ہیں لہٰذا ہرگز ہرگز انھیں آتشبازی لاکر نہ دینا چاہیے اور نہ انھیں اسکے لیے دام دینا چاہئیں بلکہ انھیں اس روز کوئی پیسہ خرچ کو نہ دینا چاہیئے کہ وہ فضول خرچ کریں آتشبازی وغیرہ بنائیں خرید کر لائیں۔

آٹھویں۔ رمضان شریف میں ختم قرآن کی شب کو لوگ مساجد کو سجاتے بناتے ان میں خوشبو سلگاتے روشنی کرتے شیرینی بانٹتے ہیں بعد ختم حافظ سے اپنے اوپر دم کراتے ہیں سرمہ وغیرہ پر پھنکواتے ہیں۔ اس میں شرعاً کوئی برائی نہیں ہے بلکہ مسجد کو سجانا زینت دینا۔ اس میں روشنی کرنا خوشبو سلگانا نہایت اچھا اور ثواب کی بات ہے اور قرآن عظیم جیسی برکت والی چیز سے تبرک حاصل کرنا سرمہ وغیرہ پر پھنکوانا اور مسلمانوں کو کھانا مٹھائی بانٹ بھی تقسیم کرنا جائز ہے۔ کوئی ممانعت نہیں ہے۔ وہابیہ کا روشنی کرنے کو بدعت و اسراف کی بنا پر ناجائز و گناہ بتانا اور ہندؤں کی مشابہہ قرار دینا محض نادانی و غلطی ہے کہ جو کام اللہ کے واسطے خیر کی نیت سے کیا جائے وہ جائز اور باعث ثواب ہوتا ہے اور اس میں جو کچھ خرچ ہوتا ہے وہ اسراف و فضول خرچی نہیں ہوتا جس میں گناہ ہو اور بدعت وہ گناہ ہے جو مخالف شرع ہو نہ ہر بدعت اور ہندؤں کے ساتھ ہر بات میں مشابہت

منع و ناجائز نہیں ہے صرف اس امر میں ناجائز و منع ہے جو انکا شعار و علامت ہو یا انکی مشابہت کے قصد سے کیا جائے۔

نویں:- عید کے دن گھر گھر سویاں یا چاول پکانا۔ اور آپس میں ایک دوسرے کے یہاں بھیجنا۔ اپنے عزیزوں کے بچوں کو عید بقرہ عید کو عیدی دینا۔ اپنی لڑکیوں کے یہاں سیدھا بھیجنا۔ بھنگی بہشتی نائی۔ دھوبی۔ وغیرہ کو عیدی دینا۔ بچوں کے پڑھانے والوں کو عیدی سویاں دینا اور عید کی خوشی کرنا تیوہار منانا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صحابہ کرام و بزرگان دین کی نیاز اور گھر کے مردوں کی فاتحہ دلانا شرعاً ناجائز نہیں ہے کہ مردوں کی روحوں کو ثواب پہنچانا تو شرعاً جائز ہے۔ اور اس روز خاص طور سے سویاں پکانا۔ اور بانٹنا اور عیدیاں دینا محض ایک رسم ہے ۲۱ اس میں نہ کوئی ثواب ہے نہ عذاب اور نہ کوئی ثواب کے خیال سے پکاتا ہے اور نہ انکے پکانیکو لازمی خیال کرتا ہے۔ بہتیرے مسلمانوں کے یہاں سویوں کی جگہ چاول ہی پکا کر نیاز فاتحہ دلاتے اور بانٹتے ہیں اگر انھیں کوئی ثواب یا لازمی خیال کرتا تو چاولوں پر اکتفا نہ کرتا اگر کوئی جاہل یہ خیال کر کے انھیں پکائے تو ضرور قابل ہدایت ہے۔

دسویں آجکل مسلمانوں میں پردہ کا رواج بہت کم ہو چلا ہے

عورتیں اپنے شوہر کے بھائیوں (دیور جیٹھ) اور بھتیجوں بھانجوں سے مطلق پردہ نہیں کرتی ہیں۔ اپنے ماموں چچا خالہ پھوپی کے لڑکوں اور خالو پھوپا بہنوئی۔ قریبی رشتہ داروں کے سامنے بے دھڑک آتی جاتی بات چیت کرتی ہیں بلکہ بعض جگہ تو غیروں کے سامنے آنے سے بھی شرم نہیں کرتی ہیں دروازہ پر اگر چوڑی والی سے چوڑیاں پہنتی اور خریدتی ہیں اور بیچنے والے سے بات چیت کرتی ہیں اور ذرا شرم حیا نہیں کرتی ہیں بلکہ انکے گھر والے خود اسے روا رکھتے اور منع نہیں کرتے ہیں۔ اگر کوئی انھیں ٹوکتا اور منع کرتا بھی ہے تو یہ عذر کرتی ہیں کہ وہ ہمارے سامنے کا بچہ ہے۔ وہ ہر وقت کا آنے جانے والا ہے۔ اس سے کیسے پردہ ہو سکتا ہے۔ فلاں اندھا ہے وہ ہمیں نہیں دیکھتا ہے۔ حالانکہ نامحرم غیر مردوں کے سامنے آنا چوڑیاں پہننا انکو ہاتھ میں ہاتھ دینا ان سے بات چیت کرنا سخت بیحیائی اور بے شرمی اور بڑا گناہ ہے۔ شرع میں صرف ان لوگوں کے سامنے آنا جائز کیا گیا ہے جن سے نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔ جیسے سگے بھائی بھتیجے بھانجے وغیرہ ان کے سوا کسی رشتہ دار اور کنبہ برادری والے کے سامنے بے پردہ آنا جائز نہیں ہے گناہ ہے اگرچہ وہ کتنا ہی قریب رشتہ کا ہو۔ اور جسطرح بے پردہ غیروں کے سامنے آنا گناہ ہے اسی طرح پردہ ہیں سے انھیں دیکھنا آڑ میں سے انپر نظر ڈالنا بھی گناہ ہے

اور جسطرح سجھلے آدمی کے سامنے بے پردہ آنا گناہ ہے اسی طرح اندھے کے سامنے بھی بے پردہ آنا گناہ ہے اور یہ خیال کرنا کہ وہ نہیں دیکھتا ہے محض جہالت وخطا ہے کہ وہ اگرچہ تمھیں نہیں دیکھتا ہے مگر تم تو اُسے دیکھتی ہو۔ دیکھو حدیث شریف آیا ہے کہ ایکبار حضرت سلمہ اور حضرت میمونہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیبیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھیں کہ ابن ام مکتوم جو اندھے تھے آئے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انسے پردہ کرنیکا حکم دیا تو حضرت ام سلمہ نے عرض کی یارسول کیا وہ اندھے نہیں ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم دونوں تو اندھی نہیں ہو کیا تم اسے نہیں دیکھتی ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس طرح سجھلے کے سامنے آنا منع ہے اسیطرح اندھے کے سامنے آنا بھی منع ہے۔

گیارہویں عام طور سے عورتوں میں باریک کپڑے پہننے کا رواج ہو گیا ہے جن سے اوپر کا بدن بالکل نظر آتا ہے اور وہی کپڑے پہنے ہوئے غیر مردوں کے سامنے آتی جاتی ہیں اور ذرا شرم ولحاظ نہیں کرتی ہیں۔ اور انکے گھر والے بھی انھیں ایسے کپڑے پہننے سے منع نہیں کرتے ہیں بلکہ خود خرید کر لاتے اور انھیں پہنانا پسند کرتے ہیں اور ان کے ساتھ گنہگار ہوتے ہیں۔ شرع میں عورتوں کو سوا،

چہرہ اور ہاتھ پاؤں کی ہتھیلیوں کے سر سے پاؤں تک تمام بدن
ڈھکنے چھپانیکا حکم ہے۔ اس میں سے بے ضرورت ذرا سا بھی نامحرم
کے سامنے کھولنا یا ایسا باریک کپڑا پہننا جس سے بدن دکھائی دیے
گناہ ہے ایسا باریک کپڑا پہننے والی عورتوں کو شرع میں ننگا
کہا گیا اور دوزخی بتایا گیا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ
دوزخیوں کے دو گروہ ہیں۔ ایک وہ عورتیں ہیں جو کپڑا پہنے ہوئے
ننگی معلوم ہوتی ہیں یعنی اتنا باریک کپڑا پہنتی ہیں جس سے انکا تمام
بدن نظر آتا ہے دوسری حدیث میں ہے کہ ایکبار حضرت ابو بکر صدیق
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی حضرت اسمار رسول اللہ صلے اللہ تعالے
علیہ وسلم کے سامنے باریک کپڑے پہنے ہوئے آئیں۔ پس حضور نے
انکی طرف سے منھ پھیر لیا اور انکی جانب کچھ توجہ نفرمائی۔ پھر جو کپڑا
پہنینگی وہ اتنا چھوٹا کہ جس سے پورا عضو نہ ڈھکے مثلاً کرتی پہنینگی تو
بے آستینوں کی آدھے پیٹ تک جس سے پور ہاتھ کاندھو تک
اور ناف اور اس کے اوپر پیٹ کا کچھ حصہ کھلا رہے۔ صاف نظر آ ئے
اور ڈھیلا پاجامہ پہننے والی عورتیں جب ہاتھ میں پائنچا اٹھا کر چلیں گی
پنڈلیاں کھل جائینگی۔ اور دوپٹہ ایسا کلف دار جسکو اوڑھینگی کہ سر پہ
ٹھیرے اور کمر سے اوٹھا رہے سر اور کمر دونوں کھلے رہیں کھلا
ایسے کپڑے پہننے سے کیا نتیجہ جس سے ستر نہ ڈھکے اور گناہ سر پر لدے

لہذا عورتیں اگر اپنے بدن کو آگ سے بچانا چاہتی ہیں تو اپنے پہناوے کو سنبھالیں۔ اور ایسا باریک کپڑا جس سے بدن نظر آئے اور اتنا چھوٹا کپڑا جس سے پورا عضو نہ ڈھکے ہرگز ہرگز نہ پہنیں سر سے کمر کے نیچے تک دوپٹہ اوڑھیں۔ پوری آستینوں کی کرتی پہنیں۔ ڈھیلا پاجامہ نہ پہنیں اگر پہنیں تو پائنچہ اوٹھا کر نہ چلیں کہ پنڈلیاں کھلیں۔

بارھویں پہلے عورتیں زنانہ کپڑے انگیا کرتی وغیرہ اور زنانہ جوتہ کامدار چوڑی نوک کا جیسے کفشیں اور گھیتلا کہا جاتا تھا پہنتی تھیں اب اس پہناوے کو برا سمجھنے لگی ہیں۔ اور بجائے انگیا کرتی اور کفش و گھیتلا جوتی کے مردانی وضع کی قمیص کرتا بنڈی واسکٹ وغیرہ کپڑے اور بوٹ گرگابی پمپ کلکتیہ وغیرہ جوتا بلا کسی فرق کے پہننا اختیار کیا ہے جسکا پہننا شرعًا ان کے لیئے ناجائز و گناہ ہے حدیث میں مردانی وضع کے کپڑے وغیرہ پہننے والی عورتوں پر لعنت آئی ہے اس لیے انھیں اپنی زنانی وضع کے کپڑے اور جوتہ پہننا اور مردانی وضع کے نہ پہننا لازم ہے اگر پہنیں تو کچھ فرق کر کے پہنیں جس سے مردانہ معلوم نہو زنانہ معلوم ہونے لگے مثلًا اگر مرد گھٹنوں تک یا ان سے نیچا کرتا قمیص کف لگا کر آگے کے گریبان کا پہنتے ہوں تو عورتیں چوتڑوں تک نیچا بے کف اور آگے کے گریبان کا کاندھے پر چاک کر کے پہنیں اور جو مرد بے کف کا پہنتے ہوں تو وہ کف لگا کر پہنیں اور جوتیاں ایڑیاں اٹھا کر پہنا کریں بہرحال کچھ فرق کر دیں

میں ایسا کچھ فرق کیا کریں جس سے زنانہ معلوم ہوا کرے مردانہ نہ معلوم ہوا کرے ورنہ بڑی گنہگار اور مستحق عذاب ولعنت ہو نگی

تیرھویں کفار و مشرکین کی طرح مسلمانوں میں کتے پالنے اور گھروں میں تصویریں مورتیں رکھنے کا بہت رواج ہو گیا ہے بہت کم ایسے گھر نظر آتے ہیں جن میں کتا نہ پلا ہو یا تصویریں اور مورتیں نہ ہوں کچھ نہیں تو زیب وزینت ہی کے لیے مکانوں میں تصویریں لٹکاتے ہیں اور بچوں لڑکیوں کے کھیلنے ہی کو کپڑے کی گڑیاں کاٹھ مٹی چینی وغیرہ کی مورتیں تصویر دار کھلونے لا کر دیتے اور وہ گھروں میں رکھتے ہیں جن میں فضول پیسہ بھی خرچ ہوتا ہے اور گناہ بھی ہوتا ہے یاد رکھو جانداروں کی تصویریں مورتیں بنانا انھیں گھروں میں رکھنا بڑا گناہ ہے اور جس گھر میں کتا یا تصویر اور مورت ہوتی ہے اس میں رحمت کے فرشتہ داخل نہیں ہوتے ہیں دوسرے کتے پالنا اور تصویریں مورتیں گھروں میں رکھنا شیوہ کفار ہے مسلمانوں کو اس سے بچنا اور اپنے گھروں کو کتوں اور تصویروں مورتوں سے پاک رکھنا اپنے بچوں کو گڑیوں اور تصویر دار کھلونوں سے نہ کھیلنے دینا لازم ہے۔

چودھویں بیاہ شادی ختنہ عقیقہ میں گانے بجانے کا بہت رواج ہے رات رات بھر عورتیں خود بھی ڈھول بجاتی گیت گاتی ہیں

ں
ور ڈومنیوں اور مراسنوں سے کبھی گواتی بجواتی ہیں اور مرد رنڈیو
ںٹیوں کو نچواتے اور بھانڈوں وغیرہ سے گواتے بجواتے ہیں
اور دروازہ پر نوبتیں رکھواتے ہیں۔ جو شرعاً سخت حرام اور بڑا گناہ
ہے بلکہ بہت سے گناہوں کا مجموعہ ہے کہ ایک تو گانا گوانا ڈھول
طبلہ۔ سارنگی۔ نوبت۔ نفیری۔ وغیرہ بجانا بجوانا ہی گناہ دوسرے
اس میں پیسہ خرچ کرنا۔ تیسرے عورتوں کی آواز نامحرموں کے
کان تک جانا۔ چوتھے جھوٹ اور لغو گیت اور غزلیں گانا۔ پانچویں
لوگوں کا اس سے لطف ولذت حاصل کرنا۔ چھٹے لوگوں کا رنڈی کو
بدنظر سے دیکھنا۔ ساتویں لوگوں کا رنڈی کی طرف مائل ہونا اور اسکی
خواہش کرنا۔ آٹھویں بعض لوگوں کا اس پر مائل ہوکر بدفعلی کرنا۔ نویں
ایک گناہ کی بات کو ظاہر ظہور کرنا۔ دسویں لوگوں کو گناہ کیطرف بلانا
ناچ گانے کے لیے جمع کرنا اور اسکے سوا اور خلاف شرع باتیں جو اس محفل
میں لوگوں سے ہوتی ہیں وہ سب گناہ ہیں اور اس محفل میں شریک
ہونے والے سب گنہگار مستحق عذاب نار اور سب کے گناہوں کی برابر علاوہ
اپنے گناہ کے ناچ گانا کرانے والا لوگوں کو اس کے لیے بلانے
جمع کرنے والا گنہگار ہیں خیال تو کرو۔ کہ ایک ذرا سے مزے اور دل
خوش کرنے کے لیے یا کسی عزیز قریب کی رضامندی اور خوشنودی
کو اتنی گناہوں میں پڑنا عذاب میں گرفتار ہونا اور اللہ اور اللہ کے رسول کو

ناخوش کرنا کتنی بڑی بے عقلی ہے مسلمانوں کو ہرگز ہرگز اپنے گھروں میں بیاہ شادی میں ناچ گانا نہ کرانا چاہیئے اور ناچ گانے کی محفل میں شریک ہونا چاہیئے۔

پندرہویں۔ بیاہ شادی میں اور شب برات کو انار پھلجھڑی وغیرہ آتشبازی چھوڑنے کا بھی بڑا رواج ہے بچے بوڑھے جوان سب آتشبازی چھوڑنے دیکھنے میں مشغول ہوتے ہیں جو شرعاً قطعاً ناجائز و حرام اور سخت گناہ ہے کہ ایک تو اس میں لہو و لعب اور کھیل کود ہے جسے حدیث شریف میں حرام فرمایا گیا ہے۔ دوسرے اس میں فضول خرچی اور صرف بیجا ہوتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں منع کیا ہے اور فضول خرچ بیجا صرف کرنے والوں کو شیطان کا بھائی کہا ہے اور انھیں محبوب نہیں رکھتا ہے تیسرے اس میں جلنے مرنے جان و مال کے نقصان ہونے کا اندیشہ ہے بعض وقت آتشبازی بناتے یا چھوڑتے میں آگ لگ جاتی ہے جس سے گھربار جلتا آدمی مرتے اور زخمی ہوتے ہیں اس سال ہمارے شہر میں ایک آتشباز کے یہاں آتشبازی بناتے میں آگ لگ اٹھی گھربار جل گیا بال بچے کچھ جلے کچھ مرے اور چھوڑتے میں تو اکثر آدمی زخمی ہوتے ہیں ہاتھوں میں گولے وغیرہ چھوٹ جاتے ہیں۔ مگر مگر اسپر بھی نہیں مانتے۔ لہذا مسلمانوں کو اس سے بچنا اور اپنے بال بچوں کو

اس سے بچنا لازم ہے جسقدر پیسہ اس میں خرچ کرتے ہیں اتنا اور کسی نیک کام یا اپنے بال بچوں میں صرف کریں تو ثواب بھی ہو اور گناہ سے بھی بچیں
سولھویں مردوں میں عام طور سے یہ بر رواج ہو گیا ہے کہ وہ کفار و مشرکین جیسی وضع بناتے ڈاڑھیاں منڈواتے کترواتے جو پیچ دار کہاتے اور مونچھیں بڑی بڑی رکھتے یا بالکل صاف کراتے اور آگے سر پر بال رکھتے پیچھے اور کنپٹیوں پر کے بال اریک کترواتے ہیں اور اکثر ننگے سر رہتے ہیں۔ ٹخنوں سے نیچا پاجامہ بڑے بڑے پائنچوں کا جو تہ پر لٹکتا ہوا پہنتے دھوتیاں باندھتے ہیں۔ بعض تو بالکل نصاری جیسا کوٹ پتلون نیکر پہنتے ٹوپ لگائے پھرتے ہیں جس سے وہ پہچان میں نہیں آتے مسلمان معلوم نہیں ہوتے ہیں کہ ان میں کوئی اسلامی علامت نہیں پائی جاتی جس سے وہ مسلمان معلوم ہوں۔ افسوس اس سے بڑھکر مسلمانوں کی اور کیا بدنصیبی ہوگی کہ وہ اپنی وضع وقطع سے بھی مسلمان ثابت نہو یہود و نصاریٰ اور ہندوں کے مشابہ ہوں انکی وضع بنائے پھریں جو انکے لئے نہایت مذموم و برا اور ناجائز و حرام اور بڑا گناہ ہے۔ صاف احادیث میں آیا ہے کہ جو شخص جس قوم کی مشابہت کریگا وہ اسی میں سے ہوگا۔ اور داڑھی منڈانے کتروانے والے اللہ اور اللہ کے رسول کے نافرمان ہیں اللہ اور اللہ کا رسول انسے بیزار ہے۔ وہ اللہ کے گروہ سے نہیں ہیں یہود و نصاریٰ ہنود و مجوس کے گروہ سے ہیں اور شیطان کے محکوم ہیں

ماموں سلام کہتے ہیں۔ اور جہاں کہیں چند عورتیں جمع ہوتی ہیں تو آپس میں بیٹھکر دوسری کی برائی کرتی عیب نکالتی طعنہ دیتی گلہ شکوہ کرتی جھوٹی سچی باتیں لگاتی ہیں جو بہت برا اور ناجائز وگناہ ہے جب کوئی عورت یا لڑکی کسی عورت سے ملے تو صرف سلام یا خالہ سلام ابا سلام نہ کہے اور مرد بھی دوسرے مرد سے ملتے وقت صرف سلام یا مولوی صاحب سلام یا حکیم جی سلام نہ کہے۔ بلکہ السلام علیک کہے اور دوسری عورت اسکے جواب میں وعلیک السلام کہے پھر جو چاہے دعا دے بات چیت کرے ورنہ گنہگار ہوگی اور ہرگز ہرگز آپس میں بیٹھکر دوسرے کی غیبت برائی نہ کرے۔ اور نہ سنے اور نہ عیب نکالے نہ طعنہ دے کہ غیبت و برائی اور عیب جوئی بڑا گناہ ہے۔ قرآن شریف اور حدیثوں میں اس کی بہت برائی اور ممانعت آئی ہے۔

انیسویں فال کھلوانے ٹوٹکے کرانے چوراہوں پر اتارے رکھوانے ہولی دیوالی وغیرہ ہندوانی تیوہار منانے کا بھی رواج ہے۔ ذرا ذرا سی بات پر فال کھلوائی جاتی ٹوٹکے کیے جاتے چوراہوں میں اتارے رکھوائے جاتے ہیں۔ ہندوؤں کی طرح ہولی میں رنگ اڑایا جاتا ہے دیوالی کے دن بچوں کے لیے کھیلیں کھلونے کلیا چوکھڑے کھیل کھلونے خریدے جاتے ہیں اور گھروندے بنائے اور

جاتے ہیں ان میں روشنی کیجاتی ہے اور دیوالی دکھانے
جایا جاتا ہے۔ دسہرے کے زمانہ میں ٹیسو منگا کر دئے جاتے
ں میں چندریاں اور لہریے کی دوپٹیاں دوپٹے اوڑھے اور
ائے جاتے ہیں اور پوریاں وغیرہ ہوتی ہیں۔ اُنکے میلوں میں شریک
جاتا ہے۔ انکی سی باتیں کیجاتی ہیں۔ یہ سب اور ان کی مثل جو
ہندوانہ رسمیں ہوتی ہیں وہ سب ناجائز و گناہ ہیں اگرچہ وہ بچوں کو
بہلانے دکھانے ہی کو کیجائیں جب بھی گناہ ہیں۔ بلکہ ہندوں کے
میلوں میں جانا اور ان میں وہ کام کرنا جو وہ کرتے ہیں اور اُن کے
تیوہار کے روز کی تعظیم کے لیے وہ چیزیں خریدنا جو اس سے پہلے
نہ خریدی جاتی تھیں اور اس روز سے انھیں ہدیہ تحفہ بھیجنا جیسا کہ اکثر
مسلمان ملازم جس کے نوکر ہوتے ہیں اسے اُسکے تیوہار کے دن تحفہ
ہدیہ ڈالی بھیجتے ہیں کفر ہے مسلمانوں کو اس سے باز رہنا واجب
ہے ہرگز ہرگز ایسا نہ کریں اگرچہ بچوں ہی کی خاطر ہو بلکہ اپنے بچوں کو
ان باتوں سے روکیں اور منع کریں تاکہ ان کی عادت نہ پڑے کہ
پڑی ہوئی عادت مشکل سے چھوٹتی ہے اور کہنے کو جگہ ملتی ہے
کہ ہمارے ماں باپ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

بیسویں۔ جب کسی کی لڑکی یا بہن بھانجی بھتیجی نوعمر جوان بیوہ ہو جاتی
ہے تو اسکا دوسرا نکاح کرنا بہت برا اور معیوب سمجھتے ہیں تمام عمر

ے ویسے ہی بٹھائے رکھتے ہیں۔ حالانکہ جوان
رکھنا اسکا نکاح نہ کرنا بہت برا اور باعث بدنامی ہے
اس کا بہت برا نتیجہ نکلتا اور گناہ ہوتا ہے خصوصًا اس ز
عورتیں بے کہنے اپنی خواہشوں کی پابند اور خود مختار ہیں
اپنے ماں باپ بھائی وغیرہ کی عزت کنبہ والوں کی بدنا
کچھ خیال نہیں ہوتا ہے جو چاہتی ہیں کرتی ہیں اور پھر تمام عمر ماں
باپ بھائی کو بٹھانا گوارا اور دشوار ہوتا ہے۔ اور شرع میں بھی
کہیں دوسرے نکاح کو برا نہیں کہا گیا ہے بلکہ اس کی اجازت
دی گئی ہے اور رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ
سے برابر ہوتا چلا آیا ہے بلکہ خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی اکثر بیبیوں نے حضور کے ساتھ دوسرا نکاح کیا ہے اور حضرت
سکینہ سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لڑکی نے اور دوسرے
صحابہ وائمہ کی اولاد نے دو دو نکاح کیے ہیں اگر دوسرا نکاح شرع
یا عرف میں برا اور عیب ہوتا تو عرب کی شریف زادیاں
خصوصًا حضرت سکینہ کبھی دوسرا نکاح نہ کرتیں۔ لہذا
مسلمانوں کو اپنی لڑکیوں وغیرہ کا بیوہ ہونے کے بعد
دوسرا نکاح کر دینا چاہیئے۔ اور ہرگز ہرگز بٹھائے رکھنا
نہ چاہیئے۔

بچہ پیدا ہونیکی رسمیں

جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو بہت خوشی منائی جاتی اور پیسہ برباد کیا جاتا ہے رات رات بھر ڈھول بجا کر گیت گائے جاتے ہیں۔ دروازہ پر نوبت نقارہ بجوائے جاتے ہیں۔ گھر میں ڈومنیاں مراثین اور باہر بھانڈ ڈوم مراثی نقارچی وغیرہ آکر گاتے بجاتے اور اپنا حق مانگنے بدھائی لیتے ہیں جسکا ناجائز و گناہ ہونا ہم اوپر بیان کر آئے عورتوں مردوں سبکو اس سے بچنا واجب ہے رہا گانے بجانے والوں کو انکے گانے بجانے کے بدلہ انکا حق سمجھکر کچھ دینا یہ بھی ناجائز و گناہ ہے ہاں اگر گانے بجانے کے بدلے انکا حق سمجھکر نہ دیا جائے ویسے ہی بے گوائے انکی زبان بند کرنے یا بطور خیرات کچھ دیدیا جائے تو اس میں حرج نہیں ہے جائز ہے۔

یونہی بچہ پیدا ہونیکے بعد زچہ کو چھٹی اور چھوٹا بڑا چھلا نہلانا اور چھلہ نہانے تک اسے نجس سمجھنا اس کے کھانے پینے کے برتن الگ کر دینا یہ بھی عورتوں کا خیال اور دل سے بنائی ہوئی اور گڑھی ہوئی بات ہے۔ شرع میں عورتوں کو صرف یہ حکم ہے کہ بچہ پیدا ہونیکے بعد سے خون بند ہونے تک وہ نماز نہ پڑھیں روزہ نہ رکھیں قرآن شریف نہ چھوئیں اور نہ پڑھیں مسجد میں نہ جائیں طواف نہ کریں شوہر

پاس نہ جائیں اور بعد خون بند ہونے کے نہائیں اور یہ سب باتیں
کریں خواہ خون دس پندرہ روز میں بند ہو جائے یا اس سے زیادہ
تیس چالیس روز میں بند ہو۔ اب ذرا خیال کرو کہ اگر خون چالیسویں
روز بند ہو تو اس سے پہلے چھٹی یا چھوٹے چھلہ کو نہانے سے کیا
نفع ہوا ناپاکی ویسی ہی باقی رہی بلکہ بعض دفعہ جلد نہا لینا زچہ
و بچہ کو نقصان دیتا ہے صفائی کے لیے صرف ہاتھ مونھ یا در
دھو لینا اور کپڑے بدل ڈالنا کافی ہے اور رسم بے نہائے بھی
ادا ہو سکتی ہے یہ کونسی عقل ہے کہ بے فائدہ کام کریں اور نقصان
اٹھائیں اور جو خون دس پندرہ روز یا بیس[۲۰] پچیس[۲۵] روز میں بند ہو گیا
تو شرعاً زچہ پر نہانا نماز پڑھنا روزہ رکھنا واجب ہو گیا۔ اب اگر خون
بند ہونے پر نہ نہایا گیا بلکہ عورتوں کی رسم کے موافق چالیسویں ر
بڑے چھلہ کو نہایا گیا تو اسمیں شرع کی مخالفت بھی ہوئی اور اتنے
روز ناپاک بھی رہی اور نماز روزہ بھی چھوٹا جو سخت برا اور بڑا گنا
موجب عذاب ہے۔ لہذا عورتوں کو اس بات کا بہت زیادہ خ
رکھنا چاہیے کہ وہ خون بند ہوتے ہی نہا کر نماز روزے وغیرہ باتیں
انھیں منع تھیں کیا کریں اس میں کسی بڑی بوڑھی کا کہنا نہ مانا کر
کہ شرع کے خلاف کسی کی بات ماننا کسی کے کہنے سے گنا
بات کرنا جائز نہیں ہر گناہ ہے۔ پھر اگر موافق اپنے رسم کے بڑے

جھلہ کو بھی نہالیں تو کوئی ہرج نہیں ہے اور ان دنوں میں زچہ کو
ایسا نجس سمجھنا کہ اسکے کھانے پینے کے برتن الگ کر دینا اور یہ خیال
کرنا کہ اس کے چھونے اور ہاتھ لگانے سے برتن وغیرہ چیز ناپاک
ہو جائیگی بالکل غلط خیال ہے زچہ کے مونھ ہاتھ میں کوئی ظاہری
نجاست نہیں لگی ہے کہ اس کے ہاتھ لگانے اور چھونے سے برتن
وغیرہ چیز ناپاک ہو جائے شرع میں اسے سوا ان باتوں کے
جو اوپر بتائی گئی ہیں سب کام کرنے اور برتن وغیرہ چھونے استعمال
کرنے کی اجازت ہے۔

باقی بچہ پیدا ہونیکے زمانے میں جو اور باتیں اور رسمیں کیجاتی ہیں
ان میں بعض تو شرعاً جائز ہیں بلکہ ان کے کرنے کی شرعاً اجازت ہے
جیسے بچہ کے سیدھے کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہنا۔
بچہ کا مونھ میٹھا کرنا یا ذرا سا چھوارہ چبا کر اسے چٹانا۔ ساتویں روز
بچہ کا سر مونڈانا عقیقہ کرنا عقیقہ کا گوشت کنبہ محلہ میں بانٹنا
یا اسکا کھانا پکا کر برادری والوں کی دعوت کرنا۔ یونہی بچہ کیساتھ
بچہ مٹھائی اور رسم کر کے مسجد میں بھیجنا اور نیاز دیکر مٹھائی مسجد
والوں کو بانٹنا۔ اور عقیقہ کے جانور کی ہڈیاں نہ توڑنا۔ اس کی
ایک ران دائی[۱] کو اور سری پائے نائی یا بہشتی[۲] کو حسب رواج دینا

---

[۱] ہنود دائی کو عقیقہ کی ران نہ دیں اسکی قیمت یا اتنا گوشت بازار سے خرید کر دیں۔
[۲] حقیقت میں تو سری نائی کو دینا چاہیے کہ وہ بچہ کا سر مونڈتا ہے بہشتی کو دینے کی کوئی وجہ مناسب نہیں ہے۔

اذان کے بعد بتاسوں وغیرہ پر نیاز دلانا اور اذان دینے والے کو اذان دلائی دینا۔ گھر کے نوکروں۔ اور بھنگی بہشتی نائی دھوبی مالی وغیرہ کو بطور انعام یا خیرات کچھ دینا۔ بچہ کی ننہیال سے بتاسے آنا اور انھیں کنبہ برادری میں بانٹنا۔ چھٹی کے روز گونا پنجیری بتاسے ہر پرا برادری میں بانٹنا۔ برادری والوں کے یہاں سے بچہ کے لیئے کرتہ ٹوپی آنا۔ اور ہر ایک کا حسب حیثیت نیوتہ دینا ننہیال سے چھوچک آنا جس میں بچہ کے لیے کرتہ ٹوپی ہنسلی کھڑوے[ل] کھیلنے کے کھلونے اور پالنا کھٹولہ چھوٹے چھوٹے برتن اور بچہ کے ماں باپ کیلیئے کپڑے اور کھیلیں بتاشے اور کچھ نقدی ہوتا ہے۔ اور جب بچہ چاٹنے کے قابل ہو تو کھیر چٹنا کرنا یعنی کھیر پکا کر نیاز دلا کر بچہ کو چٹانا برادری میں بانٹنا اور سال بھر کا ہو تو سالگرہ کرنا اور دودھ چھوٹنے پر کھچڑیں کر کے برادری میں بانٹنا بھی شرعاً منع نہیں ہے۔ اور نہ ان باتوں میں کوئی حرج ہے اگر اسکے ساتھ کوئی ناجائز بات نہ کی جائے۔

اور بعض محض فضول اور جہالت ہیں انکے کرنے سے کوئی نفع نہیں ہوتا ہے جیسے بچہ کے سر کے بال مونڈتے وقت ایک رسی بچی

ل تنبیہ چھوچک میں تصویر دار کھلونے مورتیں اور لڑکے کو ریشمی کپڑے اور ہنسلی کھڑوے نہ بھیجنا چاہئیں۔ کہ لڑکوں کو ریشم اور سونے چاندی وغیرہ کا زیور پہنانا اور گھر میں مورتیں تصویریں رکھنا ناجائز و گناہ ہے۔ ۱۲

ہوئی روٹی پر رکھتے جانا اور پھر وہ روٹی معہ بالوں کے بھرے کے جھنڈ میں رکھوانا اور بچہ کے چچا کو کان میں اذان دینے کے لیئے مخصوص کرنا اور رنڈوں سے زچہ کی لٹ دہلوانا انھیں لٹ دہلائی دینا۔ اور بعد مغرب زچہ کو آنگن میں آسمان کے نیچے تارے دکھانے نکالنا۔ اور سات ترکاریوں کی ہانڈی پکانا شکرانہ کا طباق بنانا اور سات سہاگنوں کو اسے کھلانا۔ اور بچہ پیدا ہوتے وقت کچھ پیسے پریوں کے نام کے اٹھا رکھنا پھر اسکے چنے جیوڑے ریوڑیاں منگا کر پریوں کی نیاز دلانا۔ اور جب حمل کو ساتواں مہینہ ہو تو ستوا سا کرنا اور اس میں اسی قسم کی جہالت کی باتیں کرنا یہ سب باتیں ناجائز قابل ترک ہیں۔

بیاہ شادی کی رسمیں

بیاہ شادی میں بھی بہت دھوم دھام اور طرح طرح کی رسمیں کی جاتی ہیں سب سے پہلے منگنی ہوتی ہے اور اس میں عورتیں مٹھائی لے کر دلہن کے گھر جاتی ہیں اور اس کی گود بھرتی ہیں امام ضامن کا روپیہ اسکے بازو پر باندھتی ہیں اور اسے خدا کو سونپتی ہیں۔ پھر دولہن والے لوٹ کر دولہا کے یہاں پان مصری رومال بٹوے چاول نقدی وغیرہ بھیجتے ہیں اور وہ کنبہ میں بٹتے ہیں اور اس

Marfat.com

آنے جانے کھانے والے وغیرہ میں جو کچھ صرف کیا جاتا ہو اسکا کچھ ٹھیک ہی نہیں جسکو جسقدر میسر ہوتا ہے اٹھاتا ہے اور بعض تو حیثیت سے زیادہ صرف کرتے ہیں۔ منگنی کرنے اور حسب ضرورت اسمیں صرف کرنے میں تو اتنا مضائقہ نہیں ہے۔ جتنا ضرورت سے زائد اور فضول خرچ کرنے ناموری کے لیئے صرف کرنے میں حرج وگناہ ہے کہ منگنی صرف نکاح کی بات چیت طے کرکے دن تاریخ مقرر کرنے کا نام ہو اس کے لیے صرف دو ایک گھر کے آدمیوں کا جاکر طے کرآنا کافی ہے کنبہ کی تمام عورتوں مردوں کو یا بعض کو جمع کرنے لاؤ لشکر لیجانے اور اپنا بھی صرف کرنے اور دوسرے کا بھی صرف کرانے کی ضرورت نہیں ہے اگر خالی جانا بُرا سمجھا جاتا ہے تو حسب حیثیت دو ایک روپیہ کی مٹھائی ساتھ لیجائیں اور اسیطرح دلہن والے بھی دولہا کے یہاں تھوڑی مصری اور پان بھیجدیں سیروں مصری منوں مٹھائی اور رومال و بٹوے وغیرہ کی کیا ضرورت ہے بھلا عقل سے سوچو تو کیا نکاح کی بات چیت اس مٹھائی اور مصری پر موقوف ہے بے اسکے نہیں ہوسکتی ہے۔ اور دلہن کی گود بھرنے ہار روپیہ روپیہ باندھنے کو اس سے کیا تعلق ہے سوا اسکے کہ عورتوں کی حماقت وجہالت ہے اور مردوں کی بے عقلی یا اپنی ناموری ہے جو شرعًا ناجائز وگناہ ہے اس غرض سے ہرگز ہرگز یہ نہونا چاہیئے اور ہو تو صرف اتنا ہی ہو جتنا اوپر بیان کیا گیا اس سے زیادہ کی شرعًا

اجازت نہیں ہے۔ اور بعض جگہ یہ رواج ہے کہ لڑکی والے سنگنی کے وقت لڑکے والوں سے کچھ نقد روپیہ ٹھہراتے ہیں اور صاف کہتے ہیں کہ اگر تم ہزار یا پانسو روپیہ دوگے تو ہم نکاح کریں گے ورنہ نہ کریں گے یہ بہت بُرا طریقہ ہے کیا وہ لڑکی کو بیچتے ہیں نہیں تو پھر کس بات کی روپیہ لیتے ہیں اس طرح روپیہ لینا انھیں ہرگز جائز نہیں ہے اس طریقہ کو بالکل چھوڑنا لازم ہے۔

اس کے بعد جب بیاہ کا وقت آتا ہے تو سب سے پہلے سنہرے روپہلے رنگین خط یا رقعہ چھپوا کر لفافہ میں رکھکر اور بانٹنے والے نائی وغیرہ کو عمدہ کپڑے پہنا کر تمام کنبہ برادری میں بانٹتے اور ملنے والوں کے یہاں بھیجتے ہیں اس میں بھی وہی فضول خرچی اور شہرت و ناموری مقصود ہوتی ہے کہ غرض اس سے صرف بیاہ کے دن تاریخ وقت سے لوگوں کو اطلاع دینا ہوتا ہے اور وہ نائی کی زبانی کہلواتے یا جن لوگوں کو اطلاع دینا اور بلانا مقصود ہو انکے نام ایک کاغذ پر لکھکر ہر ایک کے پاس بھیجکر صاد کرا لینے سے بھی حاصل ہوتی ہے جیسا کہ پہلے لوگ کیا کرتے تھے اس نئی ایجاد سے اور کیا زیادہ بات حاصل ہوئی سوا اسکے کہ کچھ مال صرف ہوا جو کام آتا اور کچھ شہرت ہوئی کہ فلاں کے یہاں برات ہے تو اگر اس شہرت سے صرف نکاح وبرات کی شہرت مقصود ہو تو بھی حرج نہیں اور جو اپنی شہرت۔ اور

ناموری مقصود ہو تو یہ ناجائز و گناہ ہے

پھر دروازہ پر نوبت رکھائی جاتی ہے گھر میں عورتیں ڈھول بجا کر گیت گاتی ہیں اور دولھا دولہن کے اپٹن ملا جاتا ہے دلہن کو مائیوں بٹھایا جاتا ہے بعض جگہ دولھا کو زرد کرتا پہناتے اور گلے میں چاندی کا ڈالتے ہاتھ میں کنگنا باندھتے ہیں کہیں منڈھا ہوتا ہے کہیں خواجہ کیا جا ہے دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگائی جاتی ہے رتجگہ ہوتا ہے یعنی رات گلگلے کر کے صبح کو دولھا والے دلہن کے اور دلہن والے دولھا کے بھیجتے ہیں اور کنبہ برادری میں بانٹتے ہیں۔ اور دولھا کے قریبی رشتہ د دولھا کو اور دولہن کے رشتہ دار دولہن کو دودھ جلابیاں بھیجتے ہیں ماموں کے یہاں سے بھات آتا ہے کہیں بیاہ سے کئی روز پہلے بھا بٹتی ہے۔

پس دولھا دولہن کے اُبٹن ملوانے اور دولہن کو مایوں بٹھانے اور حسب حیثیت دودھ جلابیاں بھیجنے اور گلگلے اور بھاجی بانٹنے اور بھا دینے میں تو کوئی برائی نہیں ہے کہ اُبٹن دولھا دلہن کو خوشبو میں بسا کیلیے ملتے ہیں اور مائیوں اس لیے بٹھاتے ہیں کہ لڑکی بیاہ کے دنوں نچلی ایک جگہ بیٹھی رہے آئے گئے کے سامنے نہ پڑے چھچھورن کیطرح گھر میں نہ پھرے اور گلگلے بھاجی بھات دودھ جلابیاں وغیر محض اتحاد و محبت ظاہر کرنے کو بطور ہدیہ کے آپس میں بھیجتے ہیں

اس میں شرعاً کوئی برائی اور ممانعت نہیں ہے اور جو بھاجی بھات وغیرہ نامودی اور دکھاوے کے لیے ہو یا بھات تاشہ باجہ سے بھیجا جاوے تو ناجائز و گناہ ہے۔ یونہی نوبت نقارہ گانا بجانا دولھا کو رنگا کرتا اور چاندی کا ہار پہنانا کنگنا باندھنا۔ منڈھا کرنا ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا بھی ناجائز و گناہ ہے انھیں نہ کرنا لازم ہے۔

اسکے بعد بری کی تیاری ہوتی ہے کہیں اسکے لیے چاندی کی مٹکیاں بنتی ہیں کہیں تانبے پیتل بھرت کی ہوتی ہیں کہیں مٹی کی مٹکیاں لیکر سنہری روپہلی بیل بوٹے کی رنگائی جاتی ہیں اور ان کے رکھنے کو جو گیٹر کر بنتے ہیں ساتھ کے لیے کاغذ بنی ابرک کے پھول ٹٹیاں آرائش بنوائی جاتی ہے بنوں شکر سیروں میوہ اور کھیلیں کلاوا اور دہی مچھلی خریدی جاتی ہے اور بہت بڑھیا قیمتی جوڑا دلہن کے لیے تیار ہوتا ہے پھر یہ سب چیزیں سجا بنا کر سینیوں اور خوانوں میں لگا کر عمدہ عمدہ خوان پوش اور دوپٹہ ڈھک کر نائیوں اور نائنوں کے سروں پر رکھکر تاشہ باجہ کے ساتھ گلی کوچہ پھرتے اور گشت کرتے ہوئے دلہن کے گھر پہنچتے ہیں تو دروازہ ہی سے ان نائنوں کا استقبال ہوتا ہے اور دلہن کی گھر کی کوئی عورت جھٹ پانی کا لوٹا لیکر نائنوں کے آگے آگے پانی ڈالتی ہوئی گھر میں آنگن تک لیجاتی ہے اور وہ سب چیزیں دلہن کے گھر والوں کے حوالہ کیجاتی ہیں گھر میں اسوقت نجوتی ہیں

کائیں مچتی ہی۔ اور بری آنے کی دھوم ہوتی ہی۔ آس پروس کنبہ قبیلہ
کی عورتیں اسکے دیکھنے کو جمع ہوتی ہیں اور جو لوگ بری کے ساتھ
آتے ہیں انھیں جاڑا گرمی برسات کچھ بھی ہو پہلے شربت پلایا
جاتا ہی خواہ وہ پئیں یا نہ پئیں مگر جگہ ضرور لیں کہ دستور ہو جائے پھر
پان حقہ حاضر کیا جاتا ہے اور واپسی میں دولھا کا جوڑا اسی تاشہ باجہ
کے ساتھ دولھا کے گھر آتا ہی۔ اور بعد بیاہ وہ بری برادری میں بٹتی
ہے اور تھوڑی شکر و چھوارے اس میں سے وقت نکاح خرچ
ہوتے ہیں اور کچھ شکر میوہ براتیوں کے کھانے اور شربت وغیرہ
میں خرچ ہوتا ہی۔ بھلا خیال تو کرو کہ اسقدر بری لڑکی والوں کو لینے
کی کیا ضرورت ہے اور نائنوں کے آگے پانی ڈالتے ہوے آنگن
تک لیجانے سے کیا فائدہ ہوتا ہی سوا اسکے کہ فضول پانی پھینکنے
کا گناہ سر پر لدتا ہے کہ فضول پانی پھینکنا حاجت سے زیادہ صرف
کرنا شرعاً ناجائز و منع ہے اور لڑکے والوں کو اسقدر بھاری جوڑا
دلہن کے لیے بنانے اور پھول ٹٹیاں چوکہڑے مٹکیاں وغیرہ آرائش
کرنے تاشہ باجہ وغیرہ ساز و سامان سے لیجانیکی کیا حاجت ہے
زیادہ سے زیادہ لڑکی والے لڑکے والوں سے خرچ کی مقدار میوہ
اور شکر لے لیا کریں جو انھیں دیتے ہوے گراں نہ گزرے اور اسکے
لیے قرض اودہار نہ لینا پڑے۔ اور لڑکے والے بھی اسقدر بھاری

جوڑا نہ بنائیں جو عمر بھر میں وہ ایک بار سے زیادہ پہننے میں نہ آئے رکھے رکھے سڑ جائے اور ٹکیاں پھول ٹٹیاں وغیرہ آرائش و سامان بھی نہ کریں کہ اس میں بیسہ بھی فضول خرچ ہوتا ہے اور گناہ بھی ہوتا ہے بلکہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ وقت پر تو قرض اودھار کر کے ناموری کیلیے یہ باتیں کیجاتی ہیں بعد کو وہ جوڑا گھوڑا لگتا پھرتا ہے اور بعض وقت اسکے ساتھ قرض ادا کرنے کو دلہن کا زیور بیچنا پڑتا ہے اس سے تو بہتر یہی ہے کہ پہلے ہی سے اپنی حیثیت کے موافق آدمی کام کرے جو بعد کو دقت نہ پڑے۔

پھر بیاہ کا دن آتا ہے تو اس دن دل کھولکر ارمان نکالے جاتے ہیں رسمیں ادا کی جاتی ہیں خوب ناچ رنگ ڈھول ڈھما کا ہوتا ہے۔ تمام کنبہ برادری آس پروس کی عورت مرد جمع ہوتے ہیں اور لڑکے کو دولھا بناتے ہیں نہلا دھلا کر کپڑے پہناتے ہیں بعض کپڑے ریشم کے ہوتے ہیں۔ سر کے دوپٹہ پر لچکا لپیٹتے ہیں اور سہرا باندھتے ہیں جامہ پہناتے ہیں چہرہ پر مقنع ڈالتے ہیں کمر میں گوٹہ لچکہ دار پٹکا باندھتے ہیں ہاتھ میں انگوٹھی چھلہ پہناتے اور ایک رومال دیتے ہیں جس میں ایک تھیلیہ میوہ پڑی بندھی ہوتی ہے۔ سہرا کہیں بہنوئی باندھتا ہے کہیں پھوپا باندھتا ہے اور سہرا بندھائی لیتا ہے پھر سب رشتہ دار نیوتہ دیتے ہیں ماں بہن خالہ بھبی چچی ممانی سہرے پر پیسے نچھاور کرتی ہیں۔ پھر

تاشہ باجہ سے بارات روانہ ہوتی ہے اور رات ہو تو آتشبازی بھی
چھوٹتی ہے عورتیں زیور اور کپڑوں سے آراستہ ہوکر اور جو پاس
نہو تو مانگے کا پہنکر اور دولھا گھوڑے پر اور براتی پیدل دولہن کے
گھر پہنچے ہیں تو دروازہ پر خوب باجا بجتا ہے آتشبازی چھوٹتی ہے
پھر براتی بٹھائے جاتے ہیں اور دولھا کو دیکھنے اور رسمیں کرنیکو گھر میں
بلایا جاتا ہے تو گھوڑے پر اسکا سالا وغیرہ بیٹھتا ہے۔ اور بے اپنا
حق لیے نہیں اوترتا ہے۔ دروازہ پر بہشتی روکتا ہے اور بغیر اپنا
حق لیئے گھر میں نہیں جانے دیتا ہے اس سے نبٹ کر دولھا
گھر میں جاتا ہے اسوقت پردہ کا کچھ لحاظ نہیں ہوتا ہے۔ ساس
سالیاں سلہجیں وغیرہ سب بے پردہ دولھا کے سامنے ہوتی ہیں
اور ساس اگر دولھا کی بلائیں لیتی ہے کسی چوکی وغیرہ پر اُسے کھڑا
کرکے اسکے کاندھے پر شربت کا لوٹا رکھ کے شربت پیتی ہے اور معلوم
کیا کیا کرتی ہے تو دولھا کو چھوڑتی ہے۔
گھر میں ڈومنیاں گاتی بجاتی ہیں اور باہر رنڈیاں بھانڈ ناچتے گاتے
ہیں جب نکاح کا وقت آتا ہے تو مہر کی لوٹ پھیر ہوتی ہے دولھا والے
کم مہر باندھنا چاہتے ہیں اور دولہن والے اپنا خاندانی مہر ہزاروں
لاکھوں کا باندھنے کو کہتے ہیں آخر کو وہی ماننا پڑتا ہے تو ایک آدمی
وکیل اور دو آدمی گواہ بنکر گھر میں جاتے اور لڑکی سے نکاح کی اجازت

لیکر آتے ہیں اور نکاح پڑھانے والے سے نکاح پڑھانے کو
کہتے ہیں تو شکر چھوارے آتے ہیں اور نکاح ہوتا ہے۔ لوگ شکر چھوارے
لوٹتے ہیں۔ بعد نکاح شربت پلاتے اور حقہ پانی دیتے ہیں
نکاح سے پہلے ہرگز کچھ نہیں دیتے ہیں شربت میں دولھا کا باپ
وغیرہ کچھ روپیہ ڈالتے ہیں جو دولہن والے لیتے ہیں اور نائی کے
حق کا کچھ چھوڑ دیتے ہیں۔ پھر براتیوں کو کھانا کھلایا جاتا ہے۔ اور
اگلے زمانہ میں حصہ دیا جاتا تھا۔ اور دولھا کے آگے چوبے کا طباق
رکھا جاتا ہے جو ایک ایک نوالہ سب کو بٹتا ہے اور طباق میں کچھ
روپیہ دولھا والے ڈالتے ہیں وہ بھی دولہن والے نائی کا حق چھوڑ کر لیتے ہیں پھر کھانے دانے
سے نپٹ کر جلوے کی تیاری ہوتی ہے اور دولھا کو گھر میں بلاتے ہیں۔ پھر
دولھا کی بہنیں آکر دولھا کے سر پر پلو ڈالتی ہیں اور دولہن والیاں
دولہن کے پاجامہ میں اسکی انگلی سے کمربند ڈلواتی ہیں اور لڑکی کو دلہن
بناکر سہرہ وغیرہ باندھکر دولھا کے سامنے لاکر بٹھاتی ہیں پھر کوئی ڈومنی
آکر کچھ بکتی اور ٹوٹکے کرتی ہے اور دولھا دولہن پر کھیلیں پھینکتی جاتی ہے
سات بالوں کے بیڑے دولھا سے چبواتی ہے اور نو باتیں یا مصری
کی ڈلیاں دولہن کے ہاتھ سے اُسے کھلواتی ہے اور دلہن کا مونھ
دکھاتی ہے اسوقت تمام عورتوں کا دولھا کے آس پاس ہجوم ہوتا ہے
اور کسیکو پردہ کا کچھ خیال نہیں ہوتا ہے پھر رخصت کا سامان ہوتا ہے

جہیز نکلتا ہے اس میں برتن بھاڑا کپڑے لتے وغیرہ تمام ضروریات
کی چیزیں اور گھرداری کا سامان ہوتا ہے۔ کہیں چاندی کا پلنگ
ہوتا ہے کہیں بھرت کا دیا جاتا ہے اور دولھا کے گھر والوں اور
قریبی رشتہ داروں کے جوڑے ہوتے ہیں جنھیں بھناونی کہتے
ہیں۔ اور کھانا بھی ساتھ کیا جاتا ہے کہ دولھا والوں کو گھر جا
پکانے کی دقت نہ ہو۔ چلتے وقت دولھا کا باپ یا اور کوئی عزیز
دلہن کے گھر کے کمینوں کو کچھ دیتا ہے جسے بعض جگہ لیکھ کہتے ہیں
اور دلہن کے ڈولہ میں کچھ پیسے اور چاول ڈالے جاتے ہیں جو کہار
ہیں۔ پھر دولھا دولہن کو گود میں اوٹھا کر ڈولہ میں بٹھاتا ہے۔ اور
اور سسرے کو سلام کرتا ہے تو وہ دولھا کو سو پچاس روپیہ سلامی
دیتے ہیں اور اسی تاشہ باجہ کیساتھ رخصت ہوتی ہے۔ اسو
دولھا کا باپ وغیرہ دلہن کے ڈولہ پر حسب حیثیت روپے پیسے
لٹاتا ہے اور راستہ میں بھی لٹاتا چلتا ہے۔ بعض جگہ بھاٹ بار
کے آگے آگے کبتیں کہتے دولھا اور دولھا کے باپ دادا کی
کرتے چلتے ہیں اور اپنا حق لیتے ہیں۔ دروازہ پہ بہشتی کلس
کھڑا ہوتا ہے اور جب اپنا حق لے لیتا ہے تو دروازہ سے
صبح کو دلہن کی مونھ دکھائی ہوتی ہے اپنی پرائی عورتیں اور لڑ
بھی دولہن کا مونھ دیکھتے اور مونھ دکھائی میں کچھ نہ کچھ دیتے ہیں

پھر بیاہ کے دوسرے روز دولھا کی دعوت اور چوتھی کا ہنگامہ
ہوتا ہے دولھا اپنے خاص خاص مرد عورتیں لیکر دولہن کے گھر جاتا ہے
اور کچھ ساگ پات ترکاریاں چوتھی کھیلنے کو ساتھ لیجاتا ہے تو سالیاں
سالیاں اُسے گھر میں بلاکر دولہن کے پاس بٹھا کر دلہن کی ہتھیلی پر
کھیر رکھکر دولھا کو چٹواتی ہیں اسوقت کوئی ہتھیلی کے نیچے ہاتھ مار
دیتا ہے کہ دولھا کا تمام موہنہ کھیر میں بھر جاتا ہے اور ہنسی پڑتی ہے۔ اور کوئی
سالا سالی دولھا کے دق کرنے یا اس سے کچھ وصول کرنیکو جوتا چھپاتا
ہے اور بعد وصول دیتا ہے۔ پھر دولھا دلہن آپس میں ایک دوسرے
کے وہ ساگ پات مارتے ہیں بعد کو تمام سالیاں سالے سلجھیں وغیرہ
دولھا اور دولھا کے ساتھیوں کے وہ ترکاریاں مارنا شروع کرتی
ہیں اور دیر تک یہی مار پیٹ ہنسی مذاق رہتا ہے۔ اور بعض جگہ سمدھنوں
کے چھڑیاں بھی ماری جاتی ہیں۔ پھر سب کھانا وغیرہ کھاکر دولہن کو لیکر
اپنے گھر آتے اور بعض جگہ دولہن والے بھی دولھا کے یہاں چوتھی
کھیلنے آتے ہیں۔ پھر کئی روز تک دونوں وقت یا ایک وقت دلہن
کے گھر سے دولھا کے یہاں تھوڑا کھانا آتا ہے۔ پھر چالے شروع ہوتی
ہیں اور پہلے چالے کو دولہن کے ساتھ پوریاں باقی چالوں کو مٹھائی
آتی ہے جب دلہن میکہ جاتی ہے تو بھی مٹھائی ساتھ لیجاتی ہے
خالی نہیں بھیجی جاتی ہے اور وہ پوریاں مٹھائی کنبہ میں بٹتی ہے پھر

ایکدن دلہن کا ہاتھ لگو اگر کھیر بہکتی ہے اور کنبہ میں بٹتی ہو اور کچھ روز تک دلہن اسقدر شرم کرتی ہو کہ موںھ اوپر نہیں اوٹھاتی بات چیت نہیں کرتی پیٹ بھر روٹی نہیں کھاتی پاخانہ پیشاب روکے بیٹھی رہتی ہو نہ کسی سے کہتی ہے نہ خود اٹھکر جاتی ہے اور جاتی بھی ہو تو بیماروں کیطرح دوسروں کے سہارے چلتی ہے۔

اب ذرا دیکھو کہ اِن باتوں میں جو بیاہ کے دنوں میں ہوتی ہیں کتنی جائز اور نفع کی ہیں اور کتنی ناجائز و نقصان کی ہیں خیر دولھا کو نہلا کر کپڑے پہنانے اور سہرا باندہنے میں تو مضائقہ نہیں ہے اگر بالکل ریشم یا زری کے کپڑے اور کام سے بالکل بھرا ہوا جوتا اور گوٹہ لچکا لگا ہوا دوپٹہ اور ٹھپہ اور زرتار یا تلکیوں بنی دار سہرا نہ ہو صرف سادہ پھولوں کا ہو کہ مردوں کو بالکل ریشم اور زری اور گوٹہ لچکے کے کپڑے اور کام سے بھرا ہوا جوتا پہننا اور زرتار تلکیوں بنی دار سہرا باندھنا ناجائز و گناہ ہو اور یونہی سونے کی انگوٹھی چھلا یا چاندی کا چھلا پہننا حرام ہو البتہ چاندی کی ایک نگ کی انگوٹھی ساڑھے چار ماشہ سے کم پہننے کی اجازت ہے اور نہ پہننا بہتر و افضل ہے اس سے زیادہ بھاری یا دو تین نگوں کی پہننا جائز نہیں ہے اور نیوتہ دینے نچھاور کرنے براتیوں کو کھانا کھلانے شربت پلانے جوبہ دینے بعد نکاح شکر چھوارے لوٹنے لٹانے جہیز اور سلامی دینے میں بھی حرج نہیں ہو کہ نیوتہ

ایک قسم کا نیک سلوک اور احسان و امداد ہے جو ایک مسلمان رشتہ دار کیساتھ کرتے ہیں تاکہ اس طرح پر اسکے پاس کچھ روپے جمع ہو جائیں اور اس کے کام آئیں نہ وہ قرض سمجھکر دیا لیا جاتا ہے کہ جس کا ادا کرنا واجب ولازم ہو اور ادا نہ ہونے پر قیامت کے دن اسکا مواخذہ ہو کہ دنیا ہی میں سیکڑوں پر لوگوں کا نیوتہ رہجاتا اور وہ لوٹ کر نہیں مانگتے تو قیامت کو کیا مانگیں گے البتہ بعض لوگوں کو یہ خیال ضرور ہوتا ہے کہ ہم نے فلاں رشتہ دار کے یہاں فلاں تقریب میں نیوتہ دیا ہے آج وہ ہمارے یہاں دیگا۔ یہ طبیعت کا تقاضا ہے کہ جس کے ساتھ کچھ احسان کیا جاتا ہے اس سے احسان کی اُمید رکھی جاتی ہو بلکہ جس پر احسان ہوتا ہے اُسے خود اس بات کا خیال ہوتا ہے کہ فلاں نے میرے ساتھ نیکی کی تھی مجھے بھی اُسکے ساتھ نیکی کرنا چاہیئے اور احسان کا بدلہ احسان ہی ہوتا ہے ہاں جس جگہ وہ بدلہ کے لیے دیا جاتا ہو وہاں اسکا بدلہ دینا چاہیئے۔ اس میں بھی کوئی برائی نہیں ہے اگر بدلہ کی حیثیت نہ ہو تو نہ دے اور نہ اس کا دینا لازم سمجھا جاتا ہے کہ کہیں سے ہو ضرور دیا جائے بہتیرے کچھ نہیں دیتے ہیں اور تقریب میں شریک ہوتے ہیں۔ جو اسے ضروری سمجھے یہ اس کی حماقت وجہالت ہے۔ بلکہ نیوتہ دیکر اسکا طعنہ دینا اور احسان جتانا کہ میں نے تیرے یہاں فلاں تقریب میں یہ دیا تھا۔

بہت برا اور شرعاً نارواہی جیسے جو کچھ میسر ہو وہ بلا خیال بدل خوش دلی نیک نیتی سے وقت پر اپنے عزیزوں کو دے اور انکی مدد کرے تاکہ اسکا ثواب پائے اور دیکر کبھی نہ اکھٹے کہ ثواب جائے۔

اور نچھاور کسی پر سے خیرات کرنا ہی جو محبت وخوشی ظاہر کرنے کیلیے کرتے ہیں البتہ اوپر سے آتار کر لٹانا پھینکنا نہ چاہیے جیسا کہ رخصت کیوقت دلہن کے ڈولہ پر روپے پیسے کوڑیاں لٹاتے ہیں کہ اسمیں اکثر روپے پیسہ نالیوں میں یتے مٹی میں گر کر غائب اور برباد ہو جاتے ہیں بلکہ دلہن کے ڈولہ پر نچھاور کرنے میں دکھاوا اور ناموری ہوتی ہی یہ نہ ہونا چاہیے کہ ناجائز وگناہ ہے جتنے روپے پیسے نچھاور کرنا ہوں اتنے آئے گئے غریبوں کو بانٹنا اور ہاتھ میں دیدینا چاہئیں۔ یونہی جہیز دینے سے اپنی لڑکی کا گھر بنانا اُس کے شوہر کو گھرداری کے سامان اور لڑکی کے

۱؎ مسئلہ جہیز کی مالک دلہن ہوتی ہی اسکی بے اجازت ورضامندی کسی کو کوئی چیز جہیز کی اپنے استعمال میں نہ کرنا چاہیے اکثر سسرال والے اپنا سامان سمجھکر بے اجازت دلہن جہیز کی چیزیں استعمال کرتے ہیں اور مفت میں گنہگار ہوتے ہیں اس سے بچنا لازم ہے

۲؎ مسئلہ۔ سسرال والے جو چیز دلہن کو چڑھاتے ہیں وہ دلہن کی ہو جاتی ہے اس کے واپس لینا بچنا ہیے۔ بعض جگہ وہ دلہن کو جوڑا اور زیور مانگ کر چڑھاتے ہیں اور جب وہ گھر آتی ہی تو اس سے لیکر جس کا ہوتا ہے دیدیتے ہیں یہ دیکر پھیرنے سے بھی زیادہ برا بلکہ ناجائز وگناہ ہی کہ دکھاوے اور نام کے لیے ایسا کیا جاتا ہے اس لیے اس سے بھی بچنا لازم ہی۔ اپنی جو چیز دلہن کو دینا منظور ہو وہ چڑھا دے ہیں چڑھائیں۔ دوسرے کی مانگ کر نہ چڑھائیں۔

کپڑے جتے وغیرہ ضرورت کی چیزوں سے کچھ روز تک آزاد کرنا مقصود ہوتا ہے اور سلامی اس لیے دیتے ہیں کہ دولہا کا دلہن کے دروازہ پر جو کچھ خرچ ہوا ہو وہ اسے اس طرح مل جائے اور اُس کے بوجھ سے وہ ہلکا ہو جائے۔ اس میں بھی بُرائی نہیں ہے۔ البتہ جتنی چادر دیکھے اتنے ہی پاؤں پھیلائے اور اپنی حیثیت کے موافق دیے لے کہ پیچھے کر اپنے آپ کو دقت و پریشانی نہو اور دوسروں پر بھی بوجھ نہو اور جو کچھ دیے دلائے وہ نیک نیتی سے دے دکھاوے اور ناموری کی نیت سے نہ دیے کہ ناجائز ہو۔ اور جہیز میں استعمال کی کوئی چیز جیسے پلنگ برتن سرمہ دانی۔ سلائی۔ تیل ڈالنے کی کٹوری ستی کا تیل وغیرہ چاندی کی نہ دے کہ انکا استعمال کرنا اور استعمال کیلئے دینا ناجائز و گناہ ہے۔ اور مسلمانوں کو کھلانا پلانا انکی دعوت کرنا سوا غمی کے کسیوقت ناجائز نہیں ہے۔ اور بعد نکاح شکر چھوارے لوٹنے لٹانے کی شرعًا اجازت ہے مگر لڑکے والیکو اتنا خیال ضرور چاہیے کہ لڑکی والوں کی حیثیت کے موافق برات میں آدمی لیجائیں بلکہ لڑکی والے سے پوچھکر جتنے وہ کہے اتنے لیجائیں تاکہ وقت پر اسے دقت اور پریشانی یا شرمندگی نہو۔ اور خارج گانا باجا تماشہ آتشبازی وغیرہ لغو باتوں کا ناجائز اور گناہ ہونا سب جانتے ہیں اور ہم بھی اوپر لکھ آئے ہیں ہرگز ہرگز نہو اور دولہا کا نکاح سے پہلے اور بعد کو گھر میں بلانا اور ساس سالیوں

بٹھانا بھی برا ہے کہ چوتھی میں لہو ولعب اور لغو باتیں ہوتی ہیں۔ اور چوٹ چھینٹ لگنے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہوتا ہی بلکہ اکثر چوتھی کھیلنے والوں کے چوٹ لگجاتی ہے حدیث شریف میں ایسی باتوں سے منع کیا گیا ہے۔ اور دلہن کو گود میں اٹھا کر ڈولہ میں بٹھانے سے کبھی دولھا کا رگ پٹھا چڑھ جاتا ہے درد ہونے لگتا ہے دولہن ہاتھ سے چھوٹ جاتی ہے تو اسکے بھی چوٹ لگتی ہے اور کبھی دولھا کمزور ہوتا ہے تو دولھا کا بھائی وغیرہ دلہن اٹھوانے کیلئے ہاتھ لگاتا ہے۔ اس سے بھی زیادہ برا اور شرعاً ناروا ہے کہ غیر مرد کا عورت کو ہاتھ لگانا شرعاً ناجائز و منع ہے۔ اور دولھا کو گھوڑے پر سوار ہو کر اور براتیوں کو پیدل پیچھے پیچھے چلنا بھی اگرچہ خلاف ادب و تہذیب ہے کہ بعض وقت براتیوں میں دولھا کے باپ دادا پیر و استاد وغیرہ بزرگ و معزز آدمی ہوتے ہیں مگر چونکہ اسکا رواج ہو گیا ہے اور کوئی برا نہیں مانتا ہے بلکہ خود شوق سے دولھا کو گھوڑے پر چڑھاتے اور آپ پیدل پیچھے پیچھے جاتے ہیں اس لیے وہ برا نہیں ہے۔ اور دلہن کی مونھ دکھائی کرنے اور اسے کچھ دینے[1] میں بھی برائی نہیں ہے مگر دیور جیٹھ۔ دولھا کے چچا زاد خالہ زاد ماموں زاد بھائی۔ بھانجے بھتیجے

---

[1] دولہن کو مونھ دکھائی میں جو کوئی کچھ دیوے وہ دولہن کا ہے اسے بے اجازت دولہن کسیکو اپنے صرف میں لانا جائز نہیں ۱۲۔

وغیرہ کو جنسے پردہ واجب ہے دلہن کا موںھ نہ دکھانا چاہیئے کہ شرعاً
ناجائز و منع ہی۔ اور دلہن کے ساتھ کی آئی ہوئی پوریاں مٹھائی وغیرہ
چیزیں یا اپنے گھر کی کوئی چیز کنبہ برادری میں بانٹنا بھی برا نہیں ہے
کہ وہ بطور ہدیہ اور تحفے کے کنبہ میں بھیجی جاتی ہے اور ہدیہ شرعاً جائز
اور باعث ثواب ہے۔ اور گھر کے بھنگی۔ بہشتی۔ نائی۔ مالی۔ دھوبی۔
وغیرہ کام کرنے والوں نوکروں چاکروں کو انعام کے طور پر یا اُنکے
خدمت کام کے بدلہ کچھ دینے میں بھی حرج نہیں ہی کہ وہ خوشی کو دنکی
دعا مانگتے آس لگائے رہتے ہیں اگر ان کے ساتھ نیک سلوک کیا جائیگا
تو کوئی پاس بھی نہ آئیگا۔ البتہ ہر کام میں انکا حق مقرر کرنا اور اُس کے
لیے انکا جھگڑنا برا ہی جو وقت پر خوشی سے ملے وہ لیں اس میں جھگڑا
نہ کریں اور دلہن والے اپنے گھر کے بھنگی۔ بہشتی وغیرہ کو جو کچھ دینا ہو
آپ دیں دولہا والوں سے انھیں دلانیکا کوئی حق نہیں ہی ہاں اگر وہ
اپنی خوشی سے دیں تو برا بھی نہیں ہی۔ اور بھاٹوں کا بارات کے
آگے آگے کبتیں کہتے دولھا اور دولھا کے باپ دادا کی تعریفیں کرتے
چلنا بہت برا اور شرعاً ناجائز و منع ہے اور انھیں بھانڈوں ڈومنیوں کو
اُنکے فعل کے بدلہ انکا حق سمجھکر کچھ دینا بھی ناجائز و گناہ ہی جس کا ذکر
اوپر ہو چکا ہے۔ رہیں باقی باتیں جیسے دولہن کی گود بھرنا جلوہ میں
دولھا اور دولہن پر کھیلیں پھینکنا۔ دولھا کو دولہن کے ہاتھ سے نو باتیں

Marfat.com

یا مصری کی ڈلیاں کھلوانا۔ پانچ یا سات پانوں کے بیڑے چبوانا دولہن کے پاجامہ میں دولھا کی انگلی سے کمربند ڈلوانا دلہن کی تھیلی پر پانچ یا سات بار کھیر رکھکر دولھا کو چٹوانا۔ دولھا کے کاندھے پر شربت کا لوٹا رکھکر پینا رومال میں میوہ کی تھیلیہ باندھنا۔ بہنوں کا دولھا کے سر پر دوپٹہ کا پلو ڈالنا یہ اگر ٹوٹکے کے لیے کیجاتی ہیں تو بالکل ناجائز ہیں اور جو ویسی ہی نکی رسم کر رکھی ہے تو وہ فضول و بے فائدہ ہیں انھیں نہ کرنا اچھا ہے اور دولہن کو سسرال میں اسقدر شرم حیا کرنا بھی نچاہیے کہ پیٹ بھر روٹی نہ کھائے کسی سے بات چیت نہ کرے سر جھکائے بیٹھی رہے پاخانہ پیشاب کو روکے رہے اور جگہ سے نہ ہلے جب کوئی ساس یا نند لیجائے تو جائے اور کوئی دوسرا چلائے تو چلے اور چلے بھی تو اسطرح کہ جیسے کوئی بیمار آزاری۔ کہ ایسی شرم میں تندرستی خراب ہونے بیمار پڑجانیکا اندیشہ ہے لڑکیوں کو شرم کرنا اور شرم سکھانا ضرور چاہیے مگر نہ اتنی کہ جس میں جسم و جان کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو بعض دلہنیں شرم کے مارے نماز تک نہیں پڑھتی ہیں یہ تو سخت گناہ ہو ہرگز انھیں نماز ترک کرنا نچاہیے تنبیہ اس کتاب میں فقط ان رسموں کی برائی بھلائی لکھی گئی ہے جو اسطرف بیاہ شادی میں ہوتی ہیں دوسری جگہ کی رسموں کی برائی بھلائی ان سے سمجھ لی جائے بلکہ ہر رسم ہر کام میں یہ خیال رکھا جائے کہ وہ شرعاً منع نہو

اور نہ ایسی بات پر شامل ہو جو شرعًا ناجائز و منع ہے اور وہ اچھی نیت اچھی غرض سے کسی نہ کسی فائدہ کیلیے ہو لغو اور بیفائدہ بُری نیت و غرض سے لوگوں کے دکھانے اور ناموری اور شہرت کیلیئے نہ ہو اور اسکا کرنا ضروری اور لازمی نہ سمجھا جائے محض ایک رسم سمجھکر کیا جاے اور اس میں فضول اور حثییت سے زیادہ خرچ نہ کیا جائے تو کوئی کام اور رسم ناجائز نہ ہوگی۔ کہ ان ہی باتوں کیوجہ سے بہت سی رسمیں ناجائز ہوتی ہیں۔

ولیمہ نکاح کی صبح کو یا اسکے دوسرے یا تیسرے روز لوگوں کی دعوت کرنیکو ولیمہ کہتے ہیں۔ وہ ایک اسلامی رسم ہے۔ اسکا کرنا اور اسمیں جانا سنت ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری کا ہو اور جس نے دعوت ولیمہ قبول نہ کی اور اسمیں نہ گیا اس نے اللہ اور اللہ کے رسول کی نافرمانی کی۔ مگر آجکل مسلمانوں نے اسے ترک کر رکھا ہے اور بہت کم ایسے دکھائی دیتے ہیں جو بعد نکاح اپنے یہاں اپنے دوست احباب کی دعوت کرتے ہوں ویسے تو بیاہ شادی میں سیکڑوں رسمیں کرتے فضول روپیہ اُٹھاتے ہیں مگر اس اسلامی رسم اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ادا کرنے میں سستی اور عذر کرتے ہیں اور اسکے ثواب سے محروم رہتے ہیں مسلمانوں کو بلا کسی عذر کے نہایت خوشی سے اس سنت کو ادا کر کے ثواب حاصل کرنا چاہیئے۔ اگرچہ تھوڑے ہی سے کھانے وغیرہ پر ہو۔ بلکہ

بلکہ بعض جگہ جو نکاح سے پہلے بھاجی بانٹتے اور لوگوں کو اپنے یہاں جمع کر کے کھانا کھلانے کا رواج ہے اس کی جگہ بعد نکاح سب کو جوڑ کر کھانا کھلائیں تو بہت اچھا ہو دوہرا خرچ بھی نہو اور ولیمہ بھی ہو جائے اور مطلب بھی ہاتھ سے نجائے بعض جگہ دیکھا گیا ہی کہ دعوت ولیمہ وغیرہ میں اپنے کنبہ برادری آس پاس کے امیروں کو تو اصرار کے ساتھ بلاتے اور کھلاتے ہیں اور غریبوں کو نہیں بلاتے ہیں یہ بہت بُرا ہی حدیث شریف میں آیا ہے کہ بہت بُری وہ دعوت ہے جس میں امیر بلائے جائیں اور غریب نہ بلائے جائیں اور بعض آدمی بغیر بلائے دعوتمیں جاتے اور اپنے ساتھ دوسروں کو لیجاتے ہیں اسطرح لیجانا اور جانا بھی شرعًا منع ہے۔

عقیقہ عقیقہ بھی ایک اسلامی رسم ہی اس کا کرنا سنّت ہے لیکن اسمیں بھی بیاہ شادی کی طرح بڑی دھوم دھام اور حد سے زیادہ خوشی اور لغو باتیں اور فضول خرچی ہونے لگی ہی جس کی بُرائی بیان ہو چکی۔ بچہ ایک نعمت الٰہی ہی جو اللہ تعالیٰ نے ماں باپ کو عطا فرمائی ہی اس نعمت کا ظاہر کرنا اور اسکے شکریہ میں عقیقہ کرنا اور اسکی خوشی میں عزیزوں اور دوستوں کی دعوت کرنا ضرور جائز ہے مگر یہ سب اچھی نیت و غرض سے شرع کے موافق ہونا چاہیئے پس جب کسیکے بچہ پیدا ہو تو ساتویں روز اسکا سر منڈا کر اچھا سا نام رکھیں اور سر منڈاتے وقت لڑکے کے لیے

دو بکرے اور لڑکی کے لیے ایک بکری ذبح کریں اور جو دو بکرے کرنیکا مقدور نہو تو ایک ہی کریں۔ لڑکے کے لیے بکرا اور لڑکی کے لیے بکری ہونا ضروری نہیں ہے وقت پر جو ملجائے کریں نر ہو یا مادہ بکری ہو یا بکرا بھیڑ ہو یا مینڈھا اور ساتویں روز عقیقہ کرنا افضل ہے اگر نہو سکے تو چودھویں روز کریں۔ اور جو چودھویں روز بھی نہ ہو سکے تو اکیسویں روز کریں غرضکہ جب کریں ساتویں روز کے شمار سے کریں خواہ کوئی روز پڑے عقیقہ کے جانور کا حکم قربانی کے جانور کیطرح ہے یعنی ایک سال کا بکرا بکری دو سال کی گائے بھینس موٹی تازی تندرست ہاتھ پاؤں کان ناک آنکھ دم ٹھیک ہو درست ہو دبلا کمزور بیمار اندھا کانا کان دم سینگ ٹوٹا نہ ہو۔ اور جسطرح گائے بھینس میں سات آدمیوں کی قربانی درست ہے اسیطرح سات بچوں کا عقیقہ بھی درست ہے۔ اور جسطرح قربانی کے ایک تہائی گوشت غریبوں کو اور ایک تہائی عزیزوں کو بانٹنا اور ایک تہائی گھر میں خرچ کرنا اور کھال خیرات کرنا مستحب ہے اسیطرح عقیقہ کا گوشت ایک تہائی غریبوں کو اور ایک تہائی عزیزوں کو بانٹنا اور ایک تہائی گھر میں خرچ کرنا اور کھال کسی غریب کو دینا مستحب ہے۔ یہ غلط مشہور کر رکھا ہے کہ عقیقہ کا گوشت بچہ کے ماں باپ دادا دادی نانا نہ کھائیں اسکی شرع میں کوئی ممانعت نہیں ہے اور یہ بھی جائز ہے کہ اسکا کھانا پکا کر لوگوں کو جمع کر کے کھلائیں۔ اور بچہ کے سر پر سے جو بال اتریں ان کی برابر چاندی

تول کر خیرات کریں اور عقیقہ کے جانور کی ایک ران دائی کو دیں اگر وہ مسلمان ہو اور سری پائے خود کھائیں یا جسے دیتے ہوں دیں نائی اور بہشتی جو اسکے حقدار بنتے اور اسکے لیے جھگڑتے ہیں وہ انکا حق نہیں ہے۔ عقیقہ کے جانور کی ہڈیاں نہ توڑنا جوڑوں پر سے ثابت جدا کر کے گوشت چھٹا کر زمین میں دفن کرنا اچھا ہے کہ اس میں نیک فال ہے۔ یونہی عقیقہ کے گوشت کو میٹھا پکا کر بانٹنے میں بھی نیک فال ہے۔ باپ لڑکے کے عقیقہ کا جانور یہ دعا پڑھکر ذبح کرے اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ عَقِيْقَةُ ابْنِيْ فُلَانٍ دَمُهَا بِدَمِهٖ وَلَحْمُهَا بِلَحْمِهٖ وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهٖ وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهٖ وَشَعْرُهَا بِشَعْرِهٖ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ هٰذِهِ الْعَقِيْقَةَ وَاجْعَلْهَا فِدَاءً لِابْنِيْ فُلَانٍ مِنَ النَّارِ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور دونوں جگہ فلاں کی جگہ اس لڑکے کے نام جو رکھنا ہووے۔ اور لڑکی کے عقیقہ کا جانور اسطرح دعا پڑھکر ذبح کرے۔ اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ عَقِيْقَةُ بِنْتِيْ فُلَانَةَ دَمُهَا بِدَمِهَا وَلَحْمُهَا بِلَحْمِهَا وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهَا وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهَا وَشَعْرُهَا بِشَعْرِهَا اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ هٰذِهِ الْعَقِيْقَةَ وَاجْعَلْهَا فِدَاءً لِبِنْتِيْ فُلَانَةَ مِنَ النَّارِ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور دونوں جگہ فلاں کی جگہ اس لڑکی کا نام جو رکھنا ہووے اور جو باپ خود ذبح نہ کرے کوئی اور ذبح کرے تو لڑکے والی دعا میں دونوں جگہ (ابنی فلاں) کی جگہ اور لڑکی والی دعا میں دونوں جگہ (بنتی فلان) کی جگہ اس لڑکے یا لڑکی کا نام مع اسکے باپ کے نام کے لے اور یوں

Marfat.com

کہے زید ابن عمرو یا ہندہ بنت زید۔

ختنہ ختنہ کرنا بھی ایک اسلامی رسم بلکہ علامت و نشان اسلام اور سنت انبیاء علیہم السلام ہے جو بے عذر ترک نہیں ہو سکتا۔ اگر کسی جگہ کے مسلمان ختنہ کرانا چھوڑ دیں تو امام انھیں مار کر ختنہ کرائے گا۔ البتہ جس بچہ کی سپاری کل یا نصف سے زائد کھلی ہو کہ دیکھنے سے وہ ختنہ کیا ہوا معلوم ہو اور اس کے اوپر کی کھال کاٹنے کی گنجائش نہ ہو یا بچہ میں اسے کٹوانیکی طاقت نہو تو اسکا ختنہ نہ کیا جائیگا۔ ویسے ہی چھوڑ دیا جائیگا۔ یونہی جسکا بالغ ہونے سے پہلے ختنہ نہوا ہو وہ بعد بالغ ہونے کے اگر خود اپنا ختنہ کر سکتا ہے تو کرے اور جو خود نہیں کر سکتا یا بڑھاپے وغیرہ کیوجہ سے ختنہ کی طاقت نہیں رکھتا ہے تو نہ کرے ویسے ہی رہنے دے کہ شرع میں دوسرے کے سامنے ستر کھولنا حرام ہے اور طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں ختنہ کے لیے کوئی خاص وقت مقرر نہیں ہے بچہ پیدا ہونیکے بعد سے بالغ ہونے تک ختنہ کرانیکا وقت ہے۔ بہتر یہ ہے کہ جسوقت بچہ میں ختنہ کی طاقت دیکھیں اسوقت کرائیں۔ اور بعض نے ختنہ کے لیے ساتویں سال اور بعض نے نویں سال اور بعض نے دسویں سال اور بعض نے ساتواں دن تجویز کیا ہے۔ حضرت اسحاق علیہ السلام کا ساتویں روز اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا تیرھویں سال ختنہ ہوا تھا۔ اور

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ختنہ اسّی برس کی عمر میں ہوا تھا اور آپ ہی
سے ختنہ کا رواج شروع ہوا ہے کہ جب آپ اپنے پیارے بیٹے کی
قربانی پر آزمائے گئے تو آپ کو اپنے ہر لڑکے کا عضو کاٹ کر خون بہا
اچھا معلوم ہوا اور ختنہ کرنا شروع کیا۔ اور بعض نبی ختنہ ہو کر
پیدا ہوئے ہیں جن کے نام یہ ہیں۔ حضرت ذکریا حضرت شیث
حضرت ادریس حضرت یوسف حضرت عیسےٰ حضرت موسےٰ حضرت آدم
حضرت نوح حضرت شعیب۔ حضرت لوط حضرت صالح حضرت
سلیمان حضرت یحییٰ حضرت ہود اور ہمارے نبی علیہ وعلیہم السلام
آجکل وہ بھی بڑی دھوم دھام سے کیا جاتا ہے لوگوں کو رقعہ بر جیب
بٹتے بلاوے دیے جاتے ہیں پھر جن گیت گائے جاتے ہیں دروازہ پر نوبت بجائی جاتی ہے
او وقت مقررہ پر تمام کنبہ برادری کے عورت مرد جمع ہوتے۔ اور
لڑکے کو کپڑے پہناتے سہرا باندھتے ہاتھی گھوڑے پر بٹھا کر تاشے
باجہ کیساتھ گشت کراتے ہیں۔ پھر گھر لاکر ایک ٹوکری پر سرخ گدا
بچھا کر بٹھاتے اور ختنہ کراتے ہیں اور اس کے ساتھ ایک مٹی کے لوٹے
کا بھی ختنہ کرتے لوٹنی توڑتے ہیں اور کٹی ہوئی کھال بچہ کے پاؤں میں
باندھتے ہیں اور وہ لوٹا الگ رہا ختنہ کرنے والے کا حق ہوتا ہے۔ بعد
ختنہ لڈو وغیرہ مٹھائی بٹتی پھر کھانا کھلایا جاتا ہے۔ بھنگی بہشتی نائی وغیرہ
کو جوڑے دیے جاتے ہیں کنبہ والے نائی کی کٹوری میں حسب حیثیت

کچھ ڈالتے نیوتا دیتے ہیں جن کی برائی بھلائی اوپر بیان ہو چکی ہے
دوہرانے کی حاجت نہیں ہے رہا لوٹے کی ٹونٹی توڑنا کٹی ہوئی
کھال کو پاؤں میں باندھنا ٹوکرے پر بٹھا کر ختنہ کرنا اسکی وجہ سوار
جہالت کے اور کچھ نہیں ہے ایسا نہ کرنا چاہیئے اور جو یہ ٹوٹکہ کیلیئے
ہو تو ہرگز ہرگز نہ ہونا چاہیئے زیادہ سے زیادہ بچہ کو کسی چیز پر بٹھا کر
ختنہ کرانا اور اسکی خوشی میں مٹھائی بانٹنا کھانا کھلانا کافی ہے۔

مکتب مسلمانوں میں بچہ کا مکتب کرنیکا بھی بہت رواج ہے
بعض جگہ جب بچہ چار برس چار ماہ چار دن کا ہوتا ہے تو معمولی طور پر
کسی مولوی سے بسم اللہ پڑھوا کر کچھ مٹھائی پر نیاز دیکر حاضرین کو
بانٹ دیتے ہیں اور بعض جگہ بیاہ شادی کی طرح بڑی دھوم دھام
سے مکتب کرتے ہیں تمام کنبہ میں بلاوا دیا جاتا ہے نائی وغیرہ کو جوڑے
مع سر کے دوپٹہ دیے جاتے ہیں وقت مقررہ پر لوگ جمع ہو کر بچہ کو
کپڑے پہناتے سہرا باندھتے ہیں چاندی کی تختی اور قلم بنواتی ہیں
اور کوئی مولوی صاحب آکر بچہ کو بسم اللہ پڑھاتے اور وہ تختی و قلم
مع کچھ نقدی کے پڑھائی میں لیتے ہیں پھر سب کو مٹھائی تقسیم ہوتی
ہے کھانا کھلایا جاتا ہے۔ خیر بچہ جب پڑھنے کے قابل ہو تو اُسے
بسم اللہ پڑھوانے اور حیثیت کے موافق نیاز دیکر مٹھائی بانٹنے
کھانا کھلانے میں تو حرج نہیں ہے باقی حد سے زیادہ دھوم دھام

فضول ہے رہی چاندی کی تختی اور قلم کا استعمال کرنا حرام ہے۔ اور

چیارسال چارماہ چاردن کی قید ضروری نہیں ہے یہ عورتوں کا ڈھکوسلا ہے

کنچھیدن مسلمانوں میں اور رسموں کی طرح لڑکیوں کے

کان چھیدنے کی بھی ایک رسم ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے

زمانہ سے عورتوں میں چلی آرہی ہے۔ قصہ اسکا یہ ہے کہ ایک بار حضرت

ہاجرہ و سارہ میں کچھ جھگڑا ہوا تو سارہ نے ہاجرہ سے قسم کہا کر کہا کہ جب

میں تم پر قابو پاؤں گی تمہارا کوئی عضو کاٹ لونگی پس اللہ تعالیٰ نے

جبرئیل علیہ السلام کے ذریعہ سے ابراہیم علیہ السلام کو ان دونوں

میں صلح کرانے کا حکم بھیجا اسپر سارہ نے کہا کہ میں اپنی قسم سے کیسے

بری ہونگی تو اللہ تعالےٰ نے بذریعہ وحی ابراہیم علیہ السلام سے

کہا کہ سارہ سے کہدو وہ ہاجرہ کے دونوں کان چھیددے پس

اسوقت سے کان چھیدنے کا رواج ہوا یہاں تک کہ زمانہ رسول اللہ

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بھی لڑکیوں کے کان چھیدے جاتے

تھے اور حضور منع نہ فرماتے تھے۔ دوسرے عورتوں کو زینت کرنے

اور مردوں کی مشابہت سے بچنے کا حکم ہے اور کان چھیدنے

میں ایک قسم کی زینت بھی ہوتی ہے اور مردوں کی مشابہت اور

ہیئت سے بچاؤ بھی ہوتا ہے اس لیئے وہ شرع میں بھی جائز و

مباح ہے مگر اسکے ساتھ عورتوں کے جو اور ڈھکوسلے ہوتے ہیں

وہ ناجائز ہیں جیسے ڈھول بجانا گیت گانا وغیرہ لغو باتیں
رہا اس خوشی میں بتاسے وغیرہ بانٹنا کنبہ والوں کی دعوت
کرنا اس میں کوئی بُرائی نہیں ہے اگر حیثیت کے موافق جائز
طریقہ سے ہو ناموری اور دکھاوے کے لیئے نہ ہو۔ بعض جاہل
عورتیں لڑکوں کے کان کی گدیا بھی چھیدتی ہیں اور اس میں
بالی بندا پہناتی ہیں یہ ناجائز و گناہ ہے ہرگز لڑکوں کے کان
چھید کر بالی بندا نہ پہنائیں۔

موت کی رسمیں

جب کسی کے کوئی مرجاتا ہے تو بھی بہت سی باتیں خلاف
شرع کی جاتی ہیں۔ سب سے پہلے تمام گھر والے اسکے
لیے چلا چلا کر روتے پیٹتے ہیں جس کی وجہ سے مُردہ کو بھی
اذیت ہوتی ہے اور رونے والے بھی گنہگار ہوتے ہیں۔
اس طرح رونے کو شرع میں منع فرمایا گیا ہے اور حدیث
شریف میں آیا ہے کہ گھر والوں کے رونے سے مُردہ کو
عذاب ہوتا ہے اس لیئے اگر اس کی جدائی میں تمھیں رونا
آئے اُسے یاد کر کے تمھارا دل بھر آئے تو آہستہ سے رولو
آنسو بہالو چلا چلا کر بیان کر کر کے ہرگز نہ رو اور حال خراب کرو

Marfat.com

دوسرے تمام کنبہ کی عورتیں آتی ہیں اور گھر والوں سے مِل مِلکر روتی رولاتی ہیں۔ اور رونا بھی اُس میں سے دو چار ہی کا نتیجا ہمدردی کا ہوتا ہی باقی سب اپنے اوپر سے الزام اُتارنے آتی ہیں اور دکھانے کو جھوٹ موٹ روتی ہیں اور رونی صورت آواز بناکر مُردہ کے بیان کرتی ہیں یہ اس سچے رونے سے بھی بدتر ہے کہ ایک تو جھوٹ موٹ دکھانے کو رونا دوسرے گھروالوں کو رُولانا اور بجائے صبر اور تسکین دینے کے اُنکے زخمی دلوں پر نمک چھڑکنا کس قدر بُرا ہے۔

تیسرے میّت کے گھروالے بچارے اپنی ہی مصیبت میں گرفتار رنج وغم میں مبتلا مُردہ کے کفن دفن کی فکر میں گھرے ہوتے ہیں اوپر سے ان سب آئے ہوے لوگوں کی خاطر تواضع کا بوجھ اِن کے حقہ پان کھانے کی فکر سر پر سوار ہوتی ہی کہیں نہ کہیں سے لائیں اور انھیں کھلائیں ورنہ بدنام ہوں خیال تو کرو کہ یہ طریقہ کسقدر بُرا اور شرعًا نا روا ہے کہ عزیزوں کیخاطر مدارات حقہ پان کھانیکی تواضع خوشی میں جائز ہی نہ غمی میں اور انکا کھانا پینا بھی خوشی میں اچھا معلوم ہوتا ہے نہ غمی میں۔

اس لیے مسلمانوں کو اس کی جگہ یہ طریقہ اختیار کرنا چاہیے کہ جسقدر کنبہ والے پرسا دینے آئیں وہ پان تمباکو وغیرہ حاجت کی

Marfat.com

چیزیں اپنے ساتھ لائیں یا وقت ضرورت گھر سے منگائیں اور خود بھی کھائیں اور میت کے گھر والوں کو بھی کھلائیں جیسا کہ بدایوں وغیرہ میں ہوتا ہے کہ میت کے گھر کی کوئی چیز نہیں کھاتے ہیں پانی تک باہر سے منگا کر پیتے ہیں۔

چوتھے تیجے کے دن پھر سب کنبہ کی عورت مرد جمع ہوتے ہیں اور پہلے روز کی طرح مُردہ کے گھر والوں کو انکی خاطر تواضع حقہ پان کی فکر کرنا ہوتی ہے بلکہ اس سے زیادہ کھانے کی فکر کرنا پڑتی ہے کہیں سے ہو انھیں کھانا پکوا کر کھلاتے ہیں اور جو بے کھائے چلا جاتا ہے اُسکے گھر بھیجتے ہیں۔ یہ کھانا اور کھلانا دونوں ناجائز ہیں کہ وہ خوشی میں جائز کیا گیا ہے نہ غمی میں دوسرے اس میں علاوہ مُردہ کے گھر والوں پر بوجھ پڑنے کے ایک اور بڑا گناہ ہے کہ اس کھانے دانے حقہ پان میں جو کچھ خرچ ہوتا ہے وہ مُردہ کے چھوڑے ہوئے مال میں سے خرچ ہوتا ہے اور اس مال میں سے کسی ایک کو خرچ کرنیکا اختیار نہیں ہے وہ سب مال مُردہ کے وارثوں کا ہوتا ہے اگر سب وارث رضامندی سے اُسے خرچ کریں تو خیر ورنہ جو بے رضامندی دوسروں کے خرچ کرے گا گنہگار ہوگا اور اسے اتنا مال دینا پڑیگا۔ اور پھر میت کے وارثوں میں اکثر نابالغ بچے ہوتے ہیں اور کبھی کوئی وارث موجود

نہیں ہوتا ہے تو اُنکے حصّہ کا مال دوسروں کو خرچ کرنیکا اختیار نہیں ہے اور بے اختیار کیسی کا مال صرف کرنا گناہ اور نابالغ کے مال کو اسطرح خرچ کرنا حرام اور سخت گناہ ہے لوگ اس سے بالکل غافل ہیں انھیں ہرگز ہرگز ایسا کرنا اور پرائے شگون کے پیچھے اپنی ناک کٹوانا نچاہیئے۔ یونہی دفن سے پہلے بی بی کے نام کا جوڑا اور مٹھائی دینا مُردے کیساتھ اناج وغیرہ قبرستان لیجاکر غریبوں کو دینا اور روزانہ شام کو چالیس روز تک کھانے وغیرہ پر مُردہ کی فاتحہ دیکر غریبوں کو دینا اور مُردہ کے استعمال کے کپڑے خیرات کرنا اور تیجہ دسویں بیسویں چالیسویں چھ ماہی برسی کو نئے کپڑے دینا اور فاتحہ کیواسطے کھانا پکوانا اس میں سے کچھ غریبوں کو دینا اور باقی آئے ہوئے لوگوں کو کھلانا اور برادری میں بھاجی کی طرح بانٹنا بھی ناجائز ہے کہ کنبہ والوں کو کھانا اور کھلانا خوشی میں جائز ہے نہ غمی میں دوسرے یہ کھانا دانا وغیرہ جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ میّت کے چھوڑے ہوئے مال سے ہوتا ہے جسکا ناجائز و گناہ ہونا ابھی معلوم ہو چکا تیسرے یہ کھانا وغیرہ جو کچھ بھی کیا جاتا ہے وہ خیرات کرنے اور مُردے کو اسکا ثواب پہنچانے کے لیئے کیا جاتا ہے اور ثواب بھوکوں کو کھانا کھلانے غریبوں کو خیرات کرنے بانٹنے سے ہوتا ہے نہ پیٹ بھروں کو کھلانے اور امیروں کو بانٹنے سے۔ اور

بی بی کے نام کا جوڑا رومال مٹھائی دینے کے کوئی معنے نہیں ہیں
یہ عورتوں کی گڑھت ہے اور مرد انکا کہنا کرتے ہیں مردہ کو ثواب
پہنچانے کے لیئے جو چیز بھی خیرات کیجائے وہ اسکے نام سے
اسے ثواب پہنچانے کی نیت سے اپنے داموں سے خیرات
کی جائے نہ دوسرے کے نام اور دام سے ہاں اگر سب وارث
ملکر رضامندی سے مُردہ کی فاتحہ کریں اور اُسے ثواب پہنچانے کو
اس کے کپڑے وغیرہ خیرات کریں غریبوں کو کھانا کھلائیں
کپڑا پہنائیں۔ اور ان میں کوئی وارث نابالغ نہو یا کوئی وارث اپنے
مال سے یہ باتیں کرے اور مُردہ کو اس کا ثواب بخشے تو کوئی بُرائی
نہیں ہے کہ جائز طریقے سے خیرات کرنا اور مُردہ کو ثواب پہنچانا
کسیوقت منع اور ناجائز نہیں ہے۔

پانچویں رسم مُردہ پر شالی چادر ڈالنا اور قبرستان تک جھڑکاؤ
کرتے ہوئے لیجانا بھی ناجائز ہے کہ شالی چادر اور جھڑکاؤ میں
ایک تو دکھاوا اور ناموری ہوتی ہے وہ ناجائز و گناہ ہے دوسرے
شالی چادر اکثر کفن کے کپڑوں سے زائد ہوتی ہے اور کفن مسنون
میں بے ضرورت زیادتی کمی کرنا ناجائز ہے اور جھڑکاؤ میں فضول
پانی پھیکتا اور بیجا پیسہ صرف ہوتا ہے جو ناجائز و گناہ ہے اور
جو شالی چادر زینت کے لیئے ڈالی جاتی ہو تو مُردہ کو زینت سے کیا کام

اور وہ بھی شرعاً منع ہاں اگر شالی چادر اچھی نیت و غرض سے کفن کی چادر کی جگہ مردہ کو دیجائے اور بعد کو خیرات کردی جائے اور چھڑکاؤ کسی خاص غرض کے لیئے کیا جائے تو جائز ہوگا۔

چھٹے ہر جگہ عام طور سے یہ رواج ہو گیا ہے کہ قبر پر یا گھر پر اُجرت دیکر قرآن پڑھواتے اور تیجے برسی وغیرہ کو حافظوں سے ختم کراتے ہیں۔ یہ بالکل ناجائز ہے کہ اُجرت دیکر قرآن پڑھوانا اور اُجرت لیکر قرآن پڑھنا قطعاً حرام ہے۔ اُجرت پر قرآن پڑھنے اور پڑھوانے والا دونوں گنہگار ہوتے ہیں اور مردہ کو اسکا کچھ ثواب نہیں ہوتا ہے۔ لوگ اس سے بالکل غافل ہیں انھیں ہرگز ہرگز اُجرت پر قرآن پڑھنا پڑھوانا اور بجائے ثواب عذاب میں پڑنا نچاہیئے جو دو چار دس بیس اپنے کنبہ برادری کے قرآن عظیم پڑھے ہوئے ہوں یا جو بے اُجرت قرآن عظیم پڑھتا ہو۔ وہ سب جمع ہو کر جس قدر چاہیں قرآن عظیم پڑھیں اور اُسکا ثواب میّت کو بخشیں سارا قرآن عظیم پڑھنا اور ختم کرنا ہی ضروری نہیں ہے کہ تھوڑا سا قرآن عظیم بلکہ اسکی ایک آیۃ بھی اللہ تعالیٰ چاہے تو مردہ کے لیئے کافی ہے بیفائدہ اور بیجا طریقہ سے اگر لاکھ قرآن شریف پڑھے جائیں تو کچھ انکا ثواب نہیں۔ ایسے موقع پر اکثر حافظوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ قرآن عظیم پڑھنے اور ختم کرنیکا محض نام کرتے ہیں اور

پڑھنے کچھ بھی نہیں ہیں اور جو پڑھتے ہیں وہ بھی قاعدہ اور طریقہ سے نہیں پڑھتے ہیں کھانا کھا کر اُجرت لیکر چلتے ہوتے ہیں۔ تو بتاؤ کہ ایسے پڑھنے پڑھوانے سے کیا ثواب ہوا سوا اسکے اُجرت دیکر گناہ خریدا اور عذاب مول لیا۔

ساتویں۔ یہ طریقہ جاری کر رکھا ہے کہ بچے کے نہلانے کو ایک گھڑا ایک لوٹا اور بڑے آدمی کے نہلانے کو دو گھڑے دو لوٹے کورے نئے منگاتے ہیں بعد نہلانیکے انھیں توڑتے ہیں کہ جو ناجائز ہے اول تو نئے گھڑے لوٹے منگانے کی ضرورت نہیں ہے گھر کے گھڑے لوٹوں سے نہلائیں دوسرے دو گھڑے دو لوٹے ہونا ضروری نہیں ہے ایک گھڑا ایک لوٹا کافی ہے تیسرے نہلانے کے بعد انھیں توڑنا ناجائز و گناہ ہے اب لیجئے اول تو گھر ہی کے برتنوں سے مردہ کو نہلائیں اور جو گھر کے برتنوں سے نہلانا ناگوار ہو تو نہلانے کے بعد انھیں توڑیں نہیں کسی اور کام میں لائیں یا مسجد میں نمازیوں کے غسل کرنے کو رکھوا دیں۔ یہ خیال بالکل غلط ہے کہ مردہ کو نہلانے کے بعد گھڑے لوٹے توڑ دینا چاہیے یا مردہ کو نہلانے سے گھڑا لوٹا ناپاک ہو جاتا ہے۔ اسے دوسرے کام میں نہ لانا چاہیئے۔ کہ مردہ کو نہلانے سے وہ ناپاک نہیں ہوتا ہے۔ جبتک کہ اسپر کوئی ناپاک چیز نہ لگے اور اسکا توڑنا

Marfat.com

ناجائز و گناہ ہے۔

آٹھویں یہ طریقہ جاری کر لیا ہے کہ مُردہ کیساتھ دو چار آدمی بلند آواز سے غزلیں پڑھتے نعت خوانی کرتے قبرستان تک جاتے ہیں اور اُسے جائز و ثواب سمجھتے ہیں حالانکہ جنازہ کیساتھ بلند آواز سے کلمہ پڑھنا ذکر الٰہی کرنا تک منع ہے تو پھر نعت خوانی کیونکر جائز ہوگی! اس لیے مسلمانوں کو اس سے باز رہنا چاہیئے۔

رہیں باقی باتیں وہ اللہ تعالےٰ نے چاہا تو ہم جنازہ کے بیان میں لکھیں گے۔ یہاں صرف نیاز و نذر اور فاتحہ کے متعلق کچھ تھوڑا سا اور لکھے دیتے ہیں تاکہ لوگوں کو اس سے بھی آگاہی ہو جائے۔ اور وہابیوں کے بہکائے میں کوئی نہ آئے کہ وہ انھیں ناجائز و حرام بتاتے اور منع کرتے ہیں۔

فاتحہ اصل میں مُردوں کی روحوں کو کسی نیک کام کا ثواب بخشنے کا نام ہے جو شرعاً جائز ہے اور اہل سنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ مُردہ کو دعا درود و نماز روزہ حج و عمرہ طواف و قربانی صدقہ و خیرات و تلاوت قرآن وغیرہ نیک کاموں کا ثواب بخشنے سے پہنچتا ہے اور وہ اس سے خوش ہوتے اور نفع اُٹھاتے ہیں حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ ہم اپنے مردوں کیطرف سے حج و صدقہ کرتے ہیں اور ان کے لیئے دعا کرتے ہیں کیا انھیں پہنچتا ہے فرمایا ہاں انھیں پہنچتا ہے اور وہ اس سے خوش ہوتے ہیں جیسے کہ تمھیں کوئی ہدیہ تحفہ دیتا ہے تو تم خوش ہوتے ہو۔ اور ثواب پہنچانیکا طریقہ یہ ہے کہ نیک کام کرنے والا کرتے وقت اس نیت سے وہ کام کرے کہ میں یہ فلاں کے لیے کرتا ہوں اسے اسکا ثواب پہنچے یا بعد کرنے کے یہ نیت کرے کہ اس کام کا ثواب میںنے فلاں کی روح کو بخشا تو آجکل جو طریقہ فاتحہ دینے کا ہے کہ عید بقرہ عید عاشورہ شب براۃ جمعرات کو کھانا وغیرہ جو کچھ چیز خیرات کرنا ہوتا ہے سامنے رکھکر اور قرآن عظیم کا کوئی رکوع اور چاروں قل اور الحمد اور بعض آیتیں اور درود شریف جسکو پنج آیت کہتے ہیں پڑھکر فاتحہ دیتے اور ہاتھ اوٹھا کر دعا کرتے اور کہتے ہیں کہ اے اللہ ہم نے سب کا ثواب فلاں کی روح کو بخشا اور پھر وہ کھانا وغیرہ غریبوں کو دیدیتے ہیں اس میں کوئی برائی نہیں ہے کہ کھانا وغیرہ خیرات کرنے قرآن عظیم پڑھنے اور اسکا ثواب مردوں کی روح کو بخشنے کو تو وہابیوں کے بڑے بوڑھے بھی جائز مانتے ہیں[1] رہا فاتحہ کے لیئے دن تاریخ مقرر کرنا اور عید بقرعید

[1] دیکھو بہشتی زیور کے چھٹے حصے میں لکھا ہے کہ فاتحہ کی حقیقت شرع میں فقط اتنی ہے کہ کسی نے کوئی نیک کام کیا اسپر جو کچھ اسکو ثواب ملا اسنے اپنی طرف سے وہ ثواب (بقیہ صفحہ ۹۰ پر دیکھیے)

شب برات وجمعرات کو خاصکر فاتحہ دلانا اور کھانا وغیرہ سامنے رکھکر
ہاتھ اُٹھاکر فاتحہ دینا اور یہی سورتیں پڑھنا بھی شرعًا منع نہیں ہی
اور جو بات شرعًا منع نہو اور نہ اس میں کوئی برائی ہو وہ جائز و
مباح ہی بلکہ شرع میں کاموں کے لیے دن مقرر کرنا اور
دعا میں ہاتھ اُٹھانا بلکہ بعض روایات میں کھانا سامنے رکھکر
رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا دعا فرمانا بھی آیا ہے
تو پھر اس طرح فاتحہ دینے کو منع کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے
یہ وہابیوں کا خبط ہے اور مسلمانوں کے عزیز مُردوں کو ثواب سے
محروم رکھنا ہے کہ جب یہ دن آتے ہیں تو فاتحہ دینا دلانا یاد ہو جاتا
ہے ویسے کون کسی کی روزانہ فاتحہ دلاتا اور یاد رکھتا ہے دوسرے
بعض روایات میں آیا ہے کہ ان دنوں میں مُردوں کی روحیں اپنے
اپنے گھر آتی اور اپنی آل واولاد اور عزیزوں سے صدقہ وخیرات

(حاشیہ بقیہ) کسی دوسرے کو دیدیا کہ یا اللہ میرا یہ ثواب فلاں کو دیدیجئے اور پہنچا دیجئے۔ مثلاً کسی نے خدا کی راہ میں کچھ کھانا یا مٹھائی یا روپیہ پیسہ کپڑا وغیرہ دیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ جو کچھ اسکا ثواب مجھے ملا ہی وہ فلاں کو پہنچا دیجئے یا ایک آدھ پارہ قرآن مجید کا یا ایک آدھ سورۃ پڑھی اور اسکا ثواب بخشدیا جاہی وہ نیک کام آج ہی کیا ہو یا اس سے پہلے عمر بھر میں کبھی کیا تھا دونوں کا ثواب پہنچ جاتا ہی اتنا تو شرع سے ثابت ہی بلکہ اسی کتاب میں سب کاموں کیلئے وقت مقرر کرنیکی اجازت دیگئی ہی اور ہدایت کی گئی ہی اور جب وہابیوں کے بڑے بوڑھے اسے جائز کہتے اور اسکی اجازت دیتے ہیں تو پھر عجب ہے کیوں نا جائز بتاتے اور منع کرتے ہیں دیکھو بہشتی زیور کے ساتویں حصہ کے صفحہ ۴۶ پر لکھا ہی کہ سب کاموں کیلئے وقت مقرر کر لو اور اسکے دسویں حصہ کے صفحہ ۲ پر لکھا ہی کہ مہینہ میں تین چار دن خاص اس کام کیلئے مقرر کر لو اور کام کام سب برابر ہیں تو جیسے ایک کام کیلئے وقت مقرر کرنا جائز ہوا ویسی ہی سب کاموں کیلئے وقت مقرر کرنا جائز ۱۲۔

چاہتی ہیں اور انتظار کرتی ہیں کہ کوئی انکے لیے خیرات کرے کسی چیز کا انھیں ثواب بخشے اور نہایت لاچاری اور غمگین آواز سے پکار کر کہتے ہیں مرے گھر والو اے میرے بچو اے میرے عزیزو ہمپر مہربانی سے خیرات کرو ہمیں یاد کرو بھول نجاؤ ہماری غریبی پر ترس کھاؤ کوئی ایسا ہے جو ہمیں اور ہماری غریبی کو یاد کر کے ہمپر رحم کرے ترس کھائے اس لیے خاصکر ان دنوں میں فاتحہ دیتے دلاتے ہیں کہ وہ ثواب سے محروم نہوں خالی نہ جائیں اور کھانا وغیرہ اس لیے سامنے رکھتے ہیں کہ ثواب بخشتے وقت ہر چیز کا نام نہ لینا پڑے سب چیزوں کی طرف اشارہ کر کے کہدیا جائے کہ اس سب کا ثواب فلاں کی کو بخشا اور یہ خاص سورتیں اس لیے پڑھی جاتی ہیں کہ ایک تو انکا ثواب زیادہ ہے دوسرے ہر شخص کو یاد ہوتی ہیں آسانی سے پڑھکر ثواب بخشدیتا ہے ویسے جو سورتیں جسے یاد ہوں پڑھے کھانا سامنے رکھے یا نہ رکھے ہاتھ اوٹھائے یا نہ اُٹھائے زبان سے کہے یا نہ کہے۔ صرف مُردہ کو ثواب پہنچانیکی نیت سے کھانا وغیرہ خیرات کرنا قرآن عظیم پڑھکر ثواب بخشنا کافی ہے اور غریب آدمی کو فاتحہ دیکر مردہ کو ثواب پہنچانیکی نیت سے فاتحہ کا کھانا وغیرہ خود کھالینا یا اپنے بال بچوں کو کھلا دینا بھی جائز ہے

اور اسکا ثواب مردہ کو پہنچیگا۔ ہاں اگر مردہ کو ثواب پہنچانیکی نیت سے کھانا وغیرہ خیرات نہ کیا یا قرآن عظیم پڑھکر نہ بخشا تو اسکا ثواب مُردہ کو نہ پہنچے گا۔ اور غیر آدمی کے فاتحہ دینے سے بھی مُردہ کو ثواب ہوتا ہے اور خیرات کرنے سے پہلے اس کھانے وغیرہ کا ثواب مُردہ کو بخشنے سے بھی پہنچتا ہے کہ غیر آدمی اگرچہ خود کھانے وغیرہ کا مالک نہیں ہوتا ہے لیکن کھانے وغیرہ کے مالک کی طرف سے اسکا ثواب بخشنے کا وکیل ومختار ہوتا ہے اور قرآن عظیم کے ثواب بخشنے کا خود مختار ہوتا ہے۔ تو اس کا بخشا ہوا ثواب یقیناً پہنچتا ہے۔ دوسرے جب وہ کھانا وغیرہ خیرات کرنے اور مُردہ کو ثواب پہنچانے کی نیت سے کیا گیا تو ایک ثواب تو اسکا اسیوقت مردہ کو ملگیا اور جب وہ اس کیلئے خیرات کیا گیا تو دس گنا ثواب اور ملا جس میں غیر کا کچھ تعلق نہوا اور خیرات کرنے غریبوں کو دینے سے پہلے اسکا ثواب پہنچا۔ البتہ اس طرح کھانا سامنے رکھکر فاتحہ دینے اور یہی سورتین پڑھنے کو لازم سمجھنا اور یہ خیال کرنا کہ بے اسطرح کی اور سوا ان دنوں کے دوسری طرح اور دوسرے دنوں میں فاتحہ دینے سے فاتحہ نہیں ہوتی ثواب نہیں پہنچتا ہے۔ بڑی غلطی اور نری جہالت وبیعقلی ہے جو ایسا خیال کرے اسے

تنبیہ کرنا اور بتانا چاہیئے نہ کہ اصل فاتحہ کو منع کرنا اور ناجائز و حرام بتانا بلکہ اسکے سوا جو اور فضول و بیفائدہ باتیں فاتحہ میں عورتیں ملاتی ہیں اُنسے بھی باز رکھنا اور باز رہنا چاہیئے جیسے فاتحہ کیدن عورتوں کا جمع ہونا۔ کھانا پکانا۔ نیاز و فاتحہ کی جگہ کو لیپنا پوتنا فاتحہ ہوتے وقت سامنے سے نکلنے اور کھڑے ہونے کو منع کرنا۔ دوسری چیز کو سامنے سے ہٹا لینا کہ اسپر بھی فاتحہ ہو جائیگی۔ اور فاتحہ کے کھانے سے بچوں کو دور رکھنا کہ کہیں وہ اُسے چھو ٹا نکر دیں۔ اور فاتحہ نہو۔ اور فاتحہ کے کھانے میں سے تھوڑا سا الگ کر کے اُسپر فاتحہ دلانا۔ سب پر نہ دلانا۔ اور ہر مُردہ کی الگ الگ فاتحہ دلانا۔ دودھ پیتے بچوں کی دودھ پر فاتحہ دلانا۔ اور نئے مُردے کی دو تین روز حلوہ پر فاتحہ دلانا کھانے کے ساتھ پانی اور پان اس خیال سے رکھنا کہ مردہ پیاسا رہ جائیگا۔ پان کی طلب رہجائیگی۔ بی بی کی فاتحہ ڈھک کر دلانا کہ مرد اُسے نہ دیکھیں۔ اور پاک عورتوں کو اُسے کھلانا مُردوں اور دوسرے خصم والی عورتوں کو نہ کھلانا۔ فاتحہ ہوتے وقت اگر کی بتیاں اور لوبان سلگانا اور عطر کی پھریری رکھنا اگر تعظیم کلام الٰہی اور قرآن عظیم پڑھتے میں خوشبو پھیلنے

کی غرض سے ہو تو برائی نہیں ہے۔ اور جو کسی بُرے خیال سے ہو تو نہ ہونا چاہیے۔ **تنبیہ** عورتوں کو پاکی کی حالت میں قرآن پڑھکر مُردوں کو اس کا ثواب بخشنا اور فاتحہ دینا جسطرح بتایا گیا جائز ہے یہ خیال انکا غلط ہے کہ عورتوں کو فاتحہ دینا جائز نہیں ہے یا ان کی فاتحہ کا مُردوں کو ثواب نہیں پہنچتا ہے جسکے گھر میں کوئی فاتحہ دینے والا نہو وہ خود فاتحہ دیلیا کرے اپنے گھر کے مُردوں کو ثواب سے محروم نہ رکھا کرے۔ اور یہ خیال بھی عورتوں کا غلط ہے کہ محرم میں سوا حضرت امام حسین اور کربلا کے شہیدوں کے اور کسیکی فاتحہ نہیں ہوتی ہے۔ کہ شرع میں کسی کی فاتحہ کے لیے کوئی دن اور وقت مقرر نہیں ہے جس وقت اور جس روز جس کی چاہو فاتحہ دلاؤ کوئی ممانعت نہیں ہے۔ عورتوں کو اپنے خیال درست کرنا اور بُرے خیالوں سے بچنا چاہیے۔ اور جب فاتحہ کی حقیقت معلوم ہو گئی تو تیجہ دسویں۔ بیسویں۔ چالیسویں سہ ماہی چھ ماہی برسی وغیرہ بزرگان دین کی نیاز نذر عرس بی بی کی صحنک۔ بو علی شاہ قلندر کی سہ منی شاہ عبدالحق کا توشہ بڑے پیر صاحب کی گیارہویں وغیرہ کا حال بھی کھل گیا کہ وہ سب بھی شرعاً جائز و ثواب ہیں کہ دراصل فاتحہ ہیں لوگوں نے

جُداجُدا نام رکھ لیئے ہیں اور مختلف قیدیں اُنکے ساتھ لگائی ہیں کہ مرنے کے تیسرے روز مردہ کی روح کو کلمہ طیبہ وقرآن عظیم اور کھانے وغیرہ کا ثواب بخشنے فاتحہ دینے کو تیجہ اور اور دوسرے روز بچوں کی فاتحہ دینے کو دوجہ۔ اور دسویں بیسویں چالیسویں روز فاتحہ دینے کو دسواں بیسواں چالیسواں اور تیسرے مہینہ فاتحہ دینے کو سہ ماہی اور چھٹے مہینہ فاتحہ دینے کو چھماہی اور ختم سال پر فاتحہ دینے کو برسی کہتے ہیں۔ اور اولیاء کرام وبزرگان دین کی فاتحہ دینے کو ادب کی وجہ سے فاتحہ نہیں کہتے ہیں نیاز نذر کہتے ہیں اور ہر سال اُن کی وفات کے دن ان کی قبر پر یا اور کہیں فاتحہ دینے اور جمع ہوکر ختم قرآن وغیرہ کا ثواب بخشنے کو عرس کہتے ہیں اور حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فاتحہ کو بی بی کی نیاز بی بی کی صحنک[1] کہتے ہیں اور بڑے پیر صاحب کی گیارہ ربیع الثانی کو

---

[1] جہانگیر بادشاہ کی بیوی جودھا بائی نورجہاں سے بہت جلتی تھی ایک دن اس نے بی بی کی نیاز کی اور سب محل کی عورتوں کو بلایا اور کہا کہ جسکا دوسرا نکاح ہوا ہو وہ اس نیاز کو نہ کھائے نورجہاں یہ سُنکر بہت شرمندہ ہوئی اور واپس آئی کیونکہ اس نے دوسرا نکاح بادشاہ کیساتھ کیا تھا اور اس کے شرمندہ کرنیکو یہ حرکت کی گئی تھی جب سے عورتوں میں بی بی کی نیاز کی رسم پڑی اور بی بی کی صحنک نام رکھا گیا۔ اور یہ قیدیں لگائی گئیں کہ ڈھک کر نیاز ہو مرد نہ دیکھیں اور سوا پاک اور پہلے نکاح والی عورتوں کے اسے کوئی نہ کھائے ۔ ۱۲ منہ

فاتحہ دینے کو گیارہویں کہتے ہیں۔ یونہی دوسرے بزرگوں کی فاتحہ کا کوئی نہ کوئی نام رکھ لیتے ہیں جیسے سید جلال بخاری کے کونڈے توشہ سہمنی وغیرہ اور کوئی نہ کوئی قید ان میں لگا لیتے ہیں کسی کی حلوے پر کسی کی پوریوں پر کسی کی کھیر و جلابیوں پر فاتحہ دلاتے تیجہ چنوں پر کرتے ہیں لیکن کوئی نام رکھ لینے یا کسی مصلحت اور نفع کیلئے کوئی قید لگا لینے سے نیاز و فاتحہ ناجائز نہ ہوگی کہ کسی کے کوئی شے نامزد کرنے اور کچھ نام رکھ لینے یا کسی مصلحت اور فائدہ کے لیے اس میں کوئی جائز قید لگا لینے سے وہ شے ناجائز نہیں ہوتی ہے۔ البتہ ان قیدوں کو شرعی یا لازمی و ضروری سمجھنا یا بے ضرورت و بے فائدہ کوئی قید لگانا برا اور مکروہ ہے

ضرورت

اور بے فائدہ کوئی کام کرنا بھی شرعاً ناجائز ہوتا ہے

مظالم نجدیہ

بر

مقابر قدسیہ

اس میں مزارات پر قبہ عمارتیں بنانے انھیں پختہ کرنے ان پر چادر غلاف ڈالنے چراغ جلانے ان پر نام و تاریخ وفات میت لکھنے ان کی توہین و بے حرمتی کرنے۔ انھیں توڑنے۔ قبہ منارے ڈھانے کا حکم شرعی اور اقوال و افعال نجدیہ وہابیہ کا رد و ابطال اور اہل طائف و مکہ و مدینہ پر مظالم نجدیہ کا پورا حال ہے۔ قیمت ۲ر

ملنے کا پتہ

مولوی حشمت علی بریلی محلہ گڑھیا

اطلاع

مسلمانو ایک مدت سے یہ ارادہ ہو رہا تھا کہ عورتوں اور بچوں کے پڑھنے کے لئے سلیس اردو میں کوئی ایسی کتاب بنائی جائے جس سے وہ اپنے دین و مذہب کی ضروری باتوں سے آگاہ عقائد اہلسنت و جماعت سے خبردار ہو کر ہر بدمذہبی گمراہی سے بچیں کہ آجکل ہر طرف یہ بلا چھائی ہوئی ہے اور لوگوں کو طرح طرح بدمذہب گمراہ بنانے کی کوشش کیجارہی ہے مگر چونکہ ہر کام اپنے وقت پر ہوتا ہے لہذا اس کی اشاعت میں تاخیر ہوتی رہی یہانتک کہ اب بعونہ تعالیٰ اس کا سلسلہ شروع ہوا اور اس کے پانچ حصے طبع سے آراستہ ہو کر آپ کے سامنے آئے اور باقی بھی اسیطرح بہت جلد آپ کے پیش نظر ہونگے اگر آپنے انکی طرف توجہ کی اور اسے قدر کی نگاہ سے دیکھ کر گھروں اپنے مدرسوں اور مکتبوں میں پڑھنے پڑھانیکا رواج دیا تو انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب ہر مسلمان کے گھر میں بلکہ دل میں نظر آئیگی اور وقت ضرورت ایک بڑے سنی مولوی کا کام دیگی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے اہتمام کی اور آپ کو اسے خود پڑھنے اور اپنی عورتوں بچوں کو پڑھانے کی توفیق عطا فرمائے آمین یا رب العلمین

قیمت حصہ اول ۳؍ دوم ۴؍ سوم ۵؍ چہارم ۵؍ پنجم ۶؍

کتاب ملنے کا پتہ

مولوی حشمت علی بریلی محلہ گڑھیا

Marfat.com

سچا پکا سنی حنفی بنانیوالا طریقۂ اہلسنت وجماعت پر چلانیوالا بدمذہبی

وگمراہی سے بچانیوالا دینی ومذہبی باتیں بتانیوالا اسلامی احکام

ومسائل سکھانیوالا مردوں عورتوں لڑکوں لڑکیوں کے لیے

اردو تعلیم کا نیا نرالا سلسلہ

مسمّٰی بہ

شمع ہدایت

حصہ چہارم

جکو مؤلف جناب مولٰنا مولوی محمد حشمت علی صاحب سنی

حنفی قادری بریلوی

نے

باہتمام شیخ غلام حیدر تاجر کتب [illegible] پریس امرتسر میں چھپوا کر شائع کی

نصرۃ الواعظین

باوصاف

سید المرسلین

مسلمانو:- یہ کتاب تمہارے نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے اوصا
فضائل کا گنجینہ خصائل و شمائل کا خزینہ ہے اس میں نہایت دلچ
و پر اثر مضامین و بیانات بطریق وعظ گوئی لکھے گئے ہیں اور ہر بیا
اثنا میں آیات و احادیث اور اُن کی تفسیر و شان نزول اور اُنکے
حکم و نکات و لطائف و اشارات اور حضور کے اوصا
و فضائل خصائل و شمائل بیان کیے گئے ہیں اور جا
موقع بموقع مثنوی شریف و دیگر نظم و اشعار نعتیہ برا
دلچسپی لائے گئے ہیں جس کے پڑھنے اور سننے
مسلمانوں کی نگاہوں میں نور دلوں میں سرور اور حب رسو
پیدا ہوتا ہے۔ اور اُن کا ایمان تقویت اور جلا پاتا ہے
غرضکہ یہ کتاب علما طلبا واعظین وغیرہ ہر مسلمان اردو دان
بہت مفید و کارآمد ہے اس کے تین حصے ہیں قیمت فی حص
آٹھ آنے۔ ملنے کا پتہ

مولوی حشمت علی محلہ گدھیا بریلی

شمع ہدایت حصہ چہارم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلام کی اصل اور حقیقت

اسلام وہ سچا دین ہے جسے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کی طرف سے لیکر آئے اور تمام زمین پر چاروں طرف اسے پھیلایا اور سب لوگوں کو اس کی طرف بلایا پس جن لوگوں نے اسے مع اس کی ضروری باتوں کے سچے دل سے قبول کیا وہ مسلمان ہیں اور جن لوگوں نے اسے قبول نہ کیا یا اس کی کسی ضروری بات کو نہ مانا وہ مسلمان نہیں ہیں ضروری باتوں سے وہ باتیں مراد ہیں جن پر اسلام کا مدار ہے جیسے وحدانیت رسالت۔ قیامت جنت دوزخ حشر ونشر حساب کتاب۔ نماز روزہ حج۔ زکوٰۃ وغیرہ جن کے نہ ماننے اور انکار کرنے سے آدمی مسلمان نہیں رہتا ہے۔ اس دین کی بنیاد اور جڑ پانچ چیزیں ہیں انھیں کو ارکان

اسلام کہتے ہیں جن کو ہم الگ الگ تفصیل وار بیان کرتے ہیں۔

پہلا رکن اسلام کا

کلمہ شہادت اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ہے یعنی سچے دل سے یہ ماننا اور تصدیق کرنا کہ اللہ ایک ہی ہے اسکے سوا کوئی اللہ نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندہ اور اللہ کے سچے رسول ہیں جو کچھ وہ اللہ کی جانب سے لیکر آئے اور ہمیں بتایا وہ سب حق ہے اسی تصدیق کا نام ایمان ہے اور جسکے دل میں یہ تصدیق ہوگی وہ مومن ایماندار ہے۔ گویا ایمان و اسلام ایک ہے جو مومن ہوگا وہ مسلمان ہوگا۔ اور جو مسلمان ہوگا وہ مومن ہوگا یہ نہیں ہو سکتا کہ اسلام بلا ایمان ہو یا ایمان بلا اسلام ہو۔ فرق صرف اتنا ہے کہ ایمان محض دل میں تصدیق کرنا ہے اور اسلام ظاہر میں اس تصدیق کا اظہار اور تابعداری۔

اسلام میں بہت گروہ اور فرقے ہوئے ہیں جن میں بعض اب موجود ہیں اور بعض ہو چکے مگر ان سب فرقوں میں صرف ایک فرقہ اہل سنت وجماعت حق اور راہ راست پر ہے باقی سب اہل ہوا اور گمراہ ہیں۔

اہل سنت وجماعت وہ بڑا گروہ ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے آل و اصحاب کی سنت و طریقے پر چلتا ہے اس میں بعد زمانہ صحابہ کرام چار شخص امام و پیشوائے دین علاوہ اور اماموں کے ہوئے ہیں جنھوں نے اپنی تمام عمر رات دن اللہ اور اللہ کے رسول کی طاعت عبادت اور دین

کی خدمت میں صرف کی اوّل امام ابو حنیفہ نعمان ابن ثابت کوفی دوم
امام شافعی سوم امام مالک چہارم امام احمد حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم پس
اہلسنت وجماعت میں اس اعتبار سے چار مذہب ہوئے مذہب حنفی مذہب
شافعی مذہب مالکی مذہب حنبلی۔ اور اہل سنت وجماعت میں سے جو لوگ
جس امام کے ان اماموں میں سے مقلد اور پیرو ہوئے وہ اسی کی طرف نسبت
کیے گئے اور وہی ان کا مذہب ٹھہرا جیسے حنفی مقلدین امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ
علیہ اور شافعی مقلدین امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور مالکی مقلدین امام مالک
رحمۃ اللہ علیہ اور حنبلی مقلدین امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ مگر ان چاروں اماموں
میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے امام ہوئے ہیں اور تمام عرب وعجم میں زیادہ تر
اہلسنت وجماعت انھیں کے مقلد اور پیرو ہیں باقی اور تین اماموں کے
اسی لیے ان کا لقب امام اعظم ہوا اور ہر مقلد خواہ ان کا ہو یا کسی دوسرے
امام کا انھیں امام اعظم کہتا ہے بلکہ دوسرے اماموں کے پیرووں نے ان کی بے حد
تعریفیں کی ہیں اور آپکے فضائل ومناقب میں بڑی بڑی کتابیں لکھی ہیں
کہ دراصل وہ چاروں امام اصول میں ایک ہیں فروع میں مختلف ہیں اور فروع
میں انکا مختلف ہونا ہمارے لیے رحمت ہے پس حق انھیں چاروں میں دائر ہے
اور اہلسنت وجماعت انھیں چاروں اماموں میں سے کسی نہ کسی کے مقلد
وپیرو ہیں اور جو ان چاروں اماموں میں سے کسی کا مقلد و پیرو نہیں وہ اہل ہوا
بدعتی گمراہ خارج از اہلسنت وجماعت ہے عقائد اہلسنت وجماعت حسب ذیل ہیں

Marfat.com

جس کے یہ عقائد نہ ہوں اُسے سمجھ لو کہ اہلسنت وجماعت نہیں ہے۔ کسی اور گمراہ فرقہ کا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کا بیان

اللہ اُس ذات کا نام ہے جس میں تمام صفات کمال جمع ہیں اور وہ خود ہوا ہے اسی لیے اُسے خدا کہتے ہیں کہ خدا کے معنی خود آنے والا اور موجود ہونیوالا ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایک ہے اُس کے سوا کوئی اور اللہ یعنی معبود برحق مستحق عبادت نہیں ہے اور نہ کوئی اُس کی ذات اور صفات اور اسما اور افعال اور احکام میں شریک ہے۔ اللہ تعالیٰ واجب الوجود ہے یعنی اُس کا وجود ضروری ہے اور عدم (نہ ہونا) محال ہے اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا کبھی فنا نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ عرش پر ہے مگر اس طرح نہیں جس طرح ہم تم کسی چیز پر قرار سے کسی طرف کو منھ بیٹھ کر کے بیٹھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ میں تمام خوبیاں اور صفات کمال جمع ہیں اور وہ ہر عیب اور نقصان کی چیز سے بلکہ ہر اُس بات سے جسمیں نہ کمال ہو اور نہ نقصان پاک ہے یعنی اُس میں ایسی باتوں کا ہونا محال ہے۔ جیسے دغا۔ فریب۔ جھوٹ ظلم جہل۔ بیحیائی۔ وغیرہ بُری اور عیب کی باتیں۔ اللہ تعالیٰ کی صفتیں نہ اس کی ذات ہیں اور نہ ذات سے جدا ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے تمام نام اور صفتیں ہمیشہ سے ہیں پیدا کی ہوئی اور نئی نہیں ہیں۔ اور نہ

اُس کی قدرت کے نیچے داخل ہیں اور نہ اُنکے لیے ابتدا وانتہا ہے جو کوئی انھیں پیدا کی ہوئی نئی بتائے وہ بددین وگمراہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کے سوا تمام دنیا کی سب چیزیں نئی پیدا کی ہوئی ہیں جو کوئی اِن میں سے کسی چیز کو نئی نہ کہے قدیم پرانی مانے یا اِس کے نئی ہونے میں شک کرے وہ کافر ہے۔ اللہ تعالیٰ اغنی اور بے پرواہ ہے کسی کی اُسے حاجت نہیں ہے اور تمام دنیا اس کی محتاج اُس کے در کی فقیر ہے اللہ تعالیٰ کی ذات عقل سے دریافت نہیں ہوسکتی ہے ہاں اُس کے فعلوں سے اس کی کچھ صفات اور صفات سے اُس کی ذات کی پہچان حاصل ہوتی ہے اللہ تعالیٰ عالم ہے ہر شے کو ایک سا تفصیل وار جانتا ہے اس کے علم میں کسی قسم کی زیادتی کمی نہیں ہوتی ہے اور نہ کسی چیز کے بدلنے اور متغیر ہونے سے اُسکا علم بدلتا اور متغیر ہوتا ہے جیسا تھا ویسا ہی ہے اسی طرح رہیگا۔ خواہ وہ چیز ہو یا نہ ہو۔ ہوسکتی ہو یا نہ ہوسکتی ہو۔ ظاہر ہو یا ڈھکی چھپی ہو۔ آسمانوں میں ہو یا زمینوں میں ہو۔ چھوٹی ہو یا بڑی ہو۔ اندھیرے میں ہو یا اُجالے میں ہو کوئی ذرہ ایسا نہیں جسے وہ نہ جانتا ہو کوئی پتہ ایسا نہیں جس کی اُسے خبر نہ ہو۔ ازل سے ابد تک جو کچھ ہوا اور ہوگا سب کو وہ جانتا ہے۔ ہمارے تمھارے تمام مخلوقات کے حرکات سکنات اقوال افعال احوال سے آگاہ اور بیٹھوں کے حالات دلوں کے خطرات اور خیالات سے خبردار ہے کوئی چیز اُس کے علم سے باہر نہیں ہے۔ سب کو اُس کا

علم گھیرے ہوئے ہے۔ جو چیزیں اور جو باتیں لوگوں سے غائب اور پوشیدہ
ہیں اور جو غائب پوشیدہ نہیں ہیں اُن سب کو وہ برابر ایک سا جانتا ہے
اور یہ جاننا اُس کا بلا واسطہ اور بے کسی کے دیے ہوئے بتائے ہوئے
ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا پس جو شخص غیر اللہ کے لیے ایسا علم مانے
اور ثابت کرے وہ کافر ہے۔ ہاں جسقدر علم غیب اللہ تعالیٰ نے انبیا
اولیا کو دیا ہے اور جو ظاہر چھپی باتیں انہیں بتائی ہیں اتنا اُن کے لیے بھی
ماننا ضروری ہے اس سے انکار کرنا اور ان کیلیے مطلقاً علم غیب نہ ماننا
بعض قرآن عظیم کو ماننا اور بعض کو نہ ماننا ہے۔
اللہ تعالیٰ قادر ہے یعنی ہر شے کے بنانے بگاڑنے مارنے جلانے نفع
نقصان پہنچانے عزت و ذلت دینے امیر غریب۔ تباہ و برباد کرنے پر قدرت
اختیار رکھتا ہے جو کام اور جو بات کہ ہو سکتی ہے اور اُس میں کوئی عیب و نقصان
نہیں ہے وہ سب اُس کے قدرت و اختیار میں ہے اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ
قَدِیۡرٌ کا یہی مطلب ہے اور جو کام اور جو بات محال ہے ہو نہیں سکتی ہے
یا اُس میں کوئی عیب و نقص ہے جیسے اپنی مثل دوسرا اللہ بنانا یا اپنی ذات
صفات کو فنا کرنا۔ یا بی بی بچہ بنالینا۔ یا جھوٹ بولنا ظلم و ستم کرنا اس
اللہ تعالیٰ کی قدرت تعلق نہیں رکھتی ہے کہ اس میں تعلق قدرت کی صلاحیت
ہی نہیں ہے۔
اللہ تعالیٰ زندہ ہے اور زندہ رہیگا۔ کبھی نہ مریگا اور سب کی موت

اور زندگی اُس کے قدرت واختیار میں ہی جیسے جبتک چاہی زندہ رکھے اور جب چاہی مار ڈالے اور جب چاہے پھر زندہ کرے مگر اُس کی زندگی ہماری تمھاری سی باعتدال مزاج نہیں ہی اور اللہ تعالیٰ سننے والا ہی ہر بات اور ہر آواز ہر لفظ ہر حرف اگرچہ وہ کتنا ہی آہستہ اور ہلکے سے ہو سُنتا ہی مگر اس کا سُننا ہمارا تمھارا سا کان وغیرہ آلہ کے ذریعہ اور ہوا کے اثر سے نہیں ہی۔

اللہ تعالیٰ دیکھنے والا ہی ہر شے ہر شکل ہر رنگ کو اگرچہ وہ اندھیرے میں ہو اگرچہ وہ کتنی ہی چھوٹی اور باریک اور پتلی ہو بلکہ ہر شے کی حرکات سکنات اور افعال واحوال کو دیکھتا ہی خواہ اندھیرے میں چھپکر کریں یا ظاہر ظہور آجالے میں سب اُسکے سامنے ہیں مگر اُس کا دیکھنا ہمارا تمھارا سا دیکھنا آنکھ چشمہ۔ دوربین۔ وغیرہ آلہ سے نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کلام کرنیوالا بولنے والا ہے مگر اُس کا کلام الفاظ وحروف اور آواز کی جنس سے نہیں ہی اور نہ ہماری تمھاری طرح منھ۔ حلق۔ زبان۔ ہونٹ۔ دانت سے سامنے ہوکر کلام کرتا ہی۔ بلکہ در پردہ وہ کلام کرتا ہے۔ کوہ طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اور عرش عظیم پر شب معراج ہمارے نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا اور قرآن عظیم اُس کا کلام ہی مگر اپنے کلام کی کیفیت سے وہی آگاہ ہی ہم تم نہیں جان سکتے کہ وہ کیسے اور کس طرح کلام کرتا ہی۔ اُس کا کلام بھی مثل اور صفات کے قدیم ہی

نیا پیدا کیا ہوا نہیں ہے الٰہی قرآن عظیم کو نیا پیدا کیا ہوا ماننے والا کافر ہے البتہ جن
الفاظ اور نقوش اور آواز سے وہ لکھا پڑھا اور سنا اور حفظ کیا جاتا ہے۔
وہ سب حادث ہیں یعنی ہمارا لکھنا پڑھنا۔ سننا۔ حفظ کرنا حادث ہے۔
اور جسے ہم نے لکھا اور پڑھا اور سنا اور حفظ کیا وہ قدیم ہے۔
اللہ تعالیٰ چاہنے اور ارادہ کرنیوالا ہے آسمان وزمین۔ دنیا وعقبیٰ میں برائی
بھلائی نیکی بدی۔ زیادتی کمی۔ نفع نقصان صحت ومرض کفر وایمان۔ طاعت
ومعصیت چلنا پھرنا۔ مرنا جینا۔ وغیرہ جو کچھ ہوا اور ہوگا وہ سب اللہ تعالیٰ کے
ارادے اور مشیت اور (چاہنے) سے ہوا اور ہوگا۔ کوئی ذرہ کوئی پتہ بے ارادہ
اللہ تعالیٰ کے حرکت نہیں کر سکتا اور نہ ٹھہر سکتا ہے اگر تمام دنیا والے جمع ہو کر
یہ چاہیں کہ ہم کوئی کام کریں یا کسی کام سے باز رہیں تو وہ بے ارادہ اللہ تعالیٰ کی
اس کام کو نہیں کر سکتے اور نہ اس سے بچ سکتے ہیں۔ وہ جو چاہتا ہے ہوتا ہے
اور جو نہیں چاہتا ہے نہیں ہوتا ہے۔ اس کے ارادہ میں جس کام جس بات کے
جو وقت اور طریقہ مقرر ہے وہ کام اسی وقت اور اسی طرح ہوگا اس کے
بعد یا اس سے پہلے یا دوسری طرح نہیں ہو سکتا۔
اللہ تعالیٰ تدبیر کرنیوالا ہے ہر کام تدبیر سے انجام سوچکر کرتا ہے اور
ہر چیز کو آپنے ایک قدر اور اندازہ پر ازل میں مقرر فرمایا ہے۔ اور وہ جو
چاہتا ہے اور جیسا چاہتا ہے کرتا ہے۔ کوئی اس کو اس کے فعل سے روکنے
اور باز رکھنے والا نہیں ہے۔ سب فعل اس کے حکمتوں سے بھرے ہوئے

قدیم ہیں کوئی فعل اُس کا مخلوق اور حادث نہیں ہے اور نہ حکمتوں سے
خالی اور فضول و بے فائدہ ہے خواہ ہمیں اُس کی حکمت معلوم ہو یا نہ ہو
اور نہ اُس کے فعلوں کے لیے کوئی غرض و غایت ہے اور نہ علت و سبب ہے
بظاہر دنیا میں تمھیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ فلاں چیز فلاں کام اس لیے اور
اس سبب سے کیا گیا ہے۔ مثلاً آنکھ دیکھنے کے لیے اور کان سُننے
کے لیئے دیئی ہے اور آگ جلانے کے لیے اور پانی پیاس بجھانیکے لیے
پیدا کی گئی ہے مگر حقیقت میں وہ اسلیے نہیں ہیں اگر وہ چاہے تو آنکھ سُنے اور
کان دیکھے۔ آگ نہ جلائے پانی جلائے اور اللہ تعالیٰ حاکم ہے اُس کے
سوا کوئی حاکم نہیں ہے۔ افعال کا اچھا موجب ثواب ہونا یا بُرا موجب عذاب
ہونا اُسی کے حکم سے ہے خود افعال اچھے بُرے نہیں ہوتے ہیں اور نہ عقل
انہیں اچھا یا بُرا کرتی ہے

اللہ تعالیٰ دکھائی دینے والا ہے قیامت کے دن وہ مسلمانوں کو دکھائی دیگا
مگر اس طرح نہیں جس طرح ہم تم آپس میں ایک دوسرے کو دکھائی دیتے ہیں
اس کی کیفیت وہی جانتا ہے۔ دنیا میں ان آنکھوں سے سوائے ہمارے
نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے اللہ کو کسی نے نہیں دیکھا اور نہ دیکھ سکتا ہے
ہاں خواب میں انبیاء کرام اور اولیائے عظام علیہم السلام نے اُسے
دیکھا ہے۔ چنانچہ ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سو بار اُسکا
دیدار ہوا اور ان کے علاوہ بھی بعض ائمہ کرام اُس کے دیدار سے

مشرف ہوئے۔
قضا و قدر حق ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے ہر بھلائی برائی اپنے علم کے موافق مقدر فرمادی اور جو اُس کے علم میں جیسا کرنے والا اور ہونیوالا تھا ویسا ہی اس نے اُسے لکھدیا مگر یہ نہیں کہ جیسا اُس نے اُسے لکھدیا ہے ویسا ہی اُسے کرنا پڑے مثلاً زید اُس کے علم میں کافر ہونے والا تھا ویسا ہی اُس نے زید کو لکھدیا اگر زید ایمان لانیوالا ہوتا تو ویسا ہی لکھتا تو اُس کے لکھنے نے بندہ کو مجبور نہیں کیا ہے وہ اپنے فعل کا مختار ہے۔ **تنبیہ** قضا و قدر کا مسئلہ عام عقلوں میں نہیں آسکتا ہے لہذا اس میں پڑنا اور غور و فکر کرنا منع اور باعث ہلاکت ہے حضرت صدیق اکبر و عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اس میں بحث کرنے سے روکا اور منع کیا گیا تو ہماری تمھاری کیا حقیقت بس اتنا سمجھ لو کہ بندہ نہ اینٹ پتھر کی طرح بے حس و حرکت و مجبور لاچار ہے۔ اور نہ بالکل مختار و آزاد ہے بلکہ اُسے اس کے فعل کا اختیار دیا گیا ہے اور افعال کی برائی بھلائی بھی بتادی گئی ہے اور برائی بھلائی پہچاننے کو عقل بھی دیدی گئی ہے اور اس کے اسباب و سامان بھی مہیا کر دیے گئے ہیں کہ جب بندہ کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو اُس کے اسباب پیدا ہو جاتے ہیں۔ اب بندہ اس کام کی برائی بھلائی عقل سے دریافت کرکے چاہے کرے یا نہ کرے۔ اسی بنا پر اس سے مواخذہ ہوگا۔
قضا کی تین قسمیں ہیں اول قضائے مبرم یعنی کسی شئے پر معلق نہیں اس میں تغیر

تبدل نہیں ہو سکتا ہے جو لکھ گیا وہی ہو گا اگر اس میں محبوبان خدا کچھ عرض کرنا
چاہتے ہیں تو انھیں بھی اس خیال سے باز رکھا جاتا ہے۔ دوسری معلق محض
جس کا کسی شئی پر معلق ہونا ظاہر فرما دیا گیا ہو۔ مثلاً زید فلاں کام کریگا فلاں
بزرگ اس کے لیے دعا کریگا تو ایسا ہو گا یا نہ ہو گا۔ یہ اکثر اولیائے کرام کی
دعا سے ٹل جاتی ہے۔ تیسری معلق مشابہ بمبرم جس کا کسی شئی پر معلق ہونا علم الٰہی
میں ہے ظاہر نہیں فرمایا گیا ہے یہ خاصانِ خدا کی دعا سے رد فرمائی جاتی ہے
سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی قضا کی بابت فرماتے ہیں کہ میں قضائے
مبرم کو پھیر دیتا ہوں اور حدیث میں اسی کی نسبت ارشاد ہوا ہے کہ دعا قضائے مبرم
کو رد کرتی ہے چونکہ اس کا معلق ہونا معلوم نہیں ہے۔ اسلیے اسے مبرم فرمایا گیا ہے
یونہی تقدیر کے بھی اقسام ہیں اوّل جو علم الٰہی میں مقدر ہے اس میں تغیر نہیں ہو سکتا
دوم جو لوحِ محفوظ میں مقدر ہوا اس میں تغیر ہو سکتا ہے۔ سوم رحم میں فرشتہ کے
ذریعے سے بچہ کا رزق مدت زندگی نیک بخت بدبخت ہونا مقدر فرمایا جاتا ہے
چہارم کاموں کو اوقات پر مقدر فرمانا یہ تقدیر اللہ تعالیٰ کے لطف و مہربانی سے
پھر بھی جاتی ہیں۔ برے بھلے کام سب اللہ ہی کے پیدا کیے ہوئے ہیں مگر
اچھے کام اللہ کی طرف اور برے کام اپنی طرف نسبت کرنا چاہیے۔ برا کام
کر کے یوں نہ کہنا چاہیے کہ ہماری تقدیر ہی میں یہ تھا خدا ہی کو یہ منظور تھا۔
اللہ تعالیٰ جسم اور اعراضِ جسم سے پاک ہے۔ نہ لمبا ہے نہ چوڑا ہے۔ نہ ٹھنگنا ہے
نہ دبلا ہے نہ موٹا ہے۔ نہ کالا ہے نہ گورا ہے۔ نہ کسی اور رنگ کا ہے نہ گونگا ہے۔ نہ بہرا ہے

نہ اُس میں گرمی ہے نہ سردی ہے نہ تری ہے نہ خشکی ہے نہ اُس کی کوئی صورت وشکل ہے۔ نہ ہاتھ پاؤں ناک منھ وغیرہ اعضا اور اجزا ہیں۔ قرآن عظیم اور احادیث نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم میں جو ید اور وجہ اور عین اور نفس اور اصبع اور قدم اور کف اور غضب اور غصّہ اور رضا اور الرحمٰن علی العرش استویٰ وغیرہ الفاظ ذکر فرمائے گئے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں مگر اِن کی کیفیت اور حقیقت سوائے اللہ اور اللہ کے رسول کے کوئی نہیں جانتا ہے ہمیں اُن پر بعینہ ایمان لانا واجب ہے اُنکے معنی تلاش کرنا ان میں تاویلیں کرنا بُرا ہے اور نہ وہ چند ٹکڑوں یا چند چیزوں سے مرکب ملا ہوا ہے اور نہ وہ از قسم عدد ہے کہ گنتی شمار میں آسکے اور نہ اُسکے لیے کوئی حد اور نہایت ہے۔ اور نہ طرف اور جہت ہے اور نہ مکان ہے اور نہ وہ کسی زمانہ میں ہے اور نہ اس کا کوئی مثل اور مشابہ ہے اور نہ کوئی اُسکا ضد و مخالف ہے اور نہ کوئی اُسکا ہم جنس ہے نہ یار و مددگار ہے نہ وہ کسی کے ساتھ متحد ہوتا ہے اور نہ کسی شے میں حلول کرتا اور گھستا ہے نہ اُس کے ماں باپ ہیں اور نہ بی بی بچے ہیں جو کوئی اُس کے بی بی بچے ماں باپ بتائے وہ کافر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے۔ نہ سوتا ہے نہ اونگھتا ہے نہ تھکتا ہے نہ علیل و بیمار ہوتا ہے نہ گھبراتا ہے نہ معطل وبیکار رہتا ہے ہر روز اُس کی نئی شان ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام دنیا کا بنانے اور پیدا کرنے والا ہے اُس نے تمام دنیا کی چیزوں کو بے مادہ اور بے نمونہ اور بلا کسی ساز و سامان اور آلہ اور

اوزار کے پیدا کیا ہی۔ جس چیز کو اُس نے پیدا کرنے کا ارادہ کیا تو۔ کُنْ (ہوجا) کہدیا بس فوراً وہ چیز ہو گئی۔ وہی سب کو پالتا پرورش کرتا ہی وہی روزی رزق دیتا ہے۔ وہی ہر بات اور ہر کام کی توفیق دیتا ہی۔ وہی ہدایت کرتا ہے۔ وہی گمراہ کرتا ہے۔ وہی توبہ قبول اور گناہ معاف کرتا ہی۔ وہی نفع ونقصان دیتا ہی۔ وہی سب کی حفاظت اور نگہبانی کرتا اور آفت وبلا سے بچاتا ہی وہی جس کو چاہتا ہی عزت دیتا ہی۔ جس کو چاہتا ہے۔ ذلت دیتا ہی جسے چاہتا ہی امیر کرتا ہی جسے چاہتا ہی غریب کرتا ہی۔ جس کا چاہتا ہے بڑھاتا ہے۔ جس کا چاہتا ہے رتبہ گھٹاتا اور کم کرتا ہے۔ وہی بیکسوں کی مدد کرتا۔ مظلوموں کی فریاد سُنتا اور ظالموں سے اسکا بدلہ لیتا ہی۔ وہی مارتا۔ اور جلاتا ہی۔ وہی مرادیں دیتا اور حاجتیں روا کرتا اولادیں دیتا ہی۔ وہ کسی کے ساتھ ظلم نہیں کرتا ہی۔ سب کے ساتھ عدل وانصاف کرتا ہی سب تعریفیں اُسی کے لیے ہیں وہ بہت بڑائی اور عظمت والا ہی وہ بندوں پر نہایت مہربانی اور رحم وکرم فرماتا ہی اُس کا قہر وغضب اُس کی پکڑ بہت سخت ہی اُس پر عذاب وثواب اور رحم وکرم اور بندوں کی اصلاح اور اُنکے حق میں جو بہتر ہو وہ کرنا واجب نہیں ہی۔ محض اپنے فضل وکرم سے جو چاہے کرے چاہے بے جرم وخطا عذاب دے اور طاقت سے زیادہ بندہ سے کام لے تکلیف دے چاہے باوجود جرم وخطا ثواب دے۔ انعام عطا کرے مگر بے جرم سزا اور طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا ہی۔ اُس نے جو وعدہ فرمایا ہی کہ مسلمانوں کو

جنت ہیں اور کافروں کو دوزخ میں داخل کریگا اور کفر و شرک کے سوا سب
چھوٹے بڑے گناہ معاف فرمادیگا وہ ہوگا اس کا وعدہ وعید بدلتا اور خلاف
نہیں ہوتا ہے۔ اُسکی رحمت سے ناامید اُس کے قہر و غضب سے بے خوف ہونا
یا اپنے نیک اعمال پر بھروسہ کرنا نہ چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ کے بہت سے نام ہیں اُن میں سے ننانوے نام مشہور و معروف
ہیں جو اس کتاب کے حصہ اول میں لکھے گئے ہیں اور اُنکے علاوہ بھی ہیں۔
ہمیں ان سب پر ایمان لانا واجب ہے۔ وہ سب اللہ کے اسمائے صفات
ہیں۔ انھیں روزانہ پڑھنا باعث برکت و ثواب اور موجب دخول بہشت ہے
اللہ تعالیٰ کے جو نام قرآن و حدیث میں آئے ہیں وہی لینا چاہئیں اُنکی علاوہ
کوئی نام اپنی طرف سے نہ بولنا چاہیئے اگرچہ وہ ان ناموں کے جو قرآن و حدیث
میں آئے ہیں ہم معنی ہی ہو جیسے حکیم و شافی کہا جائے۔ طبیب کہا جائے
عالم و جواد کہا جائے سخی اور عاقل نہ کہا جائے کافروں نے اللہ کے جو نام
اپنی زبان میں رکھے ہیں وہ بھی مسلمانوں کو نہ لینا چاہئیں کہ انکے لینے میں
خوف کفر ہے۔ ہاں لغات میں اللہ کی ذات کے جو نام ہیں انکے بولنے میں
حرج نہیں بعض عورتیں بلکہ جاہل مرد اللہ کے ساتھ میاں یا صاحب
اور مثل اسکے دوسرا لفظ لگا کر بولتے ہیں جیسے اللہ میاں۔ اللہ صاحب
اس طرح نہ کہنا چاہیے۔ بلکہ اس کی بجائے اللہ تعالیٰ۔ اللہ پاک کہیں

انبیا علیہم السلام کا بیان

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے بندوں کی ہدایت کے واسطے نبی بھیجے کتابیں اتاریں۔ وحی نازل فرمائی پس انھوں نے اکر موافق حکم الٰہی بندوں کو ہدایت فرمائی۔ راہ راست دکھائی۔ اللہ کی طرف بلایا۔ شرک کفر ضلالت و گمراہی سے بچایا اور جتنے احکام بندوں کے لیے ان پر نازل ہوئے تھے وہ سب بعینہ انھیں پہنچائے ان میں کسی قسم کی زیادتی و کمی اپنی طرف سے نہیں کی اور نہ کوئی بات چھپائی۔ اُن کی تعداد اللہ ہی جانتا ہے۔ اُن میں سے بعض کے نام قرآن عظیم میں ذکر فرمائے گئے ہیں جو تمھیں حصہ اول میں بتائے گئے اور باقی کے ذکر نہیں کیے گئے ہیں مگر ہمیں ان سب پر ایمان لانا انھیں سچا سمجھنا فرض ہے اور ان میں تفریق کرنا بعض کو ماننا اور بعض کو نہ ماننا کفر ہے۔ سب انبیا معصوم ہیں یعنی کفر و شرک اور ہر چھوٹے بڑے گناہ سے اور ہر بری عادت بری بات سے جو خلاف عزت و وجاہت اور باعث نفرت ہو پاک ہیں نہ نبوت سے پہلے ان سے کوئی گناہ اور بری بات واقع ہوئی اور نہ بعد نبوت بلکہ جو احکام الٰہی بندوں کے لیے اُن پر نازل ہوئے اُن میں ان سے بھول چوک کبھی نہ ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے انھیں ہر گناہ اور ہر بری بات سے محفوظ رکھا البتہ بعض انبیا سے قبل نبوت لغزش واقع ہوئی مگر انکی وہ لغزش بھی حکمت و مصلحت سے خالی نہ تھی دیکھو آدم علیہ السلام کی لغزش سے کیا کیا فائدے حاصل ہوئے اگر ان سے وہ لغزش واقع نہ ہوتی تو نہ جنت سے زمین پر آتے نہ دنیا ہوتی نہ رسول آتے نہ کتابیں اُترتیں نہ

نہ وحی آتی اور ان کے علاوہ ہزاروں باتوں کا دروازہ بند رہتا تو یہ جو کچھ بھی ہے انھیں کی لغزش مبارک کا نتیجہ اور ثمرہ ہے ہمیں ان کی لغزشیں اپنے کلام میں ذکر کرنا حرام ہے ان کا رب تبارک تعالیٰ جس طرح چاہے انھیں تعبیر فرمائے ہمیں انکے بارے میں لب ہلانے کی مجال نہیں ہے وہ کسی وقت نبوت سے معزول اور علیحدہ نہیں کیے جاتے ہیں وہ بعد نبوت بھی ویسے ہی نبی رہتے ہیں جیسے زندگی میں تھے۔ ان کا مرنا صرف ذرا دیر کے لیے ہوتا ہے پھر انکی روحیں انکے بدن میں واپس کیجاتی ہیں اور جیسے تھے ویسے ہی ہو جاتے ہیں۔ مگر مخلوق کی نظر سے پوشیدہ رہتے ہیں اپنے اپنے مزارات میں کھاتے پیتے اللہ کی عبادت کرتے ہیں زمین پر ان کے بدن کو کسی قسم کا نقصان پہنچانا حرام کیا گیا ہے۔ تمام انبیا انسان اور مرد ہوئے ہیں۔ کوئی جن یا عورت نبی نہیں ہوا۔ انبیا پر وحی آنا ضروری ہے اور انکے ساتھ مخصوص ہے خواہ فرشتہ کے واسطے سے ہو یا بلا واسطہ مگر نیا دین اور نئی کتاب ہونا ہر نبی کے لیے ضروری نہیں ہے۔ نبوت عبادت و ریاضت سے حاصل نہیں ہوتی ہے وہ محض عطائے الٰہی ہے جسے اس کے قابل بناتا ہے اسے اپنے فضل سے عطا فرماتا ہے اور آیات و معجزات سے اس کی تائید کرتا ہے اور تمام دنیا سے زیادہ انھیں عقل اور سمجھ دیتا ہے اور اجتہاد کی قدرت عطا فرماتا ہے کہ جس امر میں وحی نہ آئے اسے اپنی رائے و عقل سے کریں ان کا اجتہاد بھی ابتدا سے انتہا تک ثواب ہوتا ہے اس میں خطا

وغلطی واقع نہیں ہوتی ہے۔ اور علم غیب دیتا ہے۔ جس سے وہ تمام دنیا کے حالات گزشتہ وآیندہ پر مطلع ہوتے ہیں اور ہر شے کو جان لیتے ہیں۔ وہ تمام خلق حتیٰ کہ رسل ملائکہ سے بھی افضل واعلیٰ ہیں کوئی ولی کیسا ہی بڑے مرتبہ کا ہو نبی کی برابر نہیں ہو سکتا انکی تعظیم وتوقیر فرض ہے اُن کی توہین وتنقیص کرنا۔ انھیں جھٹلانا۔ اُن کی برابر یا ان سے افضل کسی غیر کو جاننا کفر ہے۔

نبیوں کے درجے مختلف ہیں۔ بعض نبی بعض سے افضل ہیں اور سب سے افضل واعلیٰ ہمارے آقا محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام پھر حضرت عیسےٰ اور نوح علیہما السلام کا سب سے بڑا مرتبہ ہے۔ تمام انبیائے کرام اللہ تعالیٰ کے حضور بڑی عزت ووجاہت والے ہیں۔ انھیں اللہ کے نزدیک معاذ اللہ چوڑے چمار کی مثل بتانا صریح گستاخی اور کلمۂ کفر ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں کو سچا کرنے کے لیے ان کے ہاتھ سے خلاف عادت باتیں منکروں کے سامنے ظاہر کراتا ہے جنھیں وہ دیکھکر عاجز وحیران رہ جاتے ہیں جیسے پتھر سے اونٹ نکلنا لکڑی کا سانپ ہو جانا مُردہ زندہ کرنا اندھوں کو سجھلا بنانا۔ اور انکی مثل خلاف عادت باتیں جو انبیائے کرام سے بعد نبوت ظاہر ہوں انھیں معجزہ کہتے ہیں اور جو قبل نبوت ظاہر ہوں انھیں ارہاص کہتے ہیں اور جو اولیائے کرام سے ایسی باتیں

ظاہر ہوں انھیں کرامت کہتے ہیں۔

دنیا میں سب سے پہلے نبی آدم علیہ السلام ہوئے ہیں۔ انھیں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے بے ماں باپ کے پیدا کیا اور انھیں تمام چیزیں اور اُنکے نام بتائے اور فرشتوں سے انھیں سجدہ کرایا۔ اور بہشت میں انھیں ٹھہرایا پھر اپنا خلیفہ بنا کر زمین پر بھیجا۔ اُن سے پہلے کوئی انسان نہ تھا انھیں سے سلسلہ انسان شروع ہوا اور تمام انسان انھیں کی اولاد ہیں اسی لیے انسان کو آدمی یعنی اولاد آدم اور آدم علیہ السلام کو ابو البشر یعنے انسانوں کے باپ کہا جاتا ہے۔ انکے بعد اور بہت سے نبی ہوئے اور سب کے بعد ہمارے آقا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نبی اور رسول بنا کر بھیجے گئے اور سلسلہ نبوت و رسالت حضور پر ختم کیا گیا اور حضور کو خاتم الانبیا فرمایا گیا حضور کے بعد نہ کوئی نبی ہوا اور نہ ہو جو کوئی حضور کو خاتم الانبیا نہ مانے یا حضور کے بعد کوئی نبی ہونا ممکن جانے وہ کافر ہے۔

ہمارے حضور تمام انبیا۔ اولیا۔ ملائکہ وغیرہ مخلوقات سے افضل اور سب کے سردار ہیں کوئی انکی مثل اور برابر نہیں ہو سکتا حضور کی شریعت سب نبیوں کی شریعت سے اکمل اور حضور کا دین سب دینوں کا ناسخ اور قیامت تک باقی رہنے والا ہے جو خوبیاں اور کمالات و معجزات اور انبیا کو جدا جدا دیے گئے تھے وہ سب ہمارے حضور کو دیے گئے اور علاوہ ان کے بہت سی خوبیاں اور کمالات اور معجزات جو کسی نبی کو نہ ملے تھے وہ حضور کو عطا کیے گئے

بلکہ جو خوبی و کمال کسی کو ملا وہ حضور ہی کی بارگاہ سے حضور ہی کے طفیل ملا
بلکہ کمال بھی حضور ہی کی صفت ہونے کی وجہ سے کمال ہوا۔ منجملہ انکے
حضور تمام جہان کیلیے رحمت بنائے گئے۔ اور حضور کو رسالت عامّہ
و نبوت تامہ عطا فرمائی گئی یعنی آپ تمام خلق کے لیے رسول بنا کر بھیجے گئے
بخلاف اور انبیا کے کہ وہ کسی خاص قوم یا قصبہ کی طرف رسول بنا کر بھیجے جاتے
جو کوئی حضور کو صرف عرب کا رسول جانے وہ گمراہ ہے۔ اور مرتبہ محبوبیت کبریٰ
عطا ہوا اللہ تعالیٰ نے حضور کو اپنا محبوب بنایا۔ تمام خلق خدا کی رضا چاہتی ہے
اور خدا اپنے محبوب کی رضا چاہتا ہے۔ اور مرتبہ معراج عطا فرمایا عرش عظیم پر بلا کر
اپنا دیدار دکھایا کلام فرمایا۔ حضور رات کو جاگتے میں مع جسم مسجد حرام سے مسجد
اقصیٰ سے ساتوں آسمانوں اور کرسی و عرش پر ذرا دیر میں گئے اور اپنی آنکھوں سے
جمال الٰہی دیکھا اور کانوں سے بلا واسطہ کلام الٰہی سنا اور تمام آسمانوں اور
بہشت و دوزخ وغیرہ عجائب قدرت کی سیر کی اور ہر شے کو بالتفصیل دیکھا
اور مرتبہ شفاعت کبریٰ عطا کیا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے کسی نبی کو
مجال شفاعت اور لب ہلانے کی تاب طاقت نہ ہوگی سب حضور ہی کا حوالہ
فرمائیں گے اور حضور ہی سے شفاعت چاہیں گے پس حضور اقرار شفاعت فرمائینگے
اور بارگاہ الٰہی میں حاضر ہو کر سجدہ میں جائینگے اور اذن شفاعت چاہیں گے۔
حکم ہوگا اے محمد اپنا سر اٹھا اور جو چاہے مانگ تجھے دیا جائیگا اور شفاعت کر
تیری شفاعت قبول ہوگی۔ پس حضور سجدہ سے سر اٹھائیں گے اور شفاعت فرمائنگے

سب کو ہول محشر اور انتظار حساب سے رہا فرمائینگے اور عرش کی داہنی طرف تشریف فرما ہونگے۔ اس وقت تمام اولین وآخرین موافقین ومخالفین مومنین وکافرین میں حضور کی حمد وثنا کا غلغلہ بلند ہوگا یہ شفاعت حضور کی عام ہوگی ہر مومن وکافر فرمانبردار و نافرمان اُس سے نفع اٹھائیگا۔ اسی کا نام مقام محمود ہے جس کا قرآن عظیم میں ذکر فرمایا گیا ہے۔ پھر بہتوں کو بے حساب جنت میں داخل فرمائینگے اور بہتوں کو بعد حساب مستحق نار ہونے کے دوزخ سے بچائیں گے اور بعضوں کو دوزخ سے نکالکر جنت میں داخل کرائیں گے اور بعضوں کے عذاب میں تخفیف کرائین گے اور بعضوں کے درجے بلند کرائیں گے۔ اطفال مشرکین کو جنت مین داخل کرائیں گے اور جو مدینہ طیبہ میں مریگا اور جو حضور کے مزار اقدس کی زیارت کریگا۔ اور جو موذن کو جواب دیکر دعا وسیلہ پڑھیگا اور جو جمعہ اور جمعہ کی رات میں حضور پر درود پڑہیگا اور جو چالیس حدیثین حفظ کرکے ان پر عمل کریگا اور جو شعبان میں یہ سمجھکر روزہ رکھے گا کہ حضور اسے محبوب رکھتے تھے۔ اور جو حضور کی آل واصحاب کی مدح کریگا انھیں دوست رکھیگا اور انکے علاوہ جو احادیث میں وارد ہے اُن سب کی شفاعت فرمائیں گے۔ غرضکہ ہر قسم کی شفاعت اُس روز حضور فرمائیں گے اس میں سے کسی قسم کی شفاعت سے انکار کرنا گمراہی ہے تنبیہ۔ حضور کے سوا دیگر انبیا۔ اولیا۔ ائمہ۔ علما۔ شہدا صالحین۔ حفاظ قرآن عظیم۔ کعبہ شریف۔ نماز۔ روزہ۔ وغیرہ اعمال صالحہ کا شفاعت فرمانا حق ہے اور اُن پر ایمان لانا واجب ہے کہ یہ سب بھی لوگون کی شفاعت

فرمائیں گے اور حضور کی محبت کمال ایمان ہے جبتک حضور ماں باپ اولاد و مال وغیرہ دنیا بھر کی چیزوں سے زیادہ محبوب نہ ہوں ایمان کامل نہیں ہوتا۔ حضور کی محبت کی علامت و نشانی یہ ہے کہ حضور کا ذکر بہت کرے حضور پر بکثرت درود پڑھے جب حضور کا نام سُنے یا لکھے تو درود پڑھے اور لکھے نام مبارک پر صرف ﷺ بنا دینا یا صلعم لکھدینا ناجائز ہے اور حضور کے تمام آل و اصحاب اور متعلقین سے محبت رکھے اور حضور کے دشمنوں اور جلنے والوں سے جلے اور دشمنی رکھے اگرچہ وہ ماں باپ بھائی۔ اولاد ہی کیوں نہ ہوں اور حضور کے سنت کی پیروی کرے۔ اور حضور کی طاعت عین طاعت الٰہی ہے بے طاعت حضور اللہ کی طاعت ناممکن ہے اور اعتقاد عظمت حضور جزء ایمان ہے اور بعد ایمان تعظیم و توقیر حضور کرنا جس طرح حضور کی زندگی میں فرض تھی اسی طرح اب بھی فرض ہے جب تمھارے سامنے حضور کا ذکر ہو نام مبارک لیا جائے۔ حضور کی حدیثیں پڑھی جائیں یا تم خود نام مبارک کو ذکر مبارک کرو حدیث حضور پڑھو تو دل سے نہایت عظمت و توقیر ادب و احترام کرو اور جو لفظ حضور کی شان میں زبان سے نکالو وہ عظمت سے بھرا ہوا ادب میں ڈوبا ہوا ہو اور تمھاری ہیئت و حرکات سے تعظیم و توقیر ٹپکے۔ جب حضور کو یاد کرو پکارو تو یا رسول اللہ یا نبی اللہ کہکر پکارو نام مبارک لیکر ندا نہ کرو۔ کہ نام لیکر یا محمد کہکر پکارنا حرام ہے اور جب کبھی روضۂ اقدس پر حاضر ہونا نصیب ہو تو نہایت ادب و احترام سے چار ہاتھ

فاصلہ پر نماز کی طرح ہاتھ باندھکر کھڑے ہو اور سر جھکا کر صلاۃ وسلام عرض کرو۔ قریب نہ جاؤ۔ نہ اِدھر اُدھر دیکھو اور نہ چلّا کر بلند آواز سے بولو۔ کہ بارگاہ حضور میں آواز بلند کرنا حرام وگناہ ہے۔ تمام عمر کے اعمال اکارت ہو جاتے ہیں۔ اور حضور کی ادنی توہین وتنقیص بلکہ حضور کے کسی قول وفعل اور عمل وحالت کو حقارت کی نظر سے دیکھنا کفر ہے اللہ تعالی نے حضور کو اپنا نائب مطلق فرمایا۔ اور تمام جہان کا اختیار حضور کو دیا حضور جو چاہیں کریں جسے جو چاہیں دیں جسے جو چاہیں نہ دیں اور جس سے جو چاہیں واپس لے لیں۔ احکام شرع بھی حضور کے اختیار میں ہیں۔ جس پر جو چاہیں حلال فرمائیں اور جس پر جو چاہیں حرام کریں۔ اور جس کر جو فرض چاہیں معاف فرمائیں۔ اللہ تعالی کے سوا کوئی انکا حکم پھیرنے وال نہیں ہے۔ سب ان کے محکوم ہیں۔ اور وہ سوائے اللہ تعالی کے کسی کے محکوم نہیں۔ ہم تم سب اُن کے غلام اور فرمانبردار اور تابعدار ہیں اور وہ ہمار تمھارے سب کے مالک وآقا ہیں۔ تمام زمین انکی ملک ہے سب جنتیں ان کی جاگیر ہیں۔ اللہ تعالی نے اپنے خزانوں اور جنتوں کی کنجیاں انھیں دیدیں۔ دنیا والوں کو جو کچھ ملا اور ملیگا وہ سب انھیں کے ہاتھ سے ملا اور ملیگا۔ سب سے پہلے انھیں کو مرتبہ نبوت ملا۔ اور سب نبیوں سے انپر ایمان لا ان کی اعانت ومدد کرنے کا عہد لیا گیا اور اسی عہد پر انھیں مرتبہ نبوت دیا گیا۔ پس حضور سب نبیوں کے نبی اور سب رسولوں کے رسول اور سب کے سر

ہیں۔ اور تمام نبی حضور کے امتی ہیں لہذا حضرت عیسےٰ علیہ السلام آخر زمانہ میں آسمان سے اتر کر حضور کی شریعت پر عمل فرمائیں گے اور حضور کے ایک امتی حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔
اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے حضور کو اپنے نور سے پیدا فرمایا اور اپنی ذات کا مظہر بنایا پھر حضور کے نور سے تمام عالم کو بنایا گویا حضور تمام موجودات کی اصل ہیں اور سب حضور کے طفیلی ہیں اگر حضور نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا ؎
وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو، جان ہیں وہ جہان کی جان ہے، تو جہان ہے
صلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم۔

اللہ تعالیٰ کی کتابوں کا بیان

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لیے اپنے نبیوں پر بہت سے صحیفے اور کتابیں نازل فرمائیں ان میں چار کتابیں بہت مشہور اور معروف ہیں جو بڑے نبیوں پر اتاری گئیں۔ اول توریت جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ دوسری زبور جو حضرت داؤد علیہ السلام پر اتری تیسری انجیل جو حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر آئی۔ چوتھی قرآن عظیم جو ہمارے آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل فرمایا گیا جو تمام آسمانی کتابوں کا خلاصہ اور سب سے افضل واکمل ہے اور قیامت تک باقی رہیگا۔
سب صحیفے اور آسمانی کتابیں حق ہیں اور سب کلام الٰہی ہیں ان میں جو کچھ ارشاد ہوا ہے اس سب پر ایمان لانا ضروری ہے مگر چونکہ اگلی کتابیں جس طرح

اُتری تھیں اس طرح باقی نہ رہیں اُسوقت کے لوگوں نے اُن میں تغیر و تبدل کیا اور اپنی خواہش کے موافق اُن میں گھٹایا بڑھایا لہذا اب جو بات اُن میں ہماری کتاب قرآن عظیم کے مطابق ہوگی اُس کی ہم تصدیق کریں گے اور جو قرآن عظیم کے مخالف ہوگی اس کا ہم یقین نہ کرینگے بلکہ اسے ان کی تحریف سمجھیں گے اور جو بات نہ قرآن عظیم کے مخالف ہوگی اور نہ موافق ہوگی اُسے ہم نہ بجا سمجھیں گے اور نہ جھوٹا کہیں گے بلکہ یوں کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کی سب کتابیں حق ہیں اور ان سب پر ہمارا ایمان ہے۔

قرآن عظیم کا محافظ و نگہبان خود اللہ تعالیٰ ہے اس میں کوئی کسی قسم کا تغیر و تبدل اور کسی لفظ و حرف کی زیادتی کمی نہیں کر سکتا بخلاف اگلی کتابوں کے کہ اُن کی حفاظت اُس وقت کے لوگوں کے ذمہ تھی انھوں نے اُنکی حفاظت نہ کی لہذا اُن میں تغیر و تبدل کمی بیشی واقع ہوئی پس جو کوئی قرآن عظیم کے کچھ پاروں یا کچھ سورتوں یا بعض آیتوں بلکہ اُس کے کسی حرف کی زیادتی کمی کا قائل ہو وہ کافر ہے۔

قرآن عظیم تھوڑا تھوڑا تیئیس ۲۳ برس میں نازل ہوا ہے دفعۃً ایکبار نازل نہیں ہوا اس کی تمام صورتیں اور آیتیں عظمت و فضیلت میں برابر ہیں لیکن باعتبار ذکر کے بعض کا ثواب بعض سے زائد ہے اسی طرح وہ اگلی کتابوں سے بھی افضل ہے کہ اس کا ثواب زیادہ ہے نہ سب کلام الٰہی ہیں اور سب

عظمت و مرتبہ برابر ہے۔ اگلی کتابیں صرف نبیوں ہی کو حفظ یاد ہوا کرتی تھیں اور قرآن عظیم کا یہ معجزہ ہے کہ اسے ہر مسلمان یاد کر سکتا ہے

قرآن عظیم اگلی کتابوں کے اکثر احکام کا ناسخ ہے اور اسکی بعض آیتیں بعض کی ناسخ ہیں اور نسخ کا یہ مطلب ہے کہ اسکے بعض احکام ایک خاص وقت تک کے لیے تھے۔ جب وہ وقت ہو چکا بجائے اُس کے دوسرا حکم آگیا مگر چونکہ وہ وقت معلوم نہیں ہوتا ہے۔ لہٰذا بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ پہلا حکم اٹھا دیا گیا اور دوسرا حکم اُس کی جگہ کیا گیا۔ اور حقیقۃً دوسرے حکم سے پہلے حکم کا وقت ختم ہو جانا بتایا جاتا ہے۔

قرآن عظیم کی سات قرائتیں زیادہ مشہور اور متواتر ہیں یعنی وہ سات طرح زیادہ تر پڑھا جاتا ہے ان میں کہیں اختلاف معنی نہیں ہے وہ سب صحیح اور حق ہیں۔ اس میں لوگوں کے لیے آسانی ہے کہ جو قرأۃ آسان معلوم ہو وہ پڑھیں مگر جس جگہ جو قرأت رائج ہو جس طرح قرآن عظیم پڑھا جاتا ہو اُسی قرأت میں اُسی طرح پڑھا جائے۔ ہمارے یہاں قرأت عاصم بروایت حفص پڑھی جاتی ہے وہی پڑھی جائے تاکہ لوگ دوسری قرأت کو سُنکر ناواقفی سے انکار نہ کریں اور وہ کفر ہو۔

قرآن عظیم میں بعض آیات محکم ہیں یعنی اُن کا مطلب سمجھ میں آتا ہے اور بعض متشابہ ہیں یعنی اُنکا مطلب سمجھ میں نہیں آتا ہے اللہ اور اللہ کا رسول اُنکا مطلب

جانتا ہے۔ ہمیں بعینہ اُن پر ایمان لانا لازم ہے اُنکے معنی تلاش کرنا ان کا مطلب ڈھونڈھنا ان میں تاویل کرنا گمراہوں کا کام ہے۔ قرآن عظیم کی آیات کو ظاہر معنی سے پھیرنا نہ چاہیئے جو انکے معنی ظاہر ہیں وہی لینا چاہیئے۔

فرشتون کا بیان

فرشتے بھی اللہ تعالیٰ کے پیدا کیے ہوئے ہیں۔ انھیں اللہ تعالیٰ نے نور سے بنایا ہے اور شکل و صورت بدلنے کی طاقت دی ہے جب جس شکل و صورت کی چاہیں بن جائیں۔ وہ ارواح مجردہ یا اجسام لطیفہ نورانیہ ہیں وہ نہ مرد ہیں نہ عورت ہیں نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں۔ نہ انکے اولاد ہوتی ہے ہر وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت اور تسبیح و تہلیل میں مشغول رہتے ہیں اور جو حکم الٰہی ہوتا ہے وہی کرتے ہیں کبھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور خلاف حکم نہیں کرتے۔ وہ ہر چھوٹے بڑے گناہ سے معصوم اور پاک ہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہر فرشتہ کا مقام و مرتبہ معین ہے اس سے تجاوز نہیں کرسکتا۔ وحی لانا۔ پانی برسانا۔ روزی رزق بانٹنا۔ صور پھونکنا۔ بندوں کے اعمال لکھنا۔ روحیں قبض کرنا۔ حفاظت کرنا۔ عذاب دینا۔ پیٹ میں بچون کی صورت بنانا۔ مردوں سے قبر میں سوال کرنا۔ روضہ اقدس پر حاضر رہنا حضور پر صلاۃ وسلام بھیجنا۔ اور بندوں کا صلاۃ وسلام حضور کے سامنے پیش کرنا۔ اور اس کے مثل بہت سے کام ان کی سپرد ہیں۔ فرشتون کی تعداد سوائے اللہ اور اللہ کے رسول کے کوئی نہیں جانتا

کروڑوں پیدا ہو چکے اور لاکھوں روزانہ پیدا ہوتے ہیں اُنکے پیدا ہونے کے مختلف طریقے ہیں بعض آب دہوا سے بعض فرشتوں کی تسبیح سے بعض فرشتوں کے غسل کے قطروں سے۔ بعض فرشتوں کے آنسوؤں سے بعض آدمیوں کی سانس سے۔ بعض درود خوانوں کے درود سے بنتے ہیں اور اُنکے لیے قیامت تک استغفار کرتے ہیں۔ بعض سورۂ بقرہ اور آل عمران کے ثواب سے پیدا ہوتے ہیں جو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ان کے پڑھنے والیکے لیے جھگڑیں گے۔ جب کوئی مسلمان نیک کام کرتا ہے تو اُس کا فرشتہ بنتا ہے اور آسمان پر چڑھتا ہے۔ اور جب کوئی مسلمان کسی مسلمان کو خوش کرتا ہے تو اس خوشی کا فرشتہ بنتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی عبادات و توحید کرتا ہے اور قبر میں اس بندہ کا دل بہلاتا ہے۔ اور جواب نکیرین سکھاتا ہے اور ایمان پر ثابت قدم رکھتا ہے اور قیامت میں اُسکے ساتھ ہوگا اُس کی شفاعت کریگا جنت میں اُس کا مکان دکھائیگا۔ ان میں چار فرشتے سب سے زیادہ افضل اور مقرب بارگاہ الٰہی ہیں۔ دنیا کے بڑے بڑے کام ان کی سپرد ہیں۔ اول جبرائیل جنکے تعلق انبیا علیہم السلام پر وحی لانا اور احکام الٰہی پہنچانا ہے دوسرے حضرت میکائیل جن کے تعلق دنیا بھر کا روزی ورزق معین ومقرر کرنا ہے۔ تیسرے عزرائیل ان کے تعلق جانداروں کی جانیں نکالنا۔ روحیں قبض کرنا ہے چوتھے اسرافیل ان کے تعلق صور پھونکنا ہے۔ ان چاروں میں افضل اور زیادہ مقرب حضرت جبرئیل ہیں۔ انکے علاوہ

اور بعض فرشتے بھی مقرب و معظم ہیں۔
فرشتوں کی توہین و تنقیص کرنا انھیں قدیم ماننا یا کسی شے کا خالق جاننا یا
ان کے وجود کا انکار کرنا کفر ہی۔ بعض جاہلوں کا کسی کو دیکھ کر یہ کہنا کہ ملک الموت
یا عزرائیل آگیا یا تم میرے دم کے لیے ملک الموت ہو بہت برا قریب بکفر ہی
آسمان و زمین میں کوئی جگہ ایسی نہیں ہی جہاں فرشتے نہ ہوں۔ حدیث میں
آیا ہی کہ نو حصے فرشتے ہیں اور ایک حصہ باقی خلق ہی۔ بعض کے ان میں
پر ہیں کسی کے دو ہیں کسی کے تین ہیں کسی کے چار ہیں۔ حضور اقدس سرور عالم
صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام کے چھ سو پر دیکھے مگر اُن کی
حقیقت سے خدا ہی آگاہ ہی کیسے پر ہیں فرشتوں کے لیے قیامت سے
پہلے موت نہیں ہی جب صور پھونکا جائیگا اور سب چیزیں فنا ہو نگی تو وہ
بھی فنا ہوں گے اور سب کے بعد میکائیل کی پھر جبرائیل کی عزرائیل روح قبض کرینگے
پھر خود عزرائیل بھی بحکم الٰہی مر جائیں گے۔

جنات کا بیان

جنات بھی اللہ تعالیٰ کے پیدا کیے ہوے ہیں انھیں اللہ تعالیٰ نے آگ سے
بنایا ہی اور یہ طاقت بخشی ہی کہ جس شکل کے چاہیں ہو جائیں۔ ان کی عمریں
بہت بڑی بڑی ہوتی ہیں۔ وہ انسان کی طرح عقل و روح اور جسم رکھتے
ہیں اور کھاتے پیتے جیتے مرتے پیدا ہوتے ہیں۔ بعض پر دار اور بعض
اور سانپ کی شکل ہوتے ہیں۔ اُن میں کافر بھی ہیں مسلمان بھی ہیں اور مسلمان

میں نیک بھی ہیں اور بد بھی نافرمان وگنہگار بھی ہیں اور فرمانبردار بھی مگر نافرمان زیادہ ہیں۔ انکے لیے عذاب وثواب بھی ہے یعنی کفار کو عذاب اور مسلمان کو ثواب ہوگا اِن میں جو شریر اور سرکش ہیں انھیں شیطان کہا جاتا ہے ابلیس یعنی شیطان انھیں میں سے ہے اللہ کی طاعت وعبادت بہت زیادہ کرنیکی وجہ سے فرشتوں میں مل گیا پھر حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کرنے اور خدا کا حکم نہ ماننے اور تکبر کرنے سے بارگاہ الٰہی سے نکالا گیا اور طوق لعنت گلے میں پڑا وہ انسان کا سخت دشمن ہے اور ہر وقت انھیں آزار پہنچانے انھیں گمراہ وبے دین بنانے کی فکر میں رہتا ہے اُسے آدمیوں میں تصرف کرنیکی قدرت دی گئی ہے۔ وہ انسان کی رگوں میں مثل خون کے پھرتا ہے۔ اور دلوں میں طرح طرح کی بری خیالات اور وسوسے پیدا کرتا ہے بری خوابیں دکھاتا ہے آسمان تک فرشتوں کی باتیں سننے جاتا ہے۔ اسکی ذریات بہت ہے ہر آدمی کے ساتھ ایک شیطان پیدا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے شر سے محفوظ رکھے۔

عالم برزخ اور موت کا بیان

دنیا وآخرت کے درمیان جو مقام ہے اُسے برزخ کہتے ہیں۔ تمام جنات وانسان مرنے کے بعد قیامت سے پہلے اسی میں رہتے ہیں وہ دنیا سے بہت بڑا ہے۔ وہاں کافر اور نافرمان مسلمان عذاب وتکلیف میں رہینگے اور فرمانبردار مسلمان آرام وآسائش میں۔

اور بدن سے روح کے جدا ہو جانے اور نکل جانے کا نام موت ہے موت
ہر ایک کو ایک نہ ایک دن ضرور آئیگی۔ اللہ تعالیٰ نے جس کی جتنی زندگی
مقرر فرمادی ہے اُس میں زیادتی کمی نہیں ہو سکتی۔ جب آدمی کی زندگی کے
دن پورے ہو جاتے ہیں اور موت کا وقت آتا ہے تو اس مسلمان آدمی کے
پاس رحمت کے خوبصورت فرشتے جنت سے خوشبو اور کفن لیکر آتے ہیں
اور اس کے سامنے بیٹھتے ہیں پھر حضرت عزرائیل ملک الموت آتے ہیں اور
اُسکے سر کے پاس بیٹھکر کہتے ہیں اے روح پاک جسم پاک کی باہر آ تجھے راحت
و آرام اور خدا کی رضا اور نعمتوں کی خوشخبری ہو وہ نکلتی ہے فرشتے اُسے فوراً
اُس کفن و خوشبو میں رکھکر آسمان لیجاتے اور آسمان کے دروازے کھلواتے
ہیں۔ آسمان کے فرشتے اُس کی خوشبو پاکر پوچھتے ہیں وہ اس کا نام بتاتے ہیں
تو وہ دروازہ کھولتے ہیں اور اسکے لیے دعا کرتے ہیں اور مرحبا کہتے ہیں اسی طرح
سب آسمانوں پر ہوتے ہوئے ساتویں آسمان پر پہنچتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا
ہے کہ اسے کتاب علیین میں لکھو پس وہ بحکم الٰہی قیامت تک چھٹی رہتی ہے
مسلمانوں کی روحیں اُس سے ملتی اور ایسی خوش ہوتی ہیں جیسے کوئی سفر
آنے والے سے ملکر خوش ہوتا ہے اور اُس سے اپنے عزیزوں دوستوں کا
حال پوچھتے ہیں وہ کہتی ہے کہ فلاں دنیا میں مبتلا ہے اور فلاں مرگیا کیا تمھیں
نہیں ملا تو روحیں کہتی ہیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ دوزخ میں گیا اور کافر کے
پاس عذاب کے فرشتے نہایت بدشکل ٹاٹ کمبل کا کفن لیکر آتے ہیں اور

Marfat.com

کہتے ہیں کہ اے خبیث جان جسم خبیث کی نکل تجھے گرم پانی اور پیپ لہو اور خدا کے غضب اور عذاب کی خوشخبری ہو وہ شل سڑی ہوئی بدبودار چیز کے سختی سے نکلتی ہے فرشتے اُسے فوراً اس کمبل میں لپیٹ کر آسمان لیجاتے ہیں تو اُسکے لیے دروازہ آسمان کے نہیں کھلتے ہیں اور زمین کی طرف واپس لیجاتی ہے ارواح کفار سے ملتی ہے اور مقید رہتی ہے دم نکلتے وقت اُس شخص کی آنکھوں سے حجاب دُور ہوتا ہے اور فرشتے نظر آتے ہیں۔ مسلمانوں کے آس پاس رحمت کے فرشتے ہوتے ہیں۔ اور کافر کے آس پاس عذاب کے فرشتے۔ اُس وقت اسلام کی حقانیت اور سچائی اُس پر روشن ہوتی ہے۔ مگر اس وقت کا ایمان معتبر نہیں ہوتا ہے یعنی اگر کوئی کافر اس وقت ایمان لائے اور مسلمان ہو تو وہ مسلمان نہ سمجھا جائیگا اُس پر احکام اسلام جاری نہ ہوں گے۔

روح نئی پیدا کی ہوئی ہے قدیم نہیں ہے۔ مگر مرتی اور فنا نہیں ہوتی ہے اسے فانی ماننا گمراہی ہے۔ وہ اللہ تعالی کا حکم ہے اس کی حقیقت معلوم نہیں اُسے ایسا سمجھنا چاہیے جیسے درخت میں تری پھیلی ہوتی ہے جب وہ ختم ہو جاتی ہے تو درخت سوکھ جاتا ہے اسی طرح روح جسم میں پھیلی ہوئی ہے جب وہ جسم سے نکل جاتی ہے تو آدمی مرجاتا ہے۔ روح کا تعلق مرجانے کے بعد بھی بدن سے رہتا ہے اور جو کچھ بدن پر گزرتا ہے روح کو معلوم ہوتا ہے یعنی جس طرح جس بات اور جس چیز سے وہ زندگی میں راحت و آرام و تکلیف پاتی تھی اور

اچھا یا برا جانتی تھی اسی طرح مرنے کے بعد بھی وہ ان باتوں سے راحت وآرام اذیت وتکلیف پاتی ہے اور اچھا برا جانتی ہے اور خوش وناخوش ہوتی ہے اسی لیے مردے کو مرنے کے بعد ایذاء وتکلیف دینا قبروں پر چلنا پھرنا ان کے پاس پاخانہ پیشاب کرنا منع ہے کہ اس سے اُن کی روح کو ایذا وتکلیف ہوگی۔

روحیں بدن سے نکلکر موافق مرتبہ کے مختلف جگہوں میں رہتی ہیں بعض مسلمانوں کی روحیں قبر پر بعض کی چاہ زمزم پر بعض کی آسمان وزمین کے بیچ میں بعض کی پہلے آسمان سے ساتویں آسمان تک اور بعض کی سب آسمانوں کے اوپر اور بعض کی عرش کے نیچے قندیلوں میں بعض کی سبز جانوروں کے پوٹوں میں جنت کے درختوں پر اور بعض کی اعلٰی علیین میں رہتی ہیں مگر جہاں بھی ہوں اپنے جسم سے تعلق رکھتی ہیں اور اپنی قبر پر آنے والے کو جانتی پہچانتی ہیں اُس کی بات اُس کے جوتی کی آواز سنتی ہیں۔ بلکہ انکا دیکھنا سننا قبر کے پاس ہی پر مخصوص نہیں ہے علما فرماتے ہیں کہ پاک روحیں بدن سے جدا ہو کر جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں اور ہر شے اور ہر بات کو دیکھتی سنتی ہیں اور کافروں کی روحیں اپنے جلنے یا گرنے کی جگہ اور بعض کی پہلی زمین سے ساتویں زمین کے نیچے سجین میں رہتی ہیں اور وہ بھی دیکھتی سنتی ہیں۔ مگر مقید ہوتی ہیں کہیں جا نہیں سکتیں مردے کلام کرتے اور بولتے بھی ہیں۔ مگر جنات و انسان ان کا کلام نہیں سنتے ہیں۔

ضغطہ، قبر حق ہے یعنی قبر میں رکھنے کے بعد ہر مردہ کو زمین بیشک دبائیگی مگر مسلمان مردہ کو اس طرح دبائیگی جس طرح ماں اپنے بچے کو پیار میں دباتی اور کلیجے سے چپٹاتی ہے اور کافر کے مردے کو اس زور سے دبائیگی کہ اسکی پسلیاں ہڈیاں چکنا چور ادہر سے ادھر ہو جائینگی۔ اور عذاب و ثواب قبر اور سوال نکیرین حق ہے یعنی مردوں سے قبر میں فرشتے آکر سوال کریں گے اور خدا کے نیک اور فرمانبردار بندے قبر میں راحت و آرام اور نعمتیں پائیں گے اور نافرمان گنہگار بقدر گناہ عذاب دیے جائیں گے جب لوگ مردے کو دفن کر کے چلے آتے ہیں تو قبر میں مردہ پاس دو فرشتے نہایت بد شکل اور ڈراونی صورت کے اپنے دانتوں سے زمین چیرتے ہوئے آتے ہیں جن کا رنگ سیاہ اور آنکھیں بڑی بڑی نیلی شعلہ کی طرح سے روشن ہوتی ہیں اور بال سر سے پاؤں تک اور دانت کئی ہاتھ لانبے ہوتے ہیں ایک کو ان میں سے منکر اور دوسرے کو نکیر کہتے ہیں وہ مردہ کو اگر اٹھاتے ہیں مردہ آنکھیں ملتا اوٹھتا ہے اور غروب آفتاب کا وقت اُسے معلوم ہوتا ہے اگر نمازی ہوتا ہے تو کہتا ہے کہ مجھے چھوڑ دو میں نماز پڑھ لوں وہ نہایت سختی کے ساتھ بڑی آواز سے تین سوال کرتے ہیں۔ اول تیرا رب کون ہے۔ دوسرا تیرا دین کیا ہے۔ تیسرا اس شخص کے بارے میں تو کیا کہتا تھا۔ اگر مردہ مسلمان ہوتا ہے تو پہلے سوال کے جواب میں کہتا ہے میرا رب اللہ ہے اور دوسرے کے جواب میں کہتا ہے کہ میرا دین اسلام ہے

اور تیسرے کے جواب میں کہتا ہے وہ اللہ کے رسول ہیں۔ پھر وہ پوچھتے ہیں کہ یہ تجھے کس نے بتایا۔ مُردہ کہتا ہے کہ میں نے اللہ کی کتاب پڑھی۔ اور اس پر ایمان لایا تب آواز آتی ہے کہ میرا بندہ سچ کہتا ہے اُسکے لیے جنت کا بچھونا بچھاؤ اور اسے جنت کا لباس پہناؤ اور جنت کی طرف اس کا دروازہ کھول دو کہ جنت کی ہوا اور خوشبو آتی رہے پس اُس کی قبر حدِ نظر تک کشادہ کی جاتی ہے اور اُس سے کہا جاتا ہے کہ اب تو دولھا کی طرح سو۔ یہ خدا کے خاص بندوں کے لیے ہوگا اور عوام میں جنکے لیے خدا چاہیگا ورنہ کشادگی قبر مرتبہ کے موافق ہوگی۔

اور جو مردہ کافر منافق ہے تو وہ سوالوں کے جواب میں کہیگا افسوس مجھے کچھ معلوم نہیں میں لوگوں کو جو کہتے سنتا تھا وہی کہتا تھا تب آسمان سے کوئی پکار کر کہیگا کہ یہ جھوٹا ہے اس کے لیے آگ کا بچھونا بچھاؤ اور اسے آگ کا لباس پہناؤ اور دوزخ کی طرف اس کا دروازہ کھول دو۔ کہ اسکی گرمی اور لپٹ اسے پہنچے اور اس کو عذاب دینے کے لیے دو فرشتے مقرر کیے جائیں گے جو اندھے اور بہرے ہونگے اُن کے پاس لوہے کا گرز (ہتوڑہ) ہوگا کہ اگر پہاڑ پر مارا جائے تو سرمہ ہو جائے اس گرز سے وہ اُسے ماریں گے اور سانپ بچھو وغیرہ موذی جانور حتیٰ کہ اس کے اعمال موذی جانوروں کی شکل بنکر اسے جدا ایذا پہنچائیں گے۔ اور نیکوں کے نیک اعمال اچھی صورت بنکر ان کا دل بہلائیں گے۔

Marfat.com

عذاب وثواب جسم اور روح دونوں پر ہوگا اگرچہ جسم گل کر خاک میں مل جائے بلکہ راکھ ہو جائے مگر اس کے اجزائے اصلیہ قیامت تک باقی رہیں گے نہ انھیں آگ جلا سکتی ہے اور نہ زمین گلا سکتی ہے انھیں پر عذاب وثواب ہوگا اور انھیں سے دوبارہ جسم بنایا جائیگا خواہ وہ ایک جگہ ہوں یا مختلف جگہوں میں بکھرے ہوئے ہوں۔ اللہ تعالیٰ انھیں جمع فرما کر اجزائے اصلیہ کے ساتھ پہلی صورت پر بنائیگا۔ اور ہر روح کو اس کے پہلے ہی جسم میں داخل فرمائیگا۔ اگر مردہ قبر میں دفن نہ کیا جائے کسی دریا جنگل پہاڑ وغیرہ میں پھینک دیا جائے یا کوئی جانور اسے نگل جائے تب بھی اُس سے اُسی جگہ سوال وجواب ہونگے اور عذاب وثواب ہوگا مگر انبیا علیہم السلام اور شہید اور مسلمان بچے اور بدھ اور جمعہ کی رات اور رمضان کے کسی روز مرنے والے سوالِ نکیرین اور عذابِ قبر سے محفوظ رہیں گے اور نہ انبیا اولیا شہدا وغیرہ محبوبانِ خدا علیہم السلام کے جسم قبر میں گلے سڑیں گے

حشر ونشر وقیامت کا بیان

ایک دن انسان حیوان جن شیطان ملائکہ زمین آسمان دریا پہاڑ شجر حجر وغیرہ تمام جہان فنا ہوگا سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی چیز باقی نہ رہیگی پھر دوبارہ سب زندہ کیے جائیں گے اور اپنی اپنی قبروں گڑھوں ڈوبنے مرنے جلنے کی جگہوں سے اٹھیں گے اور ایک بڑے صاف چٹیل میدان میں جمع ہونگے۔ اُس دن کو قیامت کہتے ہیں اور یہی حشر ونشر

پھر ہر ایک سے حساب لیا جائیگا اور پوچھا جائیگا کہ تم نے دنیا میں کیا کیا کیا اور سب کے اعمال تولے جائیں گے اور اس کے موافق عذاب و ثواب دیا جائیگا ایک کا دوسرے سے بدلہ اور حق دلایا جائیگا نامۂ اعمال ہاتھ میں دیا جائیگا۔ پلصراط سے گزرنے کا حکم فرمایا جائیگا بعد اس کے جنتیوں کو جنت میں اور دوزخیوں کو دوزخ میں داخل کیا جائیگا یہ سب باتیں حق اور صحیح اور سچ ہیں۔ ان پر مسلمان کو ایمان لانا واجب ہے انکا انکار کرنا کفر ہے جن کی تفصیل یہ ہے۔

قیامت سے پہلے چند نشانیاں ظاہر ہونگی (۱) زلزلے آئینگے اور مشرق و مغرب اور عرب میں زمین پھٹے گی اور لوگ اس میں دھنس گے (۲) علم دنیا سے اٹھ جائیگا۔ یعنی علما باقی نہ رہیں گے (۳) جہالت پھیل جائیگی (۴) لڑائیاں کثرت سے ہونگی مسلمانوں کے بہت بڑے دو گروہوں میں لڑائی ہوگی مسلمان یہود کو قتل کرینگے وہ جس جگہ جاکر چھپیں گے وہ جگہ پکار کر کہیگی اے مسلمان یہ یہودی ہے (۵) مرد کم اور عورتیں زیادہ ہونگی حتیٰ کہ ایک مرد کے ساتھ پچاس پچاس عورتیں ہونگی (۶) فاسق فاجر سردار ہونگے (۷) نااہل حاکم و بادشاہ ہونگے (۸) صورتیں بگڑ جائیں گی۔ (۹) آسمان سے پتھر برسیں گے (۱۰) آگ ظاہر ہوگی لوگ مشرق سے مغرب کو بھاگیں گے (۱۱) عرب میں ایک آگ ظاہر ہوگی جس سے بصرہ وغیرہ روشن ہونگے (۱۲) بہت تیز ہوا چلے گی آندھی آئیگی (۱۳) دھواں پیدا ہوگا جس سے اندھیرا ہو جائیگا اور

وہ چالیس روز رہیگا کفار کا اُس سے دم گھٹنے گا اور مسلمان کو خفیف زکام سا معلوم ہوگا (۱۴) زنا اور شراب خوری کثرت سے ہوگی جانوروں کیطرح لوگ زنا کرینگے اور کوئی کسی سے حیا و شرم نہ کریگا۔ (۱۵) بڑے دجال کے سوا تیس دجال پیدا ہونگے جو دعوے نبوت کریں گے۔ جن میں سے بعض ہو چکے جیسے مسیلمہ کذاب اور طلیحہ بن خویلد اور اسود عنسی اور سجاح عورت کہ پھر مسلمان ہوگئی اور غلام احمد قادیانی وغیرہم اور باقی بھی ضرور ہونگے (۱۶) مال کی کثرت ہوگی۔ نہر فرات کے خزانے اور زمین کے دفینے ظاہر ہوں گے (۱۷) عرب میں کھیت اور باغ ہوں گے نہریں جاری ہونگی (۱۸) دین پر قائم رہنا ایسا دشوار ہوگا جیسا ہاتھ میں آگ لینا یہاں تک کہ آدمی قبرستان میں جاکر آرزو کرینگے کہ ہم ان قبروں میں ہوتے (۱۹) وقت میں برکت نہ ہوگی بہت جلد گزر جائیگا حتیٰ کہ سال مثل مہینہ کے اور مہینہ مثل ہفتہ کے اور ہفتہ مثل ایک دن کے اور دن مثل اُس شعلہ کے کہ جسے آگ لگے اور فوراً جلکر ختم ہو جائے معلوم ہوگا (۲۰) زکوٰۃ دینا سخت گراں معلوم ہوگا اور دینے والیکو لینے والا میسر نہ ہوگا (۲۱) علم دین کے لیے نہ پڑھیں گے (۲۲) مرد عورتوں کے تابعدار ہونگے (۲۳) اولاد ماں باپ کی نافرمانی کریگی غیروں سے ملینگی اور ماں باپ سے بھاگے گی (۲۴) موجودہ لوگ گزرے ہوئے لوگوں کو بُرا کہیں گے اور لعنت و ملامت کرینگے (۲۵) لوگ مسجدوں کا ادب نہ کریں گے ان میں چلا ئیں چیخیں گے (۲۶) گانے بجانے اور شیشم پہننے کی

Marfat.com

کثرت ہوگی (۲۷) حیوان انسانوں سے باتیں کرینگے کوڑے کی پھنچی جوتہ کا تسمہ بولیگا اور گھر کی باتوں کی گھر والے کو خبر دیگا بلکہ خود آدمی کی ران اُسے خبر دیگی (۲۸) ذلیل وکمین لوگ جنھیں کبھی کچھ میسر نہیں ہوا بڑے بڑے مکانوں میں فخر کرینگے (۲۹) حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظاہر ہونگے اُس وقت دنیا بھر میں کفر پھیلا ہوگا سوائے مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ کے کہیں اسلام نہ ہوگا روئے زمین کے اولیا وہیں چلے جائیں گے اور طواف کعبہ میں مشغول ہونگے انھیں میں حضرت امام مہدی ہوں گے اولیاء اللہ انھیں پہچانیں گے اور ان سے بیعت ہونا چاہیں گے وہ انکار کرینگے کہ غیب سے آواز آئیگی یہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے اس کی بات سُنو اس کا حکم مانو پس سب ان سے بیعت کرینگے اور وہ انھیں اپنے ساتھ لیکر ملک شام کو جائیں گے (۳۰) دجال ظاہر ہوگا اور چالیس روز میں سوائے مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ کے تمام روئے زمین پہ تیزی کے ساتھ پھر یگا ان چالیس روز میں پہلا روز سال کی اور دوسرا مہینہ کی اور تیسرا ہفتہ کی برابر ہوگا باقی دن چوبیس چوبیس گھنٹے کے ہونگے۔ دجال کا فتنہ بہت سخت ہوگا ایک باغ اور ایک آگ اُس کے ساتھ ہوگی باغ کا نام جنت اور آگ کا نام دوزخ رکھیگا جہاں جائیگا انہیں ساتھ لیجائیگا مگر حقیقت میں وہ آگ جنت ہوگی اور باغ دوزخ ہوگا۔ وہ خدائی کا دعویٰ کریگا جو اُسے خدا کہیگا وہ اُسے اپنی جنت میں داخل کریگا۔ اور جو اسے خدا نہ کہیگا

اُسے اپنے دوزخ میں ڈالیگا۔ مُردے زندہ کریگا زمین سے گھاس اُگائیگا آسمان سے پانی برسائیگا جس سے اُن لوگوں کے جانور خوب موٹے تازے دُودھ دینے والے ہوجائینگے جب جنگلوں میں جائیگا تو وہاں کے دفینے اور خزانے زمین سے نکلکر مکھیوں کی طرح اُس کے ساتھ ہونگے۔ غرضکہ اس قسم کے بہت سے شعبدے دکھائیگا۔ جو جادو کے تماشے اور شیاطین کے دھوکے ہونگے اسی لیے اس کے پاس سے جاتے ہی کسی کے پاس کچھ نہ رہیگا۔ جب مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ میں جانا چاہیگا تو فرشتے اُسکا مونھ پھیر دیں گے مگر مدینہ منورہ میں لرزے آئیں گے جن کے خوف سے کچھ لوگ جو ظاہر میں مسلمان اور دل میں کافر ہونگے اور جو لوگ علم الٰہی میں دجال کو خدا کہکر کافر ہونے والے ہونگے شہر سے باہر بھاگیں گے اور دجال کے فتنہ میں پھنسیں گے۔ دجال کے ساتھ یہود کی فوجیں ہونگی۔ اس کی سیدھی آنکھ کانی ہوگی اور اُس کے ماتھے پر کافر لکھا ہوگا ہر مسلمان پڑھا اور بے پڑھا اُسے پڑھیگا مگر کافر کو نظر نہ آئیگا۔ جب وہ ساری دنیا میں پھر لیگا تو ملک شام کو جائیگا۔ (۳۱) حضرت عیسٰے علیہ السلام آسمان سے مسجد دمشق کے شرقی منارہ پر صبح نماز کے وقت تکبیر کے بعد نزول فرمائیں گے اور حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نماز پڑھانیکا حکم کریں گے اور خود اُنکے پیچھے نماز پڑھیں گے ان کی سانس کی خوشبو نظر تک پہنچے گی اور اُسکے دجال

گھلنا شروع ہو گا جیسے پانی میں نمک گھلتا ہے اور بھاگیگا حضرت عیسےٰ علیہ السلام اس کا پیچھا کرینگے اور اس کی پیٹھ میں نیزہ مار کر قتل کرینگے بعد اسکے چالیس برس تک وہ زمین پر زندہ رہیں گے نکاح کریں گے اولاد ہو گی یہود کو قتل کرینگے صلیب کو توڑیں گے خنزیر (سور) کو مارینگے جو اہل کتاب قتل سے بچیں گے وہ ایمان لائیں گے اس وقت تمام جہان میں ایک دین اسلام اور ایک مذہب اہل سنت وجماعت ہو گا بغض وحسد عداوت ودشمنی آپس میں بالکل نہ ہو گی حتے کہ بچے سانپ سے کھیلیں گے اور شیر اور بکری ایک جگہ چرینگے مال کی اسقدر کثرت ہو گی کہ لوگ دیں گے اور کوئی نہ لیگا۔ بعد قتل دجال عیسےٰ علیہ السلام کو حکم ہو گا کہ مسلمانوں کو کوہ طور پر لے جاؤ کہ کچھ لوگ ایسے ظاہر کیے جاینگے جن سے کوئی نہ لڑ سکیگا پس وہ سب کو لیکر کوہ طور پر چلے جائیں گے (۳۲) قوم یاجوج ماجوج کا خروج ہو گا وہ اسقدر ہونگے کہ انکی پہلی جماعت بحیرۂ طبریہ پر جس کا طول دس میل ہو گا گزر کر اسکا سب پانی پی جائے گی اور جب انکی دوسری جماعت اُسپر آئیگی تو اُسے سوکھا پائیگی اور کہے گی کہ یہاں کبھی پانی تھا پھر دنیا بھر میں وہ قتل وغارت کریں گے اور اس سے فرصت پاکر کہیں گے کہ زمین والونکو تو قتل کر لیا اب آسمان والوں کو بھی قتل کرنا چاہیئے۔ یہ کہکر آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے خدا کی قدرت سے اُنکے تیر خون بھر کر آسمان سے واپس آئیں گے وہ یہاں یہ حرکتیں کرتے ہونگے اور وہاں طور پر حضرت

عیسےٰ علیہ السلام مع اپنے ساتھیوں کے کھانے پینے کی تکلیف میں
پھنسے ہونگے تب وہ مع اپنے ساتھیوں کے اللہ تعالیٰ سے اُنکے
دفع ہونیکی دعا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اُن کی دعا سے قوم یاجوج ماجوج
کی گردنوں میں ایک قسم کا کیڑا پیدا کریگا جس سے سب مرجائیں گے اُن کے
مرنے کے بعد حضرت عیسےٰ علیہ السلام پہاڑ سے اتریں گے اور دیکھیں گے
کہ تمام زمین اُنکی لاشوں سے بھری ہے کہیں ذراسی جگہ بھی خالی نہیں ہے
اور سخت بدبو پھیلی ہے تو پھر مع ساتھیوں کے دعا کریں گے پس اللہ تعالیٰ
کچھ پردار جانور بھیجے گا کہ وہ اُن کی لاشوں کو اُڑا کر لیجائیں گے اُن کے
تیرو کمانوں اور ترکشوں کو سات برس تک مسلمان جلائینگے پھر بارش
ہوگی جس سے زمین برابر ایک سی ہوجائے گی اور اُسے حکم ہوگا کہ پھول
پھل وغیرہ اُگائے اور اپنی برکتیں ظاہر کرے اور آسمان کو حکم ہوگا کہ اپنی
برکتیں برسائے تو یہ حال ہوگا کہ ایک انار ایک جماعت کہائے گی اور
اور اُس کے چھلکے کے سایہ میں دس آدمی بیٹھیں گے اور ایک اونٹنی کا
دودھ ایک جماعت کو اور ایک گائے کا دودھ خاندان بھر کو اور ایک
بکری کا دودھ کنبہ بھر کو کافی ہوگا۔ (۳۳) ایک جانور دابۃ الارض پیدا ہوگا
جس کے ہاتھ میں حضرت موسےٰ علیہ السلام کا عصا (لکڑی) اور حضرت
سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ہوگی لکڑی سے وہ ہر مسلمان کی پیشانی
نورانی بنائیگا اور انگوٹھی سے ہر کافر کے ماتھے پر ایک سیاہ دھبہ لگائیگا۔

جو کبھی زائل نہ ہو گا جس سے مسلمان و کفار میں تمیز ہو گا اس وقت کوئی کافر ایمان نہ لائیگا اور مسلمان سے کفر ظاہر نہ ہو گا (۳۴) آفتاب مغرب سے نکلے گا اُسوقت توبہ کا دروازہ بند ہو جائیگا اور کسی کا اسلام لانا کارآمد و معتبر نہ ہو گا (۳۵) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے سات برس بعد وفات پائیں گے اور روضہ اقدس میں دفن ہونگے (۳۶) اُن کی وفات کے بعد قرآن عظیم اٹھایا جائیگا دلوں سے بھلایا جائیگا (۳۷) پھر کچھ دنوں بعد ایک خوشبودار ہوا چلے گی اس سے تمام مسلمان مرجائیں گے صرف کافر رہ جائیں گے ان میں بھی چالیس برس سے کم عمر والا نہ رہیگا اور کسی کے اولاد نہ ہو گی اس کے چالیس برس بعد قیامت قائم ہو گی لوگ اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہونگے کہ حضرت اسرافیل کو صور پھونکنے کا حکم ہو گا۔ صور کی شکل سینگ کی سی ہو گی اس کے پھونکتے وقت حضرت اسرافیل کے دہنی جانب حضرت جبرائیل اور بائیں جانب حضرت میکائیل ہونگے شروع میں صور کی آواز ہلکی اور باریک ہو گی پھر بلند ہوتی جائے گی لوگ کان لگا کر اُس کی آواز سنیں گے اور بیہوش ہو کر گریں گے اور مرجائیں گے یہاں تک کہ زمین آسمان شجر حجر دریا پہاڑ صور و اسرافیل وغیرہ سب فنا ہو جائیں گے سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی باقی نہ رہیگا۔ تو اللہ تعالےٰ فرمائیگا آج کس کی بادشاہت ہے مگر کوئی جواب دینے والا نہ ہو گا۔ تو خود ہی فرمائیگا اللہ واحد قہار کی بادشاہت ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ پانی برسائیگا اور دوبارہ اسرافیل کو زندہ اور صور کو پیدا فرما کر صور پھونکنے کا حکم دیگا جو پہلی بار کے صور سے چالیس برس یا روز یا ماہ یا سال بعد ہوگا پس دوبارہ صور پھونکتے ہی انسان و حیوان بلکہ جنات جو ابتدائے دنیا سے آخر تک ہوئے ہونگے زندہ ہو جائینگے سب سے پہلے ہمارے حضور اقدس سرور عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے سیدھے ہاتھ میں صدیق اکبر کا ہاتھ اور الٹے ہاتھ میں حضرت عمر فاروق اعظم کا ہاتھ لیے ہوئے قبر مبارک سے باہر آئیں گے اور مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ کے قبرستان کے مسلمانوں کو ساتھ لیکر میدان حشر میں تشریف لائیں گے قیامت کے دن روح اور جسم دونوں زندہ ہونگے اُن دونوں میں سے کسی ایک کے بھی زندہ نہ ہونے کا انکار کرنا کفر ہے دنیا میں جو روح جس جسم میں تھی اُسی میں قیامت کے دن ڈالی جائیگی کسی دوسرے جسم میں نہ ڈالی جائیگی جسم کے اجزا اگرچہ منفرق اور پراگندہ ہوں جانوروں نے انھیں کھالیا ہو تب بھی اللہ تعالیٰ ان سب کو قیامت کے دن جمع فرما کر جسم بنائیگا اور اُس میں روح ڈالیگا قیامت کا دن پچاس ہزار برس کا ہوگا اس دن جو لوگ جہاں گڑے دبے جلے مرے تھے وہیں سے ننگے بدن ننگے پاؤں بے ختنہ کیے ہوئے جس طرح پیدا ہوے تھے اسی طرح اٹھیں گے اور کوئی کسی کو نہ دیکھ سکے گا۔ کوئی پیدل کوئی سوار کسی سواری پر ایک کسی پر دو کسی پر تین کسی پر چار کسی پر دس سوار ہو کر میدان حشر میں آئیں گے اور کافر منھ کے بل چلکر آئیگا کسی کو فرشتے گھسیٹ کر لائیں گے کسی کو آگ گھیر کر لائیگی۔

میدان حشر ملک شام کی زمین پر ہوگا۔ زمین اس روز ایسی برابر کیجائیگی کہ اِس کنارے پر رائی کا دانہ گرا ہو اُس کنارے سے معلوم ہوگا اُس روز زمین تانبے کی ہوگی اور آفتاب ایک میل کے فاصلہ پر ہوگا جو آج پانچسو برس کی راہ پر ہے۔ اُس کی تپش اور گرمی سے لوگوں کے بھیجے دماغ کھولنے لگیں گے اور پسینہ اسقدر آئیگا کہ ستر گز زمین میں گھس جائے گا جب زمین میں اُسکی گنجائش نہ رہے گی تو اوپر چڑھے گا کسی کے ٹخنوں تک کسی کے ٹخنوں سے اوپر کسی کی کمر تک کسی کے سینہ تک کسی کے گلے تک ہوگا اور کافروں کے مونھ تک چڑھکر مثل لگام کے جکڑ جائیگا وہ اُس میں غوطے کھائیں گے۔ پیاس کی شدت سے زبانیں سوکھکر کانٹا ہو جائینگی اور مونھ سے باہر نکل آئینگی دل اُبلکر حلق میں آجائینگے۔ غرضکہ اُس روز تمام خلق عجب آفت و مصیبت میں مبتلا ہوگی کوئی کسی کا حال نہ پوچھے گا یہانتک کہ ماں باپ بی بی بچے بھائی برادر ایک دوسرے کو نہ پوچھے گا ہر ایک اپنی اپنی فکر میں پھنسا ہوگا اسی حال میں آدھا دن قیامت کا گزرنیکو قریب ہوگا تو لوگوں کے دل میں خیال پیدا ہوگا کہ کب تک اس مصیبت میں مبتلا رہو گے کسی کو اپنی شفاعت و سفارش کے لیے ڈھونڈھو پس سب لوگ یہ مشورہ کریں گے کہ حضرت آدم علیہ السلام ہمارے باپ ہیں اُن کے پاس چلنا چاہیے وہ ہمیں اس مصیبت سے چھڑائیں گے پس سب لوگ گرتے پڑتے بڑی مشکل سے اُن تک پہنچیں گے اور اپنا حال عرض کرینگے

وہ فرمائیں گے مجھ سے یہ نہ ہوگا آج مجھے اپنی ہی جان کی فکر ہے تم کسی اور پاس
جاؤ لوگ وہاں سے مایوس ہوکر حضرت نوح پھر حضرت ابراہیم پھر حضرت
موسے پھر حضرت عیسے علیہم السلام پاس آکر اپنا حال کہیں گے اور ہر ایک سے
یہی جواب پائیں گے آخر کو تھکے ہارے سب طرف سے ناامید ویے آس
ہوکر ہمارے حضور اقدس رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر
عرض حال کرینگے حضور فرمائیں گے میں اس کام کے لیے ہوں میں تمھارا
مطلوب ہوں جسے تم ہر طرف ڈھونڈ آئے یہ فرماکر بارگاہ الٰہی میں حاضر ہوکر
سجدہ فرمائیں گے اور اذن شفاعت چاہیں گے۔ ارشاد ہوگا ای محمد سجدہ سے
اپنا سر اُٹھاؤ اور مانگو جو مانگو گے وہ تمھیں دیا جائیگا اور شفاعت کرو کہ تمھاری
شفاعت قبول کی جائیگی پس حضور سجدہ سے سر اوٹھاکر شفاعت کرنا شروع
کریں گے یہانتک کہ جس کے دل میں ذرّہ بھر ایمان ہوگا جس نے سچّے
دل سے کلمہ طیبہ پڑھا ہوگا اگرچہ کوئی نیک عمل نہ کیا ہو اُس کی بھی شفاعت
فرمائیں گے اور دوزخ سے نجات دلائیں گے پھر تمام انبیا اپنی اپنی اُمت
کی شفاعت کرینگے اور اولیائے کرام اور شہدا اور علما اور حافظ قرآن اور
حاجی اپنے اپنے عزیزوں یار دوستوں مریدوں معتقدوں پیردوں کی
شفاعت فرمائیں گے جو بچے بچپنے میں مر گئے ہیں وہ اپنے ماں باپ کی
شفاعت کرینگے یہاں تک کہ علما کو جس نے وضو کے لیے پانی یا استنجے کو
ڈھیلا دیا ہوگا اُس کی بھی وہ شفاعت کریں گے۔

اُس روز سب کے اعمال کا حساب ہوگا اور اللہ تعالیٰ ہر ایک سے خود پوچھا
سوال کریگا اُس وقت بندہ کو اپنے دہنے بائیں سوائے اعمال کے اور
آگ کے اور کچھ نظر نہ آئیگا۔ جس کا حساب سہل و صاف ہوگا نجات پا
اور جس کا حساب سہل و صاف نہوگا عذاب دیا جائیگا۔ کسی سے خفیہ پوچھا
کہ تو نے یہ یہ کیا وہ اقرار کریگا اور دل میں خیال کریگا کہ اب دوزخ
تو اللہ تعالیٰ فرمائیگا ہم نے دنیا میں تیرے عیب چھپائے اور اب معاف
ہیں کسی سے ظاہر سختی سے ہر ایک بات پوچھی جائیگی وہ مستحق عذاب ہو
کسی سے اپنی نعمتیں جو دنیا میں اُسے دی تھیں یاد دلاکر سوال فرمایا جا
وہ کہیگا کہ ہاں تو نے دنیا میں مجھے یہ نعمتیں دی تھیں تو فرمائیگا کیا تیرا خیال
آج ملنے کا تھا وہ کہیگا نہیں تو حکم ہوگا کہ جیسے تو نے ہمیں دنیا میں بھلا
ویسے ہی ہم آج تجھے بھلاتے اور عذاب میں چھوڑتے ہیں۔ بعض کفار سے
نعمتیں یاد دلاکر پوچھا جائیگا تو وہ کہیں گے کہ ہم تو تیری کتاب تیرے رسول
ایمان لائے تھے اور نماز روزہ وغیرہ نیک کام کیے تھے ارشاد ہوگا ٹھہر جا
گواہ قائم کیئے جائینگے یہ خیال کریگا کہ مجھ پر کون گواہ ہوگا۔ پس اُس کے مونھ پر مہر
جائیگی اور اُسکے ہاتھ پاؤں وغیرہ اعضا کو حکم ہوگا کہ بولو تو ہر عضو کہیگا
ایسا ایسا کیا تھا پس وہ دوزخ میں ڈالدیا جائیگا۔ سب سے پہلے لوح محفوظ
یا جبرئیل علیہ السلام سے تبلیغ احکام کی بابت سوال ہوگا اور شہادت
لیجائیگی وہ گواہی میں حضرت اسرافیل کو پیش کریں گے وہ ہیبت الٰہی سے کا

ٹھراتے اگر گواہی دینگے پھر انبیا علیہم السلام کو بلایا جائیگا اور اُن سے بندوں کو
احکام الٰہی پہنچانے کی نسبت پوچھا جائیگا وہ اقرار کرینگے تو اُن کی اُمتوں سے
پوچھا جائیگا کہ انھوں نے تمھیں ہمارے احکام پہنچائے تھے وہ انکار کرینگے تو
انبیا سے شہادت مانگی جائیگی وہ حضور او حضور کی امت کو گواہی میں پیش کرینگے
ہمارے حضور اور ہم اُن کی تبلیغ کی شہادت دینگے۔ بندوں سے پہلے نماز کا
سوال ہوگا پھر اور اعمال کو پوچھا جائیگا اور جس پر جس کا جو حق آتا ہوگا اسکے بدلے
صاحب حق کو اُس کی نیکیاں دلا دی جائیں گی۔ ظالم کی تمام نیکیاں مظلوم کو
دیدی جائینگی یہانتک کہ اگر کسی کا کسی پر ایک حبہ آتا ہوگا اُسکے بدلے بھی نیکیاں دلائی
جائیں گی۔ اور اگر نیکیاں اس کے پاس نہونگی تو مظلوم اور صاحب حق کی برائیاں
اس کے ذمہ اُتاری جائینگی اور جس پر اللہ کی نظر رحمت ہوگی اُس کو
جنت دکھا کر کہا جائیگا کہ اسے کون خرید تا ہے وہ کہیگا اِسے خریدنے کی
کس میں طاقت ہے، اور کس کے پاس اُس کی قیمت ہے ارشاد ہوگا تو خرید سکتا ہے
تیرے پاس اس کی قیمت ہے، اور وہ یہ ہے کہ فلاں شخص پر جو تیرا حق ہے اسے تو
معاف کرا اور جنت لے وہ فوراً اپنا حق اُسے معاف کریگا اور جنت میں جائیگا۔
پھر جانوروں کا بھی انصاف ہوگا اور جس نے جس کو ناحق مارا اور ستایا
تھا اُس سے اس کا بدلہ دلایا جائے گا بعد اِسکے حلال جانوروں کو بہشت
کی خاک بنایا جائیگا اور باقی فنا کر دیے جائیں گے۔
اسی روز ہر شخص کو اُس کا نامۂ اعمال دیا جائیگا نیکوں کو سیدھے ہاتھ میں اور

بدوں کو اکٹے ہاتھ میں اور کفار کا اُلٹا ہاتھ سینہ توڑ کر پیٹھ کے پیچھے نکالکر
دیا جائیگا۔ اُس روز ہمارے نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کو مقام محمود عطا فرمایا جائیگا
جہاں سب لوگ حضور کی حمد وثنا کرینگے اور ایک جھنڈا جس کا نام لواء الحمد
مرحمت ہوگا جس کے نیچے حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر عیسے علیہ السلام
تک تمام انبیاء و مرسلین اور جملہ مومنین ہونگے اور حوض کوثر عطا ہوگا جس کی
لمبائی چوڑائی ایک ماہ کی راہ ہوگی اس کے کناروں پر موتی کے قبے بنے ہونگے
اس کی مٹی نہایت خوشبودار مشک کی ہوگی اور پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے
زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبودار اور پاکیزہ ہوگا۔
ستاروں سے زیادہ تعداد اور چمک میں اس پر آبخورے رکھے ہونگے۔ جو ایکبار
اس کا پانی پیے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ حضور اپنی اُمت کے پیاسوں
کی پیاس اس سے بجھائیں گے۔

اس روز پشت جہنم پر صراط قائم ہوگی اور اُس پر سے سب کو گزرنے کا حکم ہوگا
صراط ایک پل ہے جو بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہوگا اور
جنت کو اسی پر سے گزر کر جانا ہوگا۔ سب سے پہلے ہمارے حضور اقدس سرور عالم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس پر سے گزر فرمائیں گے پھر اور انبیا علیہ السلام پھر حضور کی
اُمت سلم سلم کہتی ہوئی گزرے گی پھر اور اُمتیں گزرینگی۔ ان میں کوئی بجلی کی طرح
کوئی تیز ہوا کی طرح کوئی تیز اُڑنے والے جانور کی طرح کوئی تیز گھوڑے کی طرح
کوئی آدمیوں کی طرح دوڑ کر گزریگا کوئی چوتڑ کے بل اُس پر گھسٹے گا۔ کوئی چیونٹی

کی طرح اُس پر چلے گا۔ صراط کے دونوں طرف بڑے بڑے آنکڑے کانٹے ہونگے ان میں بحکم الٰہی اُلجھنے والے اُلجھینگے باقی صاف نکل جائینگے اُلجھنے والوں میں بھی بعض زخمی ہو کر چھوٹ جائینگے اور بعض دوزخ میں گرینگے۔ اہل محشر تو اس حال میں ہونگے۔ اور ہمارے حضور اپنی اُمت کی فکر میں گشت کرتے ہونگے کبھی پل صراط کے کنارے پر کھڑے ہو کر اپنے رب سے انکی نجات اور پل سے صحیح و سالم گزر جانے کی دعا فرمائیں گے اور کبھی حوض کوثر پر آکر اُمت کے پیاسوں کو پانی پلائیں گے اور کبھی میزان پر جاکر جن کی نیکیاں کم دیکھیں گے اُن کی شفاعت فرماکر نجات دلائیں گے غرضکہ یہ سب مصیبتیں اُٹھانے کے بعد مسلمانوں کو وہ راحت و آرام والا گھر ہمیشہ کے لیے نصیب ہوگا جسے جنت کہتے ہیں۔ پس سب سے پہلے اس میں ہمارے حضور اقدس سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم داخل ہونگے۔ پھر اور انبیاء کرام علیہم السلام پھر حضور کی اُمت پھر اور انبیاء کرام کی اُمتیں حضور اقدس سرورِ عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ میری اُمت کے ستر ہزار آدمی تو بے حساب جنت میں داخل ہونگے اور ہر ایک کے طفیل ستر ستر ہزار بخشے اور جنت میں داخل فرمائے جائیں گے اور ان کے ساتھ تین جماعتیں اور ہونگی جن کی تعداد اللہ تعالےٰ ہی جانتا ہے اور لاکھوں کروروں حضور کی شفاعت سے اور سیکڑوں اولیا علما شہدا حفاظ حجاج وغیرہ کی شفاعت سے بہشت میں داخل ہونگے اور

کچھ بعد شفاعت اللہ تعالیٰ کے رحم وکرم سے دوزخ سے نکالکر اور اثر عذاب دور کرنے کیلیے ماء حیات میں غوطہ دیکر اور پہچان کے لیے انکی گردنوں پر مہر لگا کر جنّت میں داخل کیے جائینگے جنھیں جنتی دیکھکر کہیں گے کہ یہ اللہ کے آزاد کردہ ہیں بے عمل جنت میں داخل کیے گیے ہیں۔

حدیث میں ہے کہ جنتیوں کی ایکسو بیس[۱۲۰] صفیں ہونگی اُن میں سے اسّی ہماری ہماری ہونگی اور چالیس باقی اُمتون کی

جنّت وہ جگہ ہے جس میں عالیشان مکان خوشگوار نہریں قسم قسم کر میوہ دار سونے کی جڑوں کے درخت طرح طرح کی نعمتیں اور عیش و آرام کے سامان پاکیزہ خدمت گار نہایت حسین خوبصورت حوریں عورتیں موجود ہیں جو آجتک نہ آنکھوں نے دیکھیں نہ کانوں نے سنیں اور نہ دل میں گزریں۔ اگر جنّت کی ذراسی چیز دنیا میں ظاہر ہو تو تمام دنیا آراستہ ہو جائے اور جو اس کی کوئی حور (عورت) زمین کی طرف جھانکے تو زمین و آسمان روشن ہو جائے اور خوشبو سے بس جائے اور چاند و سورج کی روشنی ماند ہو جائے۔ اُس کا ایک دوپٹہ دنیا وما فیہا سے بہتر ہے۔ جنّت آسمان کے اُوپر عرش کے نیچے ہے اُس کا عرض آسمان و زمین کی برابر ہے۔ اُس میں سَو درجے ہیں ہر درجہ میں تمام عالم سما سکتا ہے اور ہر درجہ دوسرے درجہ سے اتنا دور ہے جیسے زمین سے آسمان۔ سب سے اعلیٰ درجہ اُس کا فردوس ہے

جس پر عرش اعظم ہے۔ اس میں ایک درخت اتنا بڑا ہے جس کے سایہ کو
تیز گھوڑے کا سوار سو برس میں طے نہیں کر سکتا۔
جنت کے دروازہ کے دونوں بازو کے درمیان ستر برس کی راہ ہے
اس پر بھی اس میں داخل ہونے والوں کی کثرت کی وجہ سے بازو جھلیں گے
اور دروازہ چرچرائیگا۔ جنت کے مکان طرح طرح کے جواہر کے ایسے
صاف اور شفاف ہیں کہ اندر سے باہر کا اور باہر سے اندر کا حصہ نظر آئیگا
اس کی دیواریں سونے چاندی کی اینٹوں اور مشک کے گارے سے بنی
ہیں اور زمین زعفران کی ہے۔ کنکریوں کی جگہ موتی اور یاقوت بکھرے
ہیں۔ اور جنت عدن سفید موتی اور یاقوت سرخ اور زبرجد سبز کی اینٹوں
اور مشک کے گارے سے بنی ہے۔ مٹی اس کی عنبر کی اور کنکریاں موتی کی اور
گھاس زعفران کی ہے۔ جنت کا خیمہ ایک موتی کا ہے جس کی اونچائی ساٹھ
میل کی ہے۔ جنت میں چار دریا ہیں ایک پانی کا دوسرا دودھ کا تیسرا شہد کا
چوتھا شراب کا ان سے نہریں نکلکر ہر مکان میں گئی ہیں۔ نہروں کا ایک
کنارہ موتی کا اور دوسرا یاقوت کا ہے اور زمین مشک کی ہے۔ اسکی شراب
دنیا کی طرح نجس بدبودار نشہ لانے والی عقل کھونے والی نہیں ہے۔ بلکہ
نہایت لطیف اور پاکیزہ ان سب باتوں سے پاک ہے جنت میں بازار ہیں
ان میں طرح طرح کی عمدہ چیزیں اور پاکیزہ حوریں ہیں مگر خرید و فروخت
ان میں نہیں ہے جو چیز جس کو پسند ہو وہ بے دام لے لے جنتیوں کو

جنت میں ہر قسم کے عمدہ عمدہ میوے اچھے اچھے مزیدار کھانے ملیں گے جس وقت جو چاہیں گے فوراً انکے سامنے موجود ہوجائیگا۔ جس جانور کے گوشت کو جی چاہیگا فوراً اُس کا گوشت بھنا ہوا سامنے آجائیگا۔ اگر پانی یا دودھ یا شہد یا شراب کی خواہش ہوگی تو فوراً اُسی کا کوزہ خواہش کی مقدار خود ہاتھ میں آجائیگا اور بعد پینے کے اپنی جگہ چلا جائیگا۔ اُن کے کپڑے سبز ریشم اور سندس اور استبرق کے اور زیور کنگن سونے اور موتیوں کے ہونگے انھیں پہنے ہوئے عمدہ عمدہ تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہونگے اور ستر ستر مسندیں بچھی ہونگی بڑے بڑے موتیوں اور یاقوت وزبرجد کے خیمے قبے ہونگے انکے گذار کہنے کی جگہ دنیا سے بہتر ہوگی۔ اُن کے برتن سونے چاندی کے ہونگے۔ اُن کی انگیٹھیوں میں عود سلگتا ہوگا انھیں پاخانہ پیشاب تھوک رینٹھ وغیرہ کچھ نہ آئیگا اور نہ ان کے بدن پر میل کچیل ہوگا۔ ان کی ڈکار اور پسینہ میں مشک کی خوشبو ہوگی اور اسی سے کھانا ہضم ہوگا۔ جنتی کو سو آدمیوں کی برابر کھانے پینے جماع کرنے کی قوت دیجائے گی۔ ہر وقت ان کی زبان پر اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور تکبیر مثل سانس کے جاری ہوگی۔ انکے سرہانے کم سے کم دس دس ہزار خدمتگار ایک ہاتھ میں سونے کا اور دوسرے ہاتھ میں چاندی کا پیالہ لیے ہوئے کھڑے ہونگے جن میں نئی نئی رنگ کی نعمتیں ہونگی جسقدر وہ کھاتے جائیں گے لذت میں زیادتی ہوتی جائیگی اور ہر نوالہ میں ستر مزے ہونگے اور ہر مزہ جدا جدا معلوم ہوگا۔

جنتیوں کو نہ کبھی موت آئیگی نہ نیند اور نہ کبھی وہ بیمار ہوں گے نہ انکی لباس
پرانے ہونگے نہ ان کی جوانی میں کمی ہوگی۔ ان کے چہرے چاند تاروں کی شکل
چمکدار ہونگے سب آپس میں ایک دل ہونگے باہم اختلاف اور بغض وحسد
نہ ہوگا اور نہ کسی کو کوئی رنج وغم ہوگا۔ ہر ایک کو کم سے کم دو حوریں ملیں گی
جو ستر ستر جوڑے پہنے ہونگی پھر بھی انکے کپڑوں اور گوشت پوست
میں سے انکی پنڈلی کا گودا نظر آئیگا جسطرح شیشہ میں سرخ شراب نظر آتی
ہے اُن کے گالوں میں آدمی کا چہرہ آئینہ سے بھی زیادہ صاف دکھائی دیگا
حیض ونفاس وغیرہ پلیدی سے پاک صاف ہونگی۔ ہر بار صحبت کے
وقت وہ کنواری پائی جائیں گی۔ اُن کا تھوک سمندر کو میٹھا کرنیوالا ہوگا
جنت میں داخل ہونے کے وقت ہر جنتی کے سرہانے اور پائنتی دو حوریں
کھڑے ہو کر بہت اچھی آواز سے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے گیت گائیں
گی اور کہیں گی کہ ہم ہمیشہ چین وآرام سے خوش رہنے والیاں ہیں ہم نہ کبھی
مریں گے اور نہ تکلیف اوٹھائیں گے اور نہ ناخوش ہوں گے مبارک باد ہو
اُسکے جو ہمارا ہو اور ہم اُس کے ہیں۔ جنت میں کوئی بڈھا بچہ نہ ہوگا سب
جوان تینتیس برس کے بے داڑھی مونچھ ہونگے اور سوائے سر اور پلکوں اور
بھوؤں کے کہیں بدن پر بال نہ ہونگے ہر ایک کی سرمگیں آنکھیں ہونگی
اگر کسی کو اولاد کی خواہش ہوگی تو فوراً ایک ساعت میں حمل رہیگا اور بچہ
پیدا ہوگا اور پورا تیس برس کا ہو جائیگا ہر شخص اپنے اعمال کے مقدار مرتبہ

پائیگا۔ اور اس سے زیادہ جسے اللہ تعالیٰ چاہیگا رتبہ عطا فرمائیگا ہر شخص
اپنی جگہ بیٹھا ہوا دوسرے کو دیکھے گا اور جب کوئی کسی سے ملنا چاہیگا
اُس کا تخت دوسرے کے پاس چلا جائیگا۔ یا اعلیٰ سواری عمدہ گھو
جو اُس کے پاس آئیں گے سوار ہو کر جائیگا۔ جنتیوں میں ادنیٰ آدمی
بہتر بیبیاں اور ہزار خادم ہونگے۔ اس کے تاج کا ادنیٰ موتی مشرق و
مغرب کو روشن کر دیگا۔ ہزار کوس کی مسافت میں اس کے باغات
بیبیاں خدمت گار وغیرہ سامان ہوگا۔

سب سے بڑی نعمت جنتیوں کو جنت میں داخل ہونے کے بعد یہ ملے گی
کہ اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوگا عرش عظیم ظاہر ہوگا اور اللہ تعالیٰ جنت کے
باغوں میں سے ایک باغ میں تجلی فرمائیگا۔ اور جنتیوں کے لیئے نور کے
موتیوں کے یاقوت کے زبرجد کے سونے کے چاندی کے منبر موافق
مرتبہ کے بچھائے جائیں گے۔ ان میں ادنیٰ مرتبہ والا مشک و کافور کے ٹیلے پر
ہوگا۔ اللہ تعالےٰ اُن پر تجلی فرمائیگا اور جنتیوں کو پکار کر فرمائیگا کیا تم راضی
ہوئے وہ کہیں گے کہ ہم کیوں نہ راضی ہوتے کہ تو نے ہمیں وہ دیا جو
کسی کو خلق میں نہ دیا۔ فرمائیگا میں نے اس سے بھی افضل چیز اپنی خوشی
اور رضامندی ہمیشہ کیلئے تمہیں دی اب کبھی تم پر میرا غصہ نہوگا۔ اور
ان میں سے کسی کو اُسکے دنیوی گناہ یاد دلائیگا وہ عرض کریگا الٰہی تو نے
بخش نہ دیے فرمائیگا میری بخشش ہی کی وجہ سے تو تجھے یہ مرتبہ ملا پھر ان پر

ب ابر سایہ کریگا۔ اور ایسی خوشبو برسائیگا کہ کبھی انھوں نے نہ سونگھی ہوگی
ور فرمائیگا کہ اسطرف کو جاؤ اور میں نے جو عزت تمہارے لیے تیار کی ہے
سے لو۔ پس وہ لوگ ایک بازار میں جائیں گے جسے فرشتے گھیرے ہونگے
س میں وہ چیزیں ہونگی جو کبھی نہ دیکھی نہ سنیں نہ دل میں گزریں ان میں سے
س چیز کو چاہیگا وہ اس کے ساتھ کر دی جائیگی لوگ آپس میں بازار
ملیں گے۔ چھوٹے مرتبہ والا بڑے مرتبہ والے کے لباس کو پسند کریگا
ور اُسکا خیال ہوگا کہ میرا لباس اس سے اچھا ہے۔ وہاں سے اپنے اپنے
مکان کو واپس آئینگے تو انکی بیبیاں استقبال کریں گی اور مبارکباد دینگی
ہیں گی آپکا حسن وجمال جاتے وقت جتنا تھا اُس سے زیادہ ہوگیا
کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کی حضوری نصیب ہونے سے ایسا ہی ہونا
ہئے تھا۔ وہ ہر جمعہ کو اس بازار میں جایا کریں گے تو ان کی بیبیاں بھی
جایا کریں گی۔ وہ سب اللہ تعالیٰ کو ایسا دیکھیں گے جیسے چودھویں
رات کے چاند کو دیکھتے ہیں کہ ایک کا دیکھنا دوسرے کو مانع نہیں ہوتا
بڑے مرتبہ والوں کو روزانہ صبح وشام اللہ تعالیٰ کی زیارت ہوگی
اور باقی کو ہفتہ میں ایکبار۔

یہ تو جنت اور جنتیوں اور اُس کے عیش وآرام اور نعمتوں کا حال تھا
اب ذرا دوزخ اور دوزخیوں اور اُس کے عذاب اور تکلیفوں کا حال

بھی سنو اور اللہ تعالیٰ کے قہر و غضب سے ڈرو اور دوزخ سے پناہ
کہ جو شخص دوزخ سے پناہ مانگتا ہے دوزخ بھی اُسکے لیے اللہ تعالیٰ
سے پناہ دینے کی دعا کرتا ہے ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں
کو دوزخ سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

دوزخ وہ جگہ ہے جس بھڑکتی ہوئی آگ ہوگی آدمی اور پتھر اُس میں ایندھن
کی طرح ڈالے جائینگے اس پر بھی اس سے اور لاؤ اور زیادہ کر دکی آو
آئیگی۔ ہزار برس تک اس کی آگ دھونکی گئی یہاں تک کہ سرخ ہوئی
پھر ہزار برس تک دھونکی گئی تو سفید ہوئی پھر ہزار برس تک دھونکی گئی تو سیاہ ہوئی۔ اب
اب وہ نری سیاہ ہے۔ اسمیں روشنی کا نام نہیں ہے اگر وہ سوئی کے ناکہ برابر کھولدیا جائے
تمام زمین والے اُس کی گرمی سے مرجائیں۔ اور اگر اُس کا کوئی داروغہ
ظاہر ہو تو تمام اہل زمین اُسکی ہیبت سے مرجائیں اور اگر دوزخیوں کی
زنجیر کی ایک کڑی دنیا کے پہاڑوں پر رکھدی جائے تو وہ کانپ
ساتویں زمین تک دھنس جائیں۔ دنیا کی آگ اُس کا سترواں جز ہے
پھر بھی گرمیوں میں لوگوں کو اُس کے پاس جانا دشوار ہوتا ہے اور اُس
بھاگتے ہیں مگر تعجب ہے کہ دوزخ کی اس ستر گنی بھڑکتی آگ میں
جانیکے کام کرتے ہیں اور ذرا اُس سے نہیں ڈرتے اور پناہ نہیں مانگتے
حالانکہ دنیا کی آگ بھی اُس کی آگ سے ڈرتی اور پناہ مانگتی اور اللہ تعالیٰ
سے دعا کرتی ہے کہ اُسے دوزخ میں پھر نہ لیجائے بلکہ خود دوزخ اپنے

بعض طبقوں سے روزانہ ستر بار پناہ مانگتا ہے۔
دوزخ کی دیواریں آگ کی چالیس سال راہ کی شکل چوڑی ہیں اور اس میں مختلف طبقے اور درجے اور جنگل اور کوئیں اور پہاڑ آگ کے ہیں جن پر ستر برس میں چڑھنا اور ستر برس میں اترنا ہوگا۔ اس کی گہرائی خدا ہی جانتا ہے حدیث میں صرف اتنا ہے کہ اگر دوزخ کے کنارے پر سے دوزخ میں پتھر پھینکا جائے تو ستر برس میں بھی اس کی تہ کو نہ پہنچے اور جو سیسہ کا گولا آسمان سے زمین کی طرف پھینکا جائے تو رات آنے سے پہلے زمین تک پہنچ جائے حالانکہ زمین سے آسمان پانچسو برس کی راہ ہے۔ دوزخ کی آگ کسی کے ٹخنوں تک کسی کے گھٹنوں تک کسی کی کمر تک کسی کی گردن تک ہوگی اور علاوہ اس کے طرح طرح کے اور عذاب بھی اس میں ہوں گے لوہے کے گرزوں (ہتھوڑوں) سے انھیں مارا جائیگا کہ اگر تمام جن وانس جمع ہوکر ان میں سے ایک اوٹھانا چاہیں تو نہیں اُوٹھا سکتے۔ اور بخچر کی برابر بچھو اور اونٹ کی برابر سانپ انھیں کاٹیں گے کہ جن کے ایکبار کاٹنے کی جلن اور درد ستر ہزار برس تک نہ جائیگی اور گرم کھولتا پانی تیل کی گاد کی طرح انھیں پینے کو ملیگا کہ موبنھ کے قریب ہوتے ہی اُس کی تیزی سے چہرے کی تمام کھال گر جائیگی۔ اور وہی اُن کے سروں پر ڈالا جائیگا کہ انکی کھوپڑی اور حلق اور پیٹ میں گھستا ہوا آنتوں وغیرہ کو جلاتا بھونتا ہوا نیچے کو نکل جائیگا۔ پیپ اور لہو اور کانٹے دار تھوہڑ کھانے کو دیا جائیگا کہ اگر

ذرا سا ان میں کا دنیا میں آجائے تو تمام دنیا سڑ جائے اور سب کا عیش و
آرام خراب ہو جائے۔ بھوک اور پیاس کی شدت بھی اور عذابوں کی طرح
ایک عذاب ہوگی کہ جس کے سبب بے اختیار چلائیں گے اور کھانیکو
مانگیں گے تو انھیں وہی لہو پیپ اور تھوہڑ کھانیکو دیا جائیگا جب وہ
حلق میں اٹکے گا تو پانی مانگیں گے تو وہ کھولتا پانی دیا جائیگا کہ موں کے
قریب کرتے ہی تمام منہ کی کھال گلکر اس میں گر پڑیگی اور پیٹ میں جاتے
ہی آنتوں اور جھری کے ٹکڑے ٹکڑے کردیگا اور پاخانہ کی جگہ سے نکل جائیگا
مگر پیاس کی وجہ سے اسپر بھی لو لاکر گریں گے اور اُسی کو پینا قبول کرینگے
گلے میں آگ کا طوق اور پاؤں میں آگ کی بیڑیاں اور زنجیر ہوگی۔
گندگی کے کپڑے پہنائے جائیں گے دوزخی جنتیوں کو پکار کر کہیں گے
کہ ہمپر پانی اور جو کچھ تمہیں اللہ نے دیا ہو پھینکو وہ جواب دینگے کہ کفار
یہ چیزیں حرام کی گئی ہیں۔ ادنیٰ عذاب اس کا یہ ہوگا کہ آگ کی جوتیاں
پہنائی جائیں گی جن کی گرمی سے دماغ کھول جائیگا انھیں پہننے والا
یہ سمجھے گا کہ مجھے سب سے زیادہ عذاب دیا گیا ہے حالانکہ یہ سب سے ہلکا
عذاب اُس پر ہوگا۔ سب سے ہلکے عذاب والے سے اللہ تعالیٰ پوچھیگا کہ
اگر ساری زمین کا تو مالک ہوتا تو کیا اس عذاب سے بچنے کے لیے تو اسے
فدیہ کرتا وہ عرض کریگا ہاں تب اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ جب تو آدم کی پیٹھ میں
تھا تو ہمنے اس سے زیادہ آسان چیز کا تجھے حکم دیا تھا کہ کفر نہ کرنا

...گر تو نے نہ مانا۔
...غرضکہ کفار ان عذابوں سے عاجز ہو کر داروغہ دوزخ کو پکار کر کہیں گے
...دا اے مالک تیرا رب ہمارا قصہ تمام کردے دہ ہزار برس تک انھیں جواب
...نہ دیں گے پھر ہزار برس بعد فرمائیں گے کہ کیا کہتے ہو اس سے کہو جس کی
...نافرمانی کی ہے۔ تو دہ ہزار برس تک اللہ تعالیٰ کو اس کی رحمت کے
...نام لے لیکر پکاریں گے ہزار برس تک انھیں کچھ جواب نہ ملے گا۔
...اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائیگا دور ہو جاؤ دوزخ میں پڑے رہو
...مجھ سے بات نہ کرو۔ اس وقت کفار ناامید ہو نگے اور گدھے کی طرح
...چلا کر اسقدر روئیں گے کہ انکی آنکھوں سے آنسوؤں کی اور جب آنسو
...نہ رہیں گے تو خون کی نہر بہکر جمع ہو جائے گی کہ اگر اس میں کشتی ڈالی جا
...تو چلنے لگے دوزخیوں کی شکل ایسی بری ہو گی کہ اگر دنیا والے اُسے
...دیکھیں تو زندہ نہ رہیں۔ اُن کے جسم اسقدر بڑے کردیے جائیں گے
...کہ ایک کاندھا دوسرے کاندھے سے تین دن کی راہ دور ہو گا۔ اور
...ایک ایک داڑھ اُحد پہاڑ کی برابر ہو گی اور کھال چوبیس گز موٹی ہو گی اور
...زبان کوس دو کوس لانبی مونھ سے نکلی ہو گی کہ لوگ اسے پیروں سے
...روندیں گے منھ سکڑ جائے گا اوپر کا ہونٹ سمٹ کر سر پر پہنچے گا اور نیچے کا
...ہونٹ ناف پر لٹکے گا۔ اتنی جگہ میں بیٹھیں گے جتنی مکہ و مدینہ کے درمیان
...ہے۔ آخر کار اُن کے لیے یہ ہو گا کہ وہ قد برابر آگ کے صندوقوں میں بند کیے جائینگے

اور ان میں آگ بھڑکائی جائیگی اور آگ کا قفل لگایا جائیگا پھر اس صند
دوسری آگ کے صندوق میں رکھکر آگ کا قفل لگایا جائیگا پھر اُ
بھی تیسرے آگ کے صندوق میں رکھکر آگ کا تالا لگایا جائیگا ا
ہر ایک میں آگ بھڑکائی جائیگی اور اُسے ہمیشہ کے لیے آگ میں
ڈالدیا جائیگا اور وہ یہ سمجھے گا کہ سوائے اسکے اور کوئی آگ میں نہ ر
جب سب جنتی جنت میں ہو جائینگے اور جہنم میں صرف ہمیشہ رہ
والے رہ جائینگے تو جنت اور دوزخ کے درمیان موت کو مینڈھے
کی صورت میں لاکر کھڑا کیا جائیگا اور جنتیوں اور دوزخیوں کو پکارا جائ
جنتی ڈرتے ہوئے جھانکیں گے کہ کہیں جنت سے نکلنے کا حکم نہ
اور دوزخی خوشی خوشی آکر دیکھیں گے کہ شاید دوزخ سے نکلنے کا حکم ہو
پھر اُن سے پوچھا جائیگا کہ اسے جانتے ہو وہ کہیں گے ہاں یہ موت
بس وہ ذبح کر دی جائیگی اور کہا جائیگا کہ اے اہل جنت و دوزخ اب
ہمیشہ تمھیں زندہ رہنا ہے مرنا نہیں ہے اُسوقت جنتیوں کو خوشی پر خو
اور دوزخیوں کو غم پر غم ہوگا۔

امامت و خلافت کا بیان

امامت مسلمانوں کا پیشوا ہونا اُن کے دینی و دنیوی کاموں میں کسی کو تصر
حق حاصل ہونا ہے یہ وراصل نیابت و خلافت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
ہے مسلمانوں پر اس کا قایم کرنا اور اپنے دینی و دنیوی کاموں میں عام طور

ایسے شخص کو تصرف کا اختیار دینا اور امام بنانا واجب ہے، جو موافق شرع اور مطابق طریقۂ حضور اور اصحابِ حضور کام کرے امام وخلیفہ میں یہ شرطیں ہونا ضروری ہیں (۱) مسلمان ہو کافر نہ ہو (۲) مرد ہو عورت نہو (۳) بالغ ہو نابالغ نہو (۴) عقلمند ہو بے عقل و دیوانہ نہو (۵) آزاد ہو غلام نہو۔ (۶) تمام کاموں کو اچھی طرح کر سکے۔ ظالموں سے مظلموں کا بدلہ لے سکے احکام اسلام جاری کر سکے۔ دارالاسلام کی حفاظت اور دشمنان دین کو دفع کر سکے (۷) قریشی ہو کسی اور قبیلہ وخاندان کا نہ ہو کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امامت قریش کیساتھ مخصوص فرما گئے ہیں (۸) ظاہر اور لوگوں کے سامنے ہو غائب اور ڈھکا چھپا نہو۔ مذہب اہل سنت میں امام کے لئے ہاشمی علوی معصوم (گناہوں سے پاک) زمانہ بھر سے افضل ہونا شرط نہیں ہے روافض کے مذہب میں امام کے لیے یہ شرطیں ہیں۔ امام کا مقرر کرنا اللہ تعالیٰ پر لازم و واجب نہیں ہے بلکہ اس کا مقرر کرنا اہل علم واجتہاد شریف وجیہہ مسلمانوں یا امام اول کے ذمہ ہے جیسا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام نے جمع ہو کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امام بنایا اور وہ اپنی وفات کے وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو امام بنا گئے ایک زمانہ میں دو امام نہیں ہو سکتے خود کوئی شخص امام نہیں بن سکتا اگرچہ لائق امامت ہو امامت میں وراثت جاری نہیں ہوتی اگرچہ امام اول کا وارث ہو۔ امام مقررہ امامت سے جدا نہیں کیا جا سکتا اگرچہ اس سے خطا ظاہر نافرمانی واقع ہو۔

امامِ مقررہ کی اطاعت و فرمانبرداری ہر اُس بات میں جو خلافِ شرع نہ ہو
فرض اور نافرمانی گناہ ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابو بکر صدیق پھر حضرت
عمر فاروق پھر حضرت عثمن غنی پھر حضرت علی پھر حضرت امام حسن رضی
اللہ تعالیٰ عنہم امام مطلق و خلیفہ برحق ہوئے اور انھوں نے پورا حق امامت
و خلافت ادا کیا لہذا انھیں خلفائے راشدین و امام المسلمین اور ان کی
خلافت کو خلافت راشدہ کہا جاتا ہے۔ خلافِ راشدہ موافق خبر دینے
حضور کے تیس ۳۰ سال رہی جو امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے چھٹے
مہینے ختم ہوئی تو وہ خود اس سے علٰحدہ ہو گئے اور حضرت معاویہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کو اسے سپرد فرمایا اور ان سے بیعت کی لہذا حضرت معاویہ
اور انکے بعد کے لوگ امیر و بادشاہ کہلائے نہ امام و خلیفہ اگرچہ حضرت معا
اور حضرت عبد اللہ ابن زبیر اور حضرت عمر ابن عبد العزیز بھی امام برحق
اور خلیفہ کہے جانے کے مستحق ہوئے اور آخر زمانہ میں سیدنا امام مہدی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ برحق ہونگے۔

صحابہ وہ لوگ ہیں جنھیں بحالِ اسلام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی صحبت نصیب ہوئی اور اسلام پر ان کا خاتمہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک
ان کا بہت بڑا مرتبہ ہے۔ بعد انبیا علیہم السلام سب سے افضل ہیں۔ کوئی ولی
کتنے ہی بڑے مرتبہ کا ہو ان کے رتبہ کو نہیں پہنچ سکتا۔ وہ سب جنتی ہیں

میں دوزخ کی ہوا بھی نہ لگے گی اور محشر کی گھبراہٹ انھیں نہ ستائیگی
اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی و خوشنود ہیں اور ان سے بھلائی کا وعدہ فرمایا ہے
ان میں سب سے افضل ابوبکر صدیق ہیں۔ پھر حضرت عمر فاروق پھر حضرت
عثمان غنی پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم جو کوئی مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کو
صدیق اکبر و عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے افضل مانے وہ بدمذہب
گمراہ رافضی یا تفضیلی ہے انھیں چاروں صحابہ کو چاریار کہا جاتا ہے کہ وہ
حضور کے سب سے زیادہ یار و مددگار اور جانثار تھے اور بعد حضور حضور کے
خلیفہ ہوئے اور خلافت کا پورا حق ادا کیا۔ ان کا اس ترتیب سے خلیفہ ہونا
بلحاظ افضلیت تھا۔ نہ افضلیت باعتبار خلافت یعنی جو اللہ تعالیٰ کے
نزدیک افضل و اعلیٰ اور زیادہ قرب والا تھا وہی خلیفہ ہوتا گیا۔ نہ یہ کہ جو
انتظام خلافت میں سب سے زیادہ سلیقہ رکھتا تھا وہ پہلے خلیفہ ہوا اور افضل ٹھہرا
ان کے بعد حضرت طلحہ و حضرت زبیر و عبد الرحمن ابن عوف و حضرت سعد
ابن ابی وقاص اور حضرت سعید ابن زید و حضرت ابوعبیدہ ابن الجراح و حضرت امام حسن
و حضرت امام حسین پھر اصحاب بدر پھر اصحاب احد پھر اصحاب بیعت الرضوان رضی اللہ تعالیٰ
عنہم افضل اور قطعی جنتی ہیں ان کے جنت میں جانے اور آگ سے دور
رہنے کی خبر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دے گئے ہیں باقی صحابہ میں سے
جنہوں نے فتح مکہ سے پہلے حضور کی مدد فرمائی اور حضور کے ساتھ ہجرت
کی وہ بعد والوں سے افضل ہیں۔

تمام صحابہ کرام اہلِ خیر و صلاح اور عادل و ثقہ ہیں ان سے محبت و عقیدت
رکھنا انھیں خیر کے ساتھ یاد کرنا واجب و لازم اور ایمان کی نشانی ہے۔ اور
ان میں سے کسی کو بُرا کہنا کسی سے بدعقیدہ ہونا اور بغض و عداوت رکھنا
بدمذہبی و گمراہی اور موجب عذاب الٰہی ہے صحابہ کرام کی شان میں گستاخی کرنا
اور انھیں بُرا کہنے ان پر لعن طعن کرنے کو تبرا کہتے ہیں جو طریقۂ روافض ہے
جو کوئی کسی صحابی کی شان میں گستاخی کرے تبرا کہے وہ سُنّی نہیں رافضی
ہے اگرچہ چار یار کو مانتا اور اپنے کو سُنّی کہتا ہو۔ صحابہ کرام دائرۂ عظام معصوم
گناہوں سے پاک نہیں ہیں ان سے خطائیں سرزد لغزشیں واقع ہوئیں
مگر ہیں ان کی کسی بات کو پکڑنا اور اس کی بنا پر ان پر طعن کرنا یا ان کے آپس
جھگڑوں میں پڑنا اور ایک کے طرفدار بنکر دوسرے کو بُرا کہنا سخت حرام
و گناہ ہے وہ مجتہد تھے اور مجتہد سے خطا بھی ہوتی ہے مگر اس خطا پر اللہ تعالیٰ
مواخذہ نہیں کرتا ہے حضرت معاویہ و طلحہ و زبیر و مولیٰ علی و امام حسن رضی اللہ
تعالیٰ عنہم کا باہمی اختلاف و جھگڑا خطائے اجتہادی تھا جس میں شرعاً
مواخذہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ اس پر بھی ان سے راضی و خوش تو پھر دوسروں
کو اس میں پڑنے اور طعن کرنے کا کیا حق۔

اہلبیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت و توقیر کرنا ان سے
محبت و عقیدت رکھنا ان کی پیروی کرنا لازم و واجب ہے اور ان سے بغض و عداوت
رکھنا اللہ و اللہ کے رسول سے بغض و عداوت رکھنا ہے۔ جو ان سے بغض

عداوت رکھے وہ ملعون جہنمی خارجی ہے حضور کے اہلبیت میں تین لڑکے
قاسم و ابراہیم و عبد اللہ اور چار لڑکیاں حضرت فاطمہ و زینب و رقیہ و
ام کلثوم اور گیارہ بیبیاں حضرت خدیجہ و حضرت عائشہ و حضرت ام سلمہ
حضرت ام حبیبہ و حضرت سودا و حضرت صفیہ و حضرت حفصہ و حضرت زینب
بنت جحش و حضرت زینب بنت خزیمہ و حضرت میمونہ و حضرت جویریہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہن تھیں تینوں صاحبزادہ تو بچپن ہی میں انتقال فرما گئے تھے
اور آخر میں تین لڑکیاں بعد بلوغ و نکاح فوت ہوئیں اور حضرت فاطمہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا حضور کی وفات کے چھ ماہ بعد فوت ہوئیں اُنکے حضرات حسنین بھی
جو اہلبیت میں داخل ہیں حضور کی تمام لڑکیاں اور بیبیاں۔ باقی صحابیات
سے افضل ہیں اور ان میں حضرت فاطمہ اور حضرت عائشہ اور حضرت خدیجہ
سب سے افضل اور قطعی جنتی ہیں۔ اِن کی پاکدامنی کی گواہی قرآن عظیم نے دی ہے
جو کوئی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر تہمتِ افک لگائے وہ یقیناً کافر
ہے اور سوائے اس کے اور طعن کرنے والا رافضی تبرائی جہنمی ہے۔ حضرت امام حسن
و امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سبطین رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور
جوانان جنت کے سردار ہیں انھوں نے یقیناً شہادت پائی اور اعلیٰ درجے کے
شہدائے کرام سے ہیں جو ان میں سے کسی کی شہادت کا انکار کرے۔ وہ
بددین و گمراہ ہے۔ اور ان کے شہید کرنے والے قتل میں شریک ہونے والے
سخت گنہگار مستحق عذاب نار ہیں انھیں کافر کہنا ان پر نام لیکر لعنت کرنا مذہب

اہلسنت میں جائز نہیں۔ یزید پلید کے بارے میں ہمارے امام اعظم رحمۃ
علیہ نے توقف فرمایا ہے کہ اس کا کفر یقینی نہیں ہے اگرچہ بعض ائمہ کرام اس ط
گئے ہیں لہذا ہمیں بھی اسے کافر کہنے اس پر لعنت کرنے میں توقف کرنا
اور اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنا چاہیے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ
کے بعد افضل و بہترین اُمت تابعین پھر تبع تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہی
جن مسلمانوں نے صحابہ کرام کو دیکھا وہ تابعین ہیں اور جنھوں نے تا
کو دیکھا وہ تبع تابعین ہیں لہذا سیدنا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ تمام ائمہ مجتہدین
افضل اور علوم دین میں سب سے اکمل ہیں کہ تابعین سے ہیں انکے بعد ا
رحمۃ اللہ علیہ افضل ہیں کہ تبع تابعین سے ہیں پھر امام شافعی رحمۃ ال
افضل ہیں کہ شاگرد امام مالک و امام محمد رحمۃ اللہ علیہما ہیں پھر امام احمد
ہیں کہ مثل شاگرد امام شافعی کے ہیں حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس مسلمان نے مجھے یا میرے دیکھنے والے
دیکھا اُسے آگ نہ چھوئے گی یعنی وہ جنتی ہے دوزخ میں نہ جائیگا۔

ولایت کا بیان

ولایت ایک خاص مرتبہ قرب الٰہی ہے جو اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل
سے اپنی اطاعت و عبادت میں مشغول رہنے والوں نافرمانی
نفسانی سے بچنے والوں کو عطا فرماتا ہے جسے یہ مرتبہ ملتا ہے اُسے ولی
کہتے ہیں ... محض عطاء الٰہی ہے ریاضت و مشقت سے حاصل نہیں

سی کو شروع ہی سے ملجاتی ہے اور ماں کے پیٹ سے ولی پیدا ہوتا ہے،
ہ کثرت طاعت وریاضت اُس کا ذریعہ ہے ولایت بے علم کو نہیں
ا ہے اُس کیلئے علم کی ضرورت ہے خواہ خود حاصل کیا ہو یا ولایت ملنے سے
اس پر علوم ظاہر کیے گئے ہوں۔ اگلی امتوں کے اولیا سے اُمتِ محمدیہ
اولیا افضل ہیں۔ تمام اولیا سے زیادہ قرب و معرفت الٰہی حضرت ابوبکر صدیق
پھر حضرت عمر پھر حضرت عثمان پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو۔ مگر
ل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانب کمالات نبوت حضرت صدیق وعمر
اللہ تعالیٰ عنہما کو مقرر فرمایا اور جانب کمالات ولایت مولیٰ علی کرم اللہ
کو مقرر فرمایا پس ان کے بعد جسقدر اولیا ہوئے سب نے نعمت ولایت
علی کے دستِ اقدس سے پائی اور وہی سرتاج وسردار اولیا ہوئے
تمام سلسلے انھیں سے حضور تک پہنچتے ہیں اور کسی سے نہیں پہنچتے
یت شریعت کا غیر نہیں ہے اسی کا باطنی حصہ ہے۔ طریقت کو شریعت سے
سمجھنا اور یہ کہنا کہ طریقت اور ہے اور شریعت اور محض گمراہی ہے اور اس
نا پر اپنے کو شریعت سے آزاد سمجھنا کفر ہے۔ خلاف شرع ہرگز قرب الٰہی
یں پاسکتا اور منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکتا کوئی ولی کتنے ہی بڑے مرتبہ
و پابندی شرع سے بری نہیں ہو سکتا۔ البتہ جس مجذوب کی بالکل عقل
ا ہو وہ مکلف نہ رہیگا۔ لیکن وہ بھی شرع کا مقابلہ نہ کریگا۔ اولیائے کرام
ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نائب ہیں اللہ تعالیٰ نے انھیں بڑی قدرت

دی ہے۔ ان میں سے جو انتظام دنیا پر مقرر ہوتے ہیں انھیں دنیا کے تمام کاموں میں
ہر طرح کے تصرف کا اختیار دیا جاتا ہے۔ انھیں علم غیب عطا ہوتا ہے بعض کو
ان میں سے گزشتہ اور آیندہ کا تمام حال بتایا جاتا ہے اور لوح محفوظ پر مطلع
کیا جاتا ہے مگر یہ سب باتیں انھیں حضور کی نیابت میں حضور کے واسطہ وعطا سے
ملتی ہیں بے واسطۂ حضور کسی کو کچھ نہیں ملتا۔ اولیائے کرام کی کرامتیں حق ہیں
ان کا صحابہ کرام واولیائے اُمت سے ظاہر ہونا حد تواتر وشہرت کو
پہنچا ہے اِن میں شک وشبہ کی گنجایش نہیں ہے۔ اُنکا انکار کرنا گمراہی ہے۔ کرامت
اولیاء اللہ سے خلاف عادت باتیں ظاہر ہونے کو کہتے ہیں جیسے مُردے کو
زندہ کرنا۔ بیمار کو اچھا کرنا ہوا پر اُڑنا۔ دریا پر چلنا تمام زمین کو ذرا دیر میں طے کرنا
ایک وقت میں چند جگہ موجود ہونا کرامت حقیقت میں نبی کا معجزہ ہے کہ بعد اس کے
اسکے نایبوں اولیائے اُمت سے ظاہر ہوتا ہے اور اس نبی کی سچائی اور اس کے
دین کی صحت وحقانیت پر دلالت کرتا ہے فرق صرف اتنا ہے کہ معجزہ دعوی
نبوت کے ساتھ ہوتا ہے اور کرامت دعویِ نبوت سے خالی ہوتی ہے لہذا سوائے
اُن معجزات کے جن کے ظہور کی دوسروں سے نفی کی گئی ہے تمام معجزات بطریق
کرامت اولیائے کرام سے ظاہر ہونا ممکن ہیں۔ کرامت کا ظاہر ہونا ولایت
کے لیے شرط نہیں ہے بلکہ ابتدا میں تو اس کا ظاہر ہونا محض اس لیے ہے کہ یقین زیادہ
کامل ہو سلوک راہ طریقت میں زیادہ پختگی ہو اور آخر میں اس لیے کہ مُرید کی
تربیت اور ان کے وجود انکار کو اچھی طرح دفع کر سکے وہ ولایت سے معزول ہو سکتا

کوئی ولی انبیاے کرام کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا بلکہ صحابہ کے برابر بھی نہیں ہو سکتا جو کسی ولی کو کسی نبی سے افضل مانے وہ کافر ہے۔

اولیاے کرام اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اُن کی وفات ہماری نظروں سے پوشیدہ ہو جانا اور ایک جگہ سے دوسری جگہ چلا جانا ہے اُنکا علم اُن کا دیکھنا سُننا بعد وفات بہت زیادہ ہو جاتا ہے۔ اُن کے تصرفات بعد وفات بھی ویسے ہی باقی رہتے ہیں جیسے زندگی میں تھے۔ وہ بعد وصال اپنے جسم مثالی کے ساتھ ظاہر بھی ہوتے ہیں اور مخلوق کی مدد بھی کرتے ہیں اُنھیں جناب الٰہی میں وسیلہ بنانا اُن سے اپنے لیے دعا کرانا انھیں پاس یا دُور سے پکارنا اُن سے مشکلوں میں مدد چاہنا اُن سے حاجتیں مانگنا جائز و روا ہے اور وہ اپنے پکارنے والے کی پکار سنتے مشکلیں آسان سختیاں دُور کرتے حاجتیں روا فرماتے ہیں۔

اولیاے کرام کے مزارات پر جانا اور اُن کے حضور دعا درود۔ صدقات و خیرات و تلاوت قرآن کا ثواب پیش کرنا بھی جائز ہے جسے عرف میں نیاز نذر کہتے ہیں۔ یہ نذر نذر شرعی نہیں ہے جو غیر اللہ کے لیے ناجائز و حرام ہو بلکہ یہ نذر عرفی ہے جیسے کسی امیر وزیر کے روبرو کچھ پیش کیا جاتا ہے اور عرف میں اُسے نذر کہتے ہیں کہ فلاں بادشاہ کے حضور نذر پیش کی فلاں امیر و وزیر کو نذر دی حکیم صاحب کو نذرانہ دیا زمیندار کو بھینٹ یا نذرانہ دیا۔ یونہیں بزرگان دین کے مزار پر یا کسی اور جگہ اُنکے وصال کے یا کسی اور دن مسلمانوں کا جمع ہو کر دعا درود و قرآن عظیم پڑھنا نیاز نذر دینا اللہ و اللہ کے رسُول کا ذکر کرنا اور اُسکا

ثواب اس بزرگ کی روح پاک کو بخشنا جائز و اچھا ہے اور اسی کا نام عرس ہے علاوہ اسکے دیگر ممنوع و مذموم باتیں ہر وقت ممنوع و مذموم اور کسی بزرگ کے مزار پاس اور زیادہ مذموم و برای مسلمانوں کو انکے دربار میں ایسی باتیں کرنے سے بچنا لازم ہے۔

ایمان وکفر کا بیان

سچے دل سے دین کی تمام ضروری باتوں کو تصدیق کرنا اور ماننا ایمان ہے اور انھیں نہ ماننا یا ان میں سے کسی بات کا انکار کرنا کفر ہے زبان سے انکا اقرار کرنا جزو ایمان و داخل ایمان نہیں ہے البتہ احکام شرع جاری کرنے کیلیے علامت و شرط ایمان ہے اور نماز روزہ وغیرہ اعمال صالحہ بھی ایمان میں داخل نہیں ہیں ہاں جلائے ایمان وکمال ایمان ہیں جیسے سونے پر سہاگہ نور پر نور۔ درخت پر پھول و پھل۔ پس جو شخص بعد تصدیق زبان سے اقرار نہ کرسکے وہ مسلمان ہے جیسے گونگا وغیرہ اور جسے بعد تصدیق اقرار کا موقع ملے اور اقرار کو اُس سے کہا جائے اور وہ اقرار نہ کرے تو کافر ہے اور جس کو بعد تصدیق اقرار کا موقع ملے اور اقرار نہ کرے اور نہ اقرار کو اُس سے کہا جائے اور نہ خلاف اسلام اُس سے کوئی بات ظاہر ہو تو وہ اللہ کے نزدیک مسلمان ہے مگر ظاہر میں اُسے مسلمان نہ کہیں گے اور نہ اس کے جنازہ کی نماز پڑھیں گے اور نہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کریں گے زبان سے اپنے کو مسلمان کہنے والا اور دل میں کفر رکھنے والا منافق کافر ہے زمانۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس قسم کے بہت سے لوگ تھے جنکے کفر کو اللہ تعالیٰ نے

ظاہر فرمایا۔ اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے علم سے انھیں پہچانکر بتایا مگر آجکل ایسے شخص کو جو زبان سے اپنے آپ کو مسلمان کہے اور کوئی بات خلاف اسلام ظاہر نہ کرے مسلمان ہی کہا جائیگا۔ آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سچا جاننے سے بھی مسلمان نہیں ہوتا ہے جبتک دل سے اُنکی تصدیق نہ کرے سیکڑوں کفار عرب یہود ونصاریٰ حضور کو سچا نبی جانتے تھے مگر چونکہ دل سے ان کی تصدیق نہ کرتے تھے۔ کافر کہے جاتے تھے۔ آدمی صرف لا الہ الا اللہ کہنے اللہ کو ایک جاننے سے بھی مسلمان نہیں ہوتا ہے جبتک محمد رسول اللہ نہ کہے اور حضور کو سچا نبی نہ مانے۔ خدا کی الوہیت میں کسی کو شریک کرنا غیر خدا کو واجب الوجود یا مستحق عبادت جاننا شرک ہے، جو کفر کی بہت بڑی قسم ہے۔ کافر کو کافر نہ جاننا یا کافر کے کفر میں شک کرنا یا کافر کیلئے مرنیکے بعد مغفرت کی دعا کرنا یا اُسے مرحوم مغفور کہنا کفر ہے۔ اپنے ایمان میں شک کرنا کفر ہے۔ راضی ہونا کفر کو اچھا سمجھنا یا جو باتیں شعار کفار اور علامت کفر ہیں انھیں کرنا کفر ہے۔ جیسے چاند سورج اور بتوں اور دیوتاؤں کو پوجنا گلے میں جنیو ڈالنا ماتھے پر قشقہ ٹیکا لگانا کسی مسلمان کے کفر پر راضی ہونا یا اُسے کلمہ کفر سکھانا یا اُس کے کافر ہونے کو کہنا کفر ہے۔ شریعت کی توہین کرنا یا اُس کی باتوں کے ساتھ ہنسی ٹھٹھا کرنا کفر ہے۔ کلمۂ کفر بقصد واختیار جانکر یا بے جانے یا ہنسی مذاق میں بولنا کفر ہے۔ اگرچہ اس کا اعتقاد نہو اور یہ نہ جانتا ہو کہ یہ کلمۂ کفر ہے۔ بلا قصد زبان سے کلمۂ کفر نکل جانا کفر نہیں جیسے کوئی لفظ بولنا چاہتا تھا اُس کی جگہ

کلمۂ کفر زبان سے نکل گیا۔ دل میں کفر کی باتوں کا خیال کرنا کفر نہیں جب تک زبان سے نہ کہے۔
اگر کوئی کسی مسلمان سے کہے کہ کلمۂ کفر کہہ ورنہ قتل کردونگا اور وہ اُسے اپنے قتل پر قادر بھی سمجھتا ہو تو وہ اسوقت دل میں ایمان رکھکر زبان سے کلمۂ کفر کہنے سے کافر نہوگا۔ مگر کلمۂ کفر کہنے سے مرنا افضل ہے۔ مسلمان حالت نشہ میں کلمۂ کفر بکنے سے کافر نہیں ہوتا ہے اور ایمان لانے سے مسلمان ہو جاتا ہے۔ ایمان و اسلام ایک چیز ہے فرق صرف وہی ہے جو شروع میں ذکر ہوا۔ مقلد کا ایمان صحیح ہے یعنی جس نے اپنے باپ دادا پیر۔ اُستاد کی دیکھا دیکھی ضروریات دین کی تصدیق کی وہ مسلمان ہے۔ آدمی صرف مسلمان ہوگا یا کافر یہ نہیں ہوسکتا کہ نہ مسلمان ہو نہ کافر۔ یا مسلمان بھی ہو اور کافر بھی۔ سب مسلمانوں کا ایمان ایک سا برابر ہے ایمان میں زیادتی کمی نہیں ہوتی ہے۔ البتہ شدت و ضعف ہوتا ہے۔ جیسے ایک ہی رنگ کسی کپڑے پر خوب گہرا ہو اور کسی پر خفیف ہلکا۔ آدمی مرتے۔ دم نکلتے وقت ایمان لانے سے مسلمان نہیں ہوتا ہے اور نہ اُسوقت گناہوں سے توبہ قبول ہوتی ہے۔ نیند اور غفلت بیہوشی میں ایمان زائل نہیں ہوتا ہے باقی رہتا ہے۔ مسلمان یقین کیساتھ اپنے آپ کو مومن جانے مسلمان کہے اپنے ایمان میں شک و تردد نہ کرے۔ اور یوں نہ کہے۔ کہ انشاء اللہ میں مسلمان ہوں یا نہ معلوم میں مسلمان بھی ہوں یا نہیں کسی مسلمان کو

کافر نہ کہا جائے جبتک کہ وہ بالتزام کفر نہ کرے یا اُس کے قول و فعل سے صراحۃً کفر لازم نہ آئے اور کوئی تاویل نہو سکے۔ مسلمان کبیرہ گناہ کرنے سے کافر نہیں ہوتا ہے۔ البتہ گنہگار مستحق عذاب نار ہوتا ہے۔ مسلمان گنہگار ہمیشہ دوزخ میں نہ رہیگا۔ اپنے گناہوں کی سزا پا کر یا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے یا محض اللہ تعالےٰ کے رحم و کرم سے بہشت میں جائے گا اور پھر وہاں سے کبھی نہ نکالا جائے گا۔ اللہ تعالےٰ شرک و کفر کے سوا ہر چھوٹا بڑا گناہ جسے چاہیگا معاف کریگا۔ اور جسے چاہیگا معاف نہ کرے گا۔ سزا دیگا۔ مجتہدین اُمت سے خطا بھی واقع ہوتی ہے اور صواب بھی مگر اُن کی خطائے اجتہادی پر مواخذہ نہیں ہوتا ہے بلکہ اُسپر بھی انھیں ایک نیکی کا ثواب ملتا ہے اور صواب پر دو نیکیوں کا ثواب ہوتا ہے۔

گناہ دو قسم ہے کبیرہ اور صغیرہ کبیرہ وہ گناہ ہیں جو دلیل یقینی سے ثابت ہوئے اور اُن پر عذاب دینے کو کہا گیا جیسے زنا۔ چوری۔ جھوٹ۔ غیبت۔ قتل مسلمان نافرمانی والدین وغیرہ۔ اور جو ایسے نہیں وہ صغیرہ ہیں۔ صغیرہ گناہ پر اصرار اور ہٹ کرنا بھی کبیرہ گناہ ہے اور چھوٹے یا بڑے گناہ کو حلال جاننا یا اُسے ہلکا اور کچھ نہ سمجھنا کفر ہے۔ ہر مسلمان کو بکثرت استغفار کرنا اور صبح و شام یہ دعا پڑھنا چاہیئے

انشاء اللہ وہ کفر و گناہ سے محفوظ رہیگا۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَاسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ بِهٖ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی دعا قبول کرتا ہے خواہ دنیا میں ہو یا عقبےٰ میں۔ دعا بلا و مصیبت کو دور کرتی ہے اور صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے۔

مُردوں کو نماز روزہ حج و عمرہ تلاوت قرآن اور دعا درود صدقات و خیرات کا جو اُن کے لیے کیے جائیں ثواب پہنچتا ہے اور وہ اس سے نفع اوٹھاتے اور خوش ہوتے ہیں۔ ہر مسلمان کے پیچھے اور ہر مسلمان کے جنازے کی نماز پڑھنا صحیح ہے اگرچہ وہ فاسق ہو گناہ کبیرہ کرتا ہو البتہ جس کا فسق و نافرمانی ظاہر ہو اُس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے تاہم اگر اس سے کوئی افضل نہ ہو تو اُسی کے پیچھے نماز پڑھی جائے اور جماعت ترک نہ کی جائے کہ جماعت ترک کرنا بھی گناہ ہے۔ موزوں پر مسح کرنا سنت ہے بلکہ موزوں پر مسح کرنا اور شیخین یعنی حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو افضل ماننا اور ختنین یعنی حضرت عثمان و حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے محبت رکھنا اہل سنت و جماعت کی علامت ہے۔

Marfat.com

بعض گمراہ فرقوں کا بیان

حضور اقدس سرور عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں میری اُمت تہتّر فرقے ہوگی جن میں صرف ایک فرقہ جنتی ہوگا باقی سب دوزخی ہوں گے صحابہ کرام نے عرض کی وہ جنتی فرقہ کون ہے فرمایا وہ جماعت ہے۔ وہ وہ ہے جس پر میں اور میرے اصحاب ہیں۔ یعنے میری اور میرے اصحاب کی سنت پر چلنے والا اہلسنت وجماعت۔ اُن دوزخی فرقوں میں سے بعض ہو چکے اور بعض اب ہندوستان وغیرہ میں موجود ہیں۔ جو ہندوستان میں موجود ہیں اُن سے مسلمانوں کو آگاہ و خبردار ہونا ضروری ولازمی ہے تاکہ مسلمان اِن سے دُور رہیں اور ان کے فتنہ و شر سے بچیں کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اُنکی بابت فرماتے ہیں اِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ تم ان سے دُور رہو اور انھیں اپنے سے دُور رکھو۔ کہیں وہ تمھیں گمراہ نہ کردیں کہیں وہ تمھیں فتنہ میں نہ ڈالیں۔ پہلا فرقہ اِن میں کا نیچری ہے جو دین کی ضروری باتوں کا انکار کرتا قرآن عظیم کے معنوں میں تاویل اور تحریف کرتا ہے۔ ملائکہ۔ آسمان۔ جن۔ و شیطان۔ جنت و دوزخ۔ حشر و نشر اور معجزات انبیائے کرام کا تاویلوں کی آڑ میں منکر ہے۔ دوسرا چکڑالوی ہے جو رسول اللہ

صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی پیروی کا انکار کرتا احادیث واقوال صحابہ وتابعین وائمۂ مجتہدین کو باطل وناقابل عمل کہتا ہے صرف قرآن عظیم کے اتباع کا دعویٰ کرتا اور اپنے کو اہل قرآن کہتا ہے اذان ونماز وغیرہ خود گڑھی ہے اور ہر وقت کی صرف دو ہی رکعت مقرر کی ہیں تیسرا رافضی ہے جو عام طور سے اہلبیت کی محبت کا دعوےٰ کرتا ہے اور صحابہ کرام سے دشمنی رکھتا انھیں برا کہتا گالیاں دیتا ہے اور کہتا ہے کہ خلافت حضرت علی کا حق تھا۔ حضرت ابوبکر وعمر وعثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم زبردستی خلیفہ بن گئے اور ان کا حق مارا۔ بارہ اماموں[۱] کو افضل اور معصوم وبے گناہ مانتا ہے۔ قرآن عظیم کو ناقص بتاتا اور کہتا ہے کہ اہلبیت کی شان میں جو سورتین اور آیتیں نازل ہوئی تھیں وہ حضرت عثمان وغیرہ صحابہ نے اس میں سے نکال ڈالیں۔ بندوں کی اصلاح اور ان میں امام مقرر کرنا اللہ تعالےٰ پر واجب بتاتا ہے۔ چوتھا قادیانی کا پیرو ہے جس نے نبی ہونے وحی آنے کا دعویٰ کیا۔ اپنی کتاب براہین احمدیہ کو خدا کا کلام بتایا۔ انبیاء علیہم السلام کی شان میں

---

[۱] یعنی حضرت علی وامام حسن وامام حسین وامام زین العابدین وامام محمد باقر وامام جعفر صادق وامام موسیٰ کاظم وامام علی رضا وامام حسن عسکری وامام محمد تقی وامام علی عسکری وامام مہدی۔ رضی اللہ تعالےٰ عنہم

پانچواں فرقہ

طرح طرح سے گستاخی اور اُن کی تکذیب اور توہین کی۔ اپنے باپ کو اُن سے بہتر بتایا پانچواں وہابی نجدی ہے جو محمد ابن عبدالوہاب نجدی کا پیرو ہے اس نے ۱۲۰۹ھ میں نکلکر تمام عرب میں خصوصاً مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ میں سخت فتنہ برپا کیا اور وہاں کے رہنے والوں کو قتل و غارت کیا۔ صحابہ۔ ائمہ شہدا وغیرہ کی قبروں کو کھُدوایا۔ روضۂ انور کا نام معاذ اللہ صنم اکبر رکھا اور اُسے بھی ڈھانے کا ارادہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے جہنم واصل کیا۔ اُس کے بیٹے نے ایک کتاب مسمےٰ بہ کتاب التوحید لکھی اس کا ترجمہ اسمٰعیل دہلوی نے اُردو میں بنام تقویۃ الایمان ہندوستان میں شائع کیا اور اس کا مذہب پھیلایا اس فرقے کے نزدیک سوائے اُس کے تمام مسلمان مشرک ہیں۔ اور تمام انبیاء اولیا لائق توہین و تنقیص ہیں نہ قابل تعظیم و تکریم جس بات میں ان کی ذرا بھی تعظیم و تکریم ہو وہ شرک و کفر ہے۔ وہ امام الوہابیہ کے نزدیک اللہ کے حضور معاذ اللہ چوڑے چمار سے زیادہ عزت نہیں رکھتے ہیں۔ وہ مرکر مٹی میں مل گئے انھیں کسی قسم کا اختیار نہیں ہے۔ وہ کسی کی شفاعت اور مدد نہیں کر سکتے ہیں۔ وہ انبیا اولیا کے علوم و کرامات و تصرفات کے منکر ہیں۔ نیاز نذر فاتحہ عرس کو حرام بتاتے اور مجلس میلاد کو

کنہیا کے جنم بلکہ اُس سے بڑھکر فرضی خرافات بتاتے ہیں۔ نماز میں گائے۔ بیل۔ گدھے۔ کے خیال آنے کو حضور کے خیال آنے سے بہتر کہتے ہیں۔ انبیا و اولیا کو پکارنے یا رسول اللہ یا علی یا شیخ عبد القادر جیلانی کہنے۔ عبد النبی۔ غلام رسول۔ نبی بخش علی بخش۔ بندہ حسن۔ غلام حسین۔ اور مثل اِن کے نام رکھنے دلائل خیرات۔ درود تاج پڑھنے۔ اُن سے مدد چاہنے مرادیں مانگنے۔ اُن کے نام کا وظیفہ کرنے جانور چھوڑنے ذبح کرنے روزہ رکھنے بازو پر پیسہ باندھنے توشہ کرنے مَنّت ماننے دوہائی دینے۔ ان کی جگہ۔ اُن کی چیزوں کا آداب کرنے اُن کے مزارات پر جانے اور وہاں سے اُلٹے پاؤں پھرنے اُن کے مزار پر شامیانہ کھڑا کرنے غلاف ڈالنے چادر چڑھانے روشنی کرنے کو شرک کہتے ہیں۔ حتےٰ کے مدینہ طیبہ کو بقصد زیارت جانا حرام بتاتے ہیں۔ اُن کے بعض شرعنہ معاذ اللہ اللہ تعالیٰ کو بالفعل جھوٹا اور اُس کا جھوٹ بولنا ممکن بتاتے ہیں۔ اور بعض اللہ تعالیٰ کو انسانی باتوں پر جیسے چلنا پھرنا جلنا۔ مرنا۔ ڈوبنا۔ پاخانہ۔ پیشاب وغیرہ پر قادر بتاتے ہیں اور بعض اپنے پیر و مرشد شیطان لعین کے علم کو نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ بتاتے ہیں اور بعض حضور

ا علم معاذاللہ ہر بچے اور پاگل اور جانور کو بتاتے ہیں
ر بعض ختم نبوت کا انکار کرتے حضور کے بعد اور نبی کا ہونا ممکن
نتے ہیں چھٹا غیر مقلد ہے جو بعض باتوں کے سوا سب میں
ہابیہ کا ہم عقیدہ وہم خیال ہے اور علاوہ ان کے حدیث پر
ل کرنے کا دعویٰ کرکے اپنے آپ کو اہل حدیث کہتے ہیں
ام کے پیچھے الحمد پڑھنے چلا کر آمین کہنے۔ تکبیرات نماز میں
انوں تک ہاتھ اُٹھانے کے قائل ہیں۔ اجتہاد و قیاس کا
نکار کرتے۔ ائمہ مجتہدین کو بُرا کہتے تقلید کو بدعت و حرام
بتاتے ہیں حالانکہ اہل حق کے نزدیک تقلید شخصی
واجب ہے اور قیاس و تقلید کا مطلقاً انکار کفر ہے۔ اِن
وہابیہ و غیر مقلدین کے نزدیک علاوہ شرک و کفر کے ہر نئی
بات جو اگلے زمانہ میں نہ ہوئی ہو بدعت و حرام ہے۔ خواہ
وہ بات دینی ہو یا دنیوی کسی قاعدہ شرعی کے نیچے داخل ہو یا نہ داخل ہو
سب برابر ہے۔ اور اُس پر طرہ یہ ہے کہ اپنے آپ جو نیا
کام نئی بات کریں وہ تو بدعت نہیں جائز و حلال ہے۔
اور جو مسلمان کوئی نئی بات نئی رسم کریں وہ بدعت و حرام
ہے لہٰذا مسلمانوں کو اُن کے دھوکے سے بچنے کے لیے
اتنا یاد رکھنا چاہیے کہ دین میں نئی بات نکالنے کو بدعت

چھٹا فرقہ

کہتے ہیں اور وہ اگر مخالف و معارض شرع ہو بدعت سیئہ ہے اور اس کا نکالنے والا اُسپر عمل کرنے والا گنہگار مستحق عذاب نار ہے اور جو وہ موافق شرع ہو کسی قاعدۂ شرعی کے نیچے داخل ہو تو بدعت حسنہ ہے اور اُسکا نکالنے والا اسپر عمل کرنے والا مستحق اجر و ثواب ہوتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ و تابعین ائمہ دین نے جتنی باتیں نکالیں وہ سب بدعت حسنہ باعث اجر و ثواب ہیں یونہیں بہت سی باتوں کو وہابیہ کسی کی مشابہت کی وجہ سے ناجائز و حرام کہدیتے ہیں اُنکی بابت بھی اتنا سمجھ لینا چاہیے کہ کوئی بات محض کسی کی مشابہت سے ناجائز و حرام نہیں ہوتی ہے جبتک کہ بقصد مشابہت نہ کی جائے یا وہ کسی دوسری قوم کا شعار اور علامت و نشان نہ ہو اور اُسے کیا جائے تو ضرور بوجہ مشابہت ناجائز و حرام ہوگی ورنہ نہیں

شمع ہدایت حصہ پنجم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

طہارت کا بیان

طہارت پاک ہونیکو کہتے ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ طہارت جز ایمان ہے۔ اور نماز کی کنجی ہے۔ اور کوئی نماز بغیر طہارت قبول نہیں ہوتی ہے۔ اس لیے نماز سے پہلے اسے کرنا ضروری ہوا۔ پس جاننا چاہیئے کہ طہارت دو قسم ہے ایک تو نجاست حقیقیہ سے پاک ہونا یعنی پاخانہ پیشاب خون پیپ وغیرہ نجاستوں سے بدن اور کپڑوں کو پاک رکھنا۔ دوسرے نجاست حکمیہ سے پاک ہونا یعنی جن چیزوں سے شرعاً وضو کرنیکا حکم ہے انسے وضو کرنا۔ اور جن چیزوں سے غسل کرنیکا حکم ہے انسے غسل کرنا غسل کو طہارت کبریٰ کہتے ہیں

Marfat.com

جسکا بیان آگے آئیگا۔ اور وضو کو طہارت صغریٰ کہتے ہیں جسکا بیان جب یہ ہے

وضو کا بیان وضو ہاتھ پاؤں چہرہ دہونے اور سر کا مسح کرنیکو کہتے ہیں۔ وہ نماز فرض اور واجب اور نفل اور نماز جنازہ پڑھنے اور سجدہ تلاوت کرنے اور قرآن عظیم چھونے کے لیئے فرض ہے۔ جو اسے نماز کے لیے فرض نجانے یا اسکا انکار کرے وہ کافر ہے۔ اور کعبہ شریف کے طواف کے لیے واجب ہے۔ اور دینی کتابیں چھونے۔ اور سوتے وقت اور سونیسے اٹھکر۔ اور وضو ٹوٹتے ہی دوسرا وضو کرنا۔ اور وضو پر وضو کرنا۔ اور نماز سے باہر ہنسنے اور غیبت کرنے اور جھوٹ بولنے۔ اور چغلی کہانے۔ اور خوبصورت عورت کو دیکھنے۔ اور ہر گناہ کی بات کرنے اور پیشاب کی جگہ کو اور غیر عورت کو چھونے اور میت کو اٹھانے۔ اور نہلانے کے بعد اور غسل جنابت سے پہلے۔ اور غضب و غصہ کی حالت میں اور قرآن عظیم حفظ پڑھنے۔ اور حدیث شریف پڑھنے روایۃ کرنے اور علم دین پڑھنے پڑھانے اور اذان و اقامۃ کہنے اور خطبہ جمعہ و عیدین و نکاح پڑھکر اور مسجد نبوی میں داخل ہونے اور زیارت روضہ اقدس کرنے۔ اور عرفات میں ٹھہرنے اور سعی کرنے اور اللہ کے ذکر و ظیفہ کے لیے اور اس بات سے دوسرے اماموں کے مذہب میں وضو کرنا آیا ہو اس بات سے وضو کرنا اور ہر نماز کے لیے تازہ وضو کرنا

مستحب ہے۔
وضو کرنے سے ہاتھ پاؤں موںھ چہرہ آنکھ ناک کان اور سر صاف
و ستھرا رہتا ہے اور اُنکے گناہ جھڑتے ہیں بلکہ جو اچھی طرح
وضو کرتا ہے اسکے تمام بدن کی خطائیں جھڑ جاتی ہیں۔ اور جو ہمیشہ
باوضو رہتا ہے وہ بہت سی آفتوں سے محفوظ رہتا ہے اور شہید
مرتا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ مسلمان ہی وضو کی حفاظت
اور اس کی مداومت کرتا ہے۔ اور مسلمان کے وضو میں کلی کرنے
سے موںھ کے اندر کے اور ناک میں پانی ڈالنے سے ناک کے اندر
کے اور چہرہ دہونے سے چہرہ کے حتیٰ کہ پلکوں کے نیچے تک کے
اور ہاتھ دھونیسے ہاتھوں کے حتیٰ کہ ناخنوں کے نیچے تک کے
اور مسح کرنیسے سر کے حتیٰ کے کانوں تک کے اور پاؤں دہونے
سے پاؤں کے حتیٰ کہ ناخنوں کے نیچے تک کے گناہ نکل جاتے
ہیں اور ناگوار وقت پورا وضو کرنے سے خطائیں معاف اور درجہ
بلند ہوتے ہیں جیسے سردی کے موسم میں سرد ہوائیں سرد
پانی سے وضو کرنا۔ اور قیامت کے دن وضو کرنے والے کے
اعضاء وضو اور پیشانی اثر وضو سے روشن اور چمکدار ہونگے۔ اور
مسلمان اس روز وضو کی جگہ تک زیور پہنے ہونگے۔ اور اچھی طرح
پورا وضو کرنیوالے کے اگلے پچھلے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ اور

سخت سردی میں کامل اور پورے طور سے وضو کرنیوالیکو دونا ثواب ملتا ہے۔ اور وضو پر وضو کرنا نور پر نور ھے۔ اور وضو پر وضو کرنیوالے کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

وضو کرنیکا طریقہ جب وضو کرنا ہو تو کسی اونچی جگہ قبلہ رُخ بیٹھکر بہ نیت نماز وضو کرو۔ یعنی دل میں یہ کہو (میں اللہ کی طاعت و نزدیکی کے لیے وضو کرتا ہوں) اور بسم اللہ پڑھکر پہنچوں تک تین بار ہاتھ دھو پھر مسواک کرکے اور مسواک نہ ہو تو انگلی سے دانت صاف کرکے تین بار مونھ بھر پانی لیکر کلی غرارہ کرو پھر تین بار ناک کے بانسہ میں نرم ہڈی تک پانی ڈالکر چڑھاؤ اور اُلٹے ہاتھ سے اُسے جھاڑو اور صاف کرو۔ مگر روزہ میں غرارہ نہ کرو اور ناک میں اوپر تک پانی نہ چڑھاؤ۔ پھر تمام چہرے کو ماتھے سے ٹھوری کے نیچے تک اور سیدھے کان کی گدیا سے اُلٹے کان کی گدیا تک تین بار اس طرح دھو کہ سب پر پانی بہ جائے پھر سیدھا ہاتھ کہنیوں سمیت تین بار پانی بہاکر دھو پھر اُلٹا ہاتھ کہنیوں سمیت تین بار پانی بہاکر دھو۔ پھر سیدھا ہاتھ پانی سے بھگو کر چوتھائی سر پر پھیر دو مسح کرو اور دونوں ہاتھ کی کلمہ کی انگلیاں بھیگی ہوئی دونوں کانوں کے سوراخوں میں ڈالو اور کانوں کے اندر پھیر دو مسح کرو۔ اور دونوں ہاتھوں کے انگوٹھوں سے ہر کان کی پیٹھ کا مسح کرو اور دونوں ہاتھوں کی

پیٹھ سے گردن کا مسح کرو اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں سیدھے ہاتھ کی انگلیوں کی گھائیوں میں ڈالکر خلال کرو۔ پھر سیدھے ہاتھ کی انگلیاں بائیں ہاتھ کی انگلیوں کی گھائیوں میں ڈالکر خلال کرو۔ پھر سیدھا پاؤں تین بار پانی بہا کر دھو۔ پھر اسی طرح الٹا پاؤں دھو۔ اور پیروں کی انگلیوں کی گھائیوں میں اُلٹے ہاتھ کی چھنگلی سے خلال کرو سیدھے پاؤں کی چھنگلی کی گھائی سے خلال کرنا شروع کرو اور اُلٹے پاؤں کی چھنگلی کی گھائی پر تمام کرو۔ اور خلال کرتے ہیں پانی ڈالتے جاؤ یہ تھا یہ وضو کرنیکا طریقہ ہے جو مجمل طور سے بتایا گیا ہے اس میں بعض باتیں فرض ہیں اور بعض سنت و مستحب ہیں اور بعض مکروہ ہیں جو تفصیل وار علٰحدہ علٰحدہ لکھی جاتی ہیں۔

وضو کے فرائض

وضو میں چار باتیں فرض ہیں اوّل چہرہ دہونا یعنی ماتھے کے شروع سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور سیدھے کان کی لَدیا سے اولٹے کان کی لَدیا تک اس طرح دہونا کہ سب ماتھا اور آنکھوں کے کوئے اور پلک اور بھوؤں کی ظاہری تحریر اور ہونٹوں کا وہ حصہ جو عادۃً موںھ بند کرنیسے باہر رہتا ہے۔ اور داڑھی موچھوں بھوؤں گالوں کنپٹیوں ٹھوڑی کلے جبڑوں کی جلد اگر اسپر گھنے ہوئے بال نہوں دکھائی دیتی ہوں ورنہ انپر کے بال دہل جائیں کوئی بال اتنی جگہ کا بے دہلے نہ رہے ورنہ وضو نہو گا کہ اس سب کا دہونا فرض ہے۔ اگر

چہرہ کے کچھ حصہ میں گھنے ہوئے بال ہوں۔ اور کچھ حصہ میں گھنے ہوئے
نہوں تو جہاں گھنے ہوئے ہوں وہاں بال اور جہاں گھنے نہوں
وہاں انکے نیچے کی جلد دھونا فرض ہے مسئلہ جس کے ماتھے کے بال
گر گئے ہوں یا جمے نہوں اسے وہیں تک دھونا فرض ہے جہاں تک
عادۃً بال اُگا کرتے ہیں۔ اور جو اِس سے زیادہ نیچے تک بال
نکل آئے ہوں تو اتنے بالوں کو جڑ تک دھونا فرض ہے ع
مسئلہ آنکھوں کے ڈیلوں اور پپوٹوں اور ہونٹوں کا اندرونی
حصہ اور داڑھی موچھوں نہوں اور بچی کے نیچے کی جلد جسپر گھنے ہوئے
بال ہوں اور داڑہی کے ٹھوڑی جبڑوں کلوں سے نیچے لٹکے ہوئے
بال اور موکھ اور ناک اور ٹھوڑی اور جبڑوں اور کلوں کے نیچے کا
حصہ اور بال دھونا فرض نہیں ع مسئلہ اگر مونچھیں بڑھکر ہونٹوں کو
چھپالیں تو انھیں ہٹاکر ہونٹ دھونا فرض ہے۔ رد مسئلہ
عورتوں کو نتھ کے کھلے ہوئے سوراخ میں پانی ڈالنا فرض ہے
بند میں فرض نہیں۔ اور جو اس میں تنگ نتھ یا پھول یا کیل یا سینک
یا لونگ پڑی ہو تو اسے نکالکر یا ہلاکر سوراخ میں پانی ڈالنا فرض ہے
در مسئلہ آنکھوں کے کوئے یا پلکوں میں کیچڑ یا سُرمہ سوکھکر جم گیا ہو
تو معلوم ہونے پر اُسے چھڑاکر دھونا فرض ہے ع مسئلہ آنکھوں کے
اندر ناپاک سرمہ یا کوئی انجن وغیرہ لگا ہو تو آنکھ کو اندر سے دھونا فرض

ں رد مسئلہ مونھ دہوتے میں پانی شروع ماتھے پر سے ڈالا جائے
ے کو بہکر آئے ناک یا رخسارہ پر ڈالکر مل لینے سے وضو نہوگا فا
وم دونوں ہاتھ کہنیوں تک اسطرح دھونا کہ ناخنوں کے
ی خالی جگہ اور انگلیوں کی گہائیاں کردئیں اور کلائیوں کی عب
ن اور انپر کے بال اور رونگٹے کہنیوں سمیت ڈہل جائیں انمیں
ں جگہ ذرہ برابر بے ڈہلی نہ رہے ورنہ وضو نہوگا کہ اس سب جگہ کا
ونا فرض ہے مسئلہ اگر ہاتھ یا پاؤں کی انگلیوں میں چھلے انگوٹھیان
ں بچھوئے کلائیوں میں جہن بتانے چوڑیاں کڑے کنگن پہنچیان
برہ زیور اتنا تنگ ہو کہ پانی اسکے نیچے نہ پہنچ سکے تو انھیں اتار کر
ونا فرض ہے اور جو صرف ہلانے سے انکے نیچے پانی پہنچ جائے تو
ں ڈالکر انھیں ہلانا ضروری ہے مسئلہ اگر ہاتھ پاؤں کے ناخن
ے بڑے پوروں کو ڈہکے ہوے ہوں تو انکے نیچے پانی پہنچانا واجب ہے
سوم چوتھائی سر کا مسح کرنا یعنی بھیگا ہوا ہاتھ ایکبار چوتھائی سر پر
پھیرنا مسئلہ مسح کیلیے ہاتھ نئے پانی سے بہگوئیں یا ہاتھ دہونیکے
بعد جو تری ہاتھ پر رہے اس سے مسح کریں مسئلہ مسح کی جگہ کانوں
ے اوپر تمام سر ہے جسطرف بھی بقدر چہارم سر کیا جائیگا کافی ہوگا۔ جز
مسئلہ چہارم سر سے کم کا مسح کرنا جائز نہیں مسئلہ ہاتھ کے سوا
بھیگا ہوا کپڑا وغیرہ بھی چہارم سر پر پھیرنے سے مسح ہو جائیگا مسئلہ

سر کے کچھ حصہ پر بال تھے اور کچھ منڈا تھا مسح بالوں والے حصہ پر کیا ہو گیا پہلے مسئلہ سر پر وسمہ یا مہندی یا اور کوئی جسم دار چیز لگی ہو جس سے سر کے بال یا جلد ڈھکی ہو تو اس پر مسح کرنا جائز نہیں اسے چھڑا کر یا خالی جگہ پر مسح کیا جائے ہے مسئلہ ٹوپی عمامہ دوپٹے سر بند جوڑے چوٹی سر سے لٹکے ہوئے بالوں پر مسح کرنا جائز نہیں مسئلہ کسی دوسرے عضو پر بھیگا ہوا ہاتھ پھیر کر سر پر پھیرنے یا کسی بھیگے ہوئے عضو یا داڑھی سے ہاتھ تر کر کے سر پر پھیرنے یا ایک دو انگلیاں بھگو کر سر پر پھیرنے یا انگلیاں بھگو کر سر پر رکھنے۔ یا کھڑی انگلیاں سر پر پھیرنے سے مسح نہ ہوگا ہاں اگر کھڑی انگلیاں سر پر پھیرتے وقت انگلیوں سے پانی ٹپکتا جائے کہ چہارم سر کو تر کر دے یا انگلیاں پیٹ کی طرف سے سر پر پھیرنے یا ایک دو انگلیاں کئی بار بھگو بھگو کر سر پر متفرق جگہ پھیرنے سے کہ سب ملکر چہارم سر کی مقدار ہو یا ٹوپی دوپٹہ سر بند اتنا باریک ہو کہ ہاتھ کی تری اس میں پھوٹ کر چوتھائی سر کو تر کر دے تو مسح ہو جائیگا۔ مسئلہ پانی سر دھو لینے یا برف یا اولے یا مینھ یا اوس سے سر کا تر ہو جانا بھی قائم مقام مسح ہوگا۔ لیکن بجائے مسح کے سر بھگو لینا یا دھو لینا مکروہ ہے

چہارم دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت اسطرح دھونا کہ انگلیوں کی گھائیاں ناخنوں کے اندر کی خالی جگہ تلوے ایڑیاں کوچیں ٹخنے سب دُھل جائیں انہیں ذرا سی جگہ بے دھلی نہ رہے ورنہ وضو

کہ اس سب کا دہونا فرض ہے **تنبیہ** پاؤوں میں تنگ زیور ہو تو اُسکا وہی حکم ہے جو اوپر ذکر ہوا۔ اعضاء وضو کو دہونیکے یہ معنی ہیں کہ انپر سے پانی بہکر ٹپک جائے نہ یہ کہ چلو میں پانی لیکر انپر چپڑ لیا تیل کی طرح مل لیا جائے۔ یا کسی عضو پر ایک جگہ پانی ڈالکر سب طرف مل لیا جائے جیسے کہ اکثر لوگ چلو میں پانی لیکر ناک پر ڈالکر رخساروں کنپٹیوں اور ماتھے پر مل لیتے ہیں اس طرح کرنیسے وضو نہیں ہوتا ہے اور نہ نماز ہوتی ہے۔ اس لیئے نہایت احتیاط اور اطمینان سے وضو کرتے میں ہر عضو کو دہویا جائے کہ اس کی ہر طرف سب جگہ پانی بہکر ٹپک جائے کوئی جگہ ذراسی بھی کسی عضو کی بے پانی بہے باقی نہ رہے۔ اور نہ کوئی بال اور رونگٹا سوکھا رہے ورنہ وضو نہوگا اور جب وضو نہوا تو نماز نہوگی۔ بعض آدمی پاؤں کے انگوٹھے میں کسی بیماری کی روک کے لیے اتنا کسکر ڈورا باندہتے ہیں کہ اسکے نیچے پانی پہنچنا دشوار ہوتا ہے وہ اس طرح ڈورا نہ باندہیں اور بندہا ہو تو کھول کر وضو کریں ورنہ وضو نہ ہوگا **مسئلہ** اگر کسی عضو میں کوئی جگہ دہلنے سے رہجائے اور بعد کو نظر آئے تو اس جگہ کو پانی ڈالکر دہوئیں ہاتھ بھگو کر اُسپر پھیرنے یا اس عضو کی تری اس جگہ ملنے سے وضو نہ ہوگا۔ **مسئلہ** اگر ہاتھ پاؤں سل ہو جائیں کہ کانٹے سے بھی تمیز نہو اُن کا دہونا بھی فرض ہے۔ **مسئلہ** تیل وغیرہ چکنائی لگے ہوئے اعضاء

پانی بہانا کافی ہی اگرچہ وہ پانی سے تر نہوں ع مسئلہ جس چیز کی عام طور سے یا خاص طور سے ضرورت رہتی ہو اور اس سے احتیاط کرنے اور اسے نگاہ رکھنے میں حرج ودقت ہو۔ ایسی چیز کا ناخن کے اندر یا اوپر یا اور کسی دھونے کی جگہ لگا رہجانا مانع وضو وغسل نہ ہوگا اگرچہ وہ چیز سخت جسم دار ہو وضو وغسل میں اسکے نیچے پانی نہ پہنچ سکے جیسے روٹی پکانے آٹا گوندہنے والوں کے ناخنوں میں آٹا فرد ودرزن قلیون مٹی کوڑہ کا کام کرنے والوں کے ناخنوں میں گارا مٹی میل کچیل۔ رنگریزوں رنگسازوں کے ناخنوں میں رنگ کا جرم عورتوں کے ہاتھ پاؤں ناخنوں میں مہندی کا جرم۔ لکھنے والوں روشنائی بنانیوالوں کیلئے سیاہی کا جرم عام لوگوں کے لیے آنکھ کے کوئے پلکوں میں سرمہ کا جرم ناخنوں میں میل کچیل بدن پر مکھی مچھر کی بیٹ۔ مگر بعد دیکھنے کے اُسے چھٹا کر دہونا ضروری ہے کہ حرج نگاہ داشت میں تہا وہ بعد دیکھنے کے نہ رہا اب اسکا دہونا ضروری ہوا۔ علاوہ اسکے اور جو کوئی سخت چیز اعضا رِ وضو یا غسل پر چپکی ہو جس کے نیچے پانی نہ جا سکے اسے چھٹا کر دہونا فرض ہوگا ورنہ وضو اور غسل نہوگا۔ فتاوی رضویہ

مسئلہ وضو کے بعد داڑھی موچھوں بھوؤں پلکوں یا سر کے بالوں کو منڈایا یا ناخن کترلئے یا اعضا رِ وضو پر کے خشک چھالے یا گھٹے کی کھال نوچی یا زخم کا کرنڈ چھٹایا تو پھر سے وضو کرنا یا اس جگہ کو دھونا

ضروری نہیں ہے اور نہ وضو کرتے وقت اُسکی کہال اور کرند چھٹا کر
دہونا ضروری ہے صرف اُسپر پانی بہانا کافی ہے در مسئلہ اگر پھٹے ہوئے
ہاتھ پاؤں میں موم روغن یا چربی یا مرہم بہرا ہو اور اسکے نیچے پانی بہانا
ضرر نکرتا ہو تو اسکے نیچے پانی بہائے اور جو ضرر کرتا ہو تو اوپر سے پانی
بہائے اور جو اوپر بھی پانی بہانا ضرر کرتا ہو تو اتنی جگہ کا مسح کرے اور جو
مسح بھی ضرر کرتا ہو تو اتنی جگہ چھوڑ کر باقی جگہ کو دہوئے ۶ حتےٰ کہ اگر
سرد پانی اس جگہ کو نقصان دیتا ہو تو گرم سے دہوئے اور جو گرم پانی
نہ ملے یا نقصان کرتا ہو تو مسح کرے ط مسئلہ ہاتھ اسقدر پھٹ گئے
یا زخمی ہو گئے کہ پانی استعمال نہیں کر سکتا تو کسی اور سے موںھ اور پاؤں
دہلوائے اور سر کا مسح کرائے اور جو کوئی آدمی نہو تو موںھ اور سر اور پاؤں
پانی میں ڈبوئے۔ اور جو موںھ اور پاؤں اور سر پانی میں نہ ڈبو سکے تو تیمم کرکے
نماز پڑھے در مسئلہ جس کے ہاتھ رہ گئے ہوں وضو اور تیمم نہ کر سکتا
ہو یا کسی بیماری کی وجہ سے خود وضو یا تیمم کرنے سے عاجز ہو تو اُسکا بیٹا
بھائی وغیرہ اسے وضو یا تیمم کرائیں اور عورت کو اس کی بیٹی بہن کرائیں
اور جو کوئی وضو یا تیمم کرانیوالا نہو تو وہ اپنے ہاتھ کہنیوں تک زمین پر ملے اور
موںھ دیوار سے ملے اور نماز پڑھے ترک نہ کرے خا مسئلہ اگر ہاتھ یا
پاؤں کہنے اور ٹخنے سے کٹا ہو اور کوئی جز کہنی یا ٹخنے کا باقی نہو تو اُسکا
دہونا ساقط ہے اور جو کچھ جز باقی ہو تو اُسے دہونا واجب ہے اور جو

مسئلہ اگر کسی کے ایک طرف جوڑ پر سے جدا ہوا ہو تو اس جگہ کو دہوئے درر

دو ہاتھ یا دو پاؤں جدا جدا پیدائشی ہوں تو جس ہاتھ سے پکڑتا اور جس

پاؤں سے چلتا ہو اُسے دہونا فرض ہے اور دوسرے کو دہونا فرض نہیں

اور جو دونوں سے پکڑتا اور چلتا ہو تو دونوں کو دھونا فرض ہے درر اور جو

دونوں پورے جڑے ہوئے ہوں تو بھی دونوں کو دہونا فرض ہے

اور جو جوڑے نہوں تو جس سے پکڑتا یا چلتا ہو اسے دہونا فرض ہے دوسرے

کو دھونا فرض نہیں ہے مستحب ہے مسئلہ اگر کسی کے ہاتھ یا پاؤں میں

پانچ سے زیادہ انگلیاں ہوں تو سب کو دھونا فرض ہے در مسئلہ اگر وضو

کرتے میں کسی عضو پر کوئی ذرا سی جگہ سوکھی رہجائے اور اس جگہ کو اسی

عضو کے دوسری جگہ کی تری سے تر کر لیا جائے تو جائز ہے دوسرے عضو

تری سے اسے تر کرنا جائز نہیں ہے مسئلہ جسے وضو کو پانی اور تیمم کو مٹی

وغیرہ نہ ملے وہ بے وضو اور بے تیمم بغیر نیت و بلا قرأت نماز پڑھے ا

اٹھنے بیٹھنے سجدہ کرنیکی جگہ نہو تو کہڑے کہڑے اشارہ سے نماز پڑھے ا

جب پانی یا مٹی ملے تو وضو یا تیمم کرکے نماز لوٹائے درر مسئلہ نماز کی

ہنسی کرنے مذاق اڑانے توہین کرنے کو بے وضو نماز پڑھنا کفر ہے رد۔

وضو کی سنتیں | وضو میں بائیس سنتیں ہیں جن میں بعض کو فقہا نے

مستحب بھی لکھا ہے اول عبادت آلہی کرنیکی نیت سے وضو کرنا یہ دونوں

ہاتھ دہوتے وقت یا اس سے پہلے کرنا چاہیئے درر اور بدوں نیت کی

اور کام منافی نیت نہ کرنا چاہیئے۔ وضو بے نیت بھی ہو جاتا ہے مگر ترک سنت کا گناہ ہوتا ہے اور وضو کا ثواب نہیں ملتا ہے۔ **دوم** بسم اللہ کہکر وضو شروع کرنا لیکن حضور سے بسم اللہ العلی العظیم والحمد للہ علی دین الاسلام مروی ہے لہذا دونوں کو پڑھنا حسن ہے حدیث میں ہے کہ بسم اللہ پڑھ کر وضو کرنیوالے کا سر سے پاؤں تک تمام بدن پاک ہوتا ہے اور بغیر بسم اللہ کے وضو کرنیوالے کا اتنا ہی بدن پاک ہوتا ہے جتنے پر پانی بہا ہے اور ہر عضو دھوتے وقت بسم اللہ کہنا مندوب ہے۔ اگر شروع میں بسم اللہ کہنا یاد نہ رہے تو یاد آنے پر درمیان میں پڑھنا مستحب ہے اگرچہ اسوقت پڑھنے سے سنت ادا نہ ہوگی۔ **سوم** پہلے دونوں ہاتھوں کو پہنچوں تک تین بار دھونا۔ اور جو وہ نجس ہوں تو انھیں دھونا واجب ہے۔ اگر کوئی اس خیال کر کہ شروع میں پہنچوں تک ہاتھ دھو چکا ہے موںھ دھونیکے بعد باقی ہاتھ پہنچے چھوڑ کر دھوئے تو اُسکا وضو ہو جائیگا مگر فرض کا ثواب نہ ملیگا لہذا موںھ دھونیکے بعد انگلیوں سے کہنی تک ہاتھ دھوئے تاکہ فرض کا ثواب پائے۔ **چہارم** کلی کرتے وقت مسواک کرنا۔ اگر مسواک نہو یا دانت نہوں تو کسی موٹے کپڑے یا کلمہ کی انگلی سے دانت مانجھنا مسوڑھے صاف کرنا کافی ہے۔ منجن اور مسی سے بھی دانت مانجھنا صاف کرنا جائز ہے۔ مگر مسی اور ایسا منجن جو عورتوں کی طرح دانت سیاہ کرے مردوں کو لگانا جائز نہیں۔ مسواک نیب یا اور کسی کڑوے درخت کی

جو مضر نہو کرنا مستحب ہے ط اگر کڑوے درخت کی نملے تو سوا انار نرکل اور ریحان
کے جس درخت کی چاہیں مسواک کریں بر مگر پیلو کی اور وہ نہو تو زیتون کی
مسواک کرنا افضل ہے بہ اور وہ نہ ملے تو آڑو یا شہتوت یا کرآدت کی
مسواک سیدھی بغیر گرہ کی بالشت بھر لانبی اور چھنگلی یا انگلی کے برابر
موٹی ہو در مسواک بھگو کر نرم کرکے دہنے ہاتھ سے اسطرح پکڑ کر کریں کہ
اسکی ایک طرف چھنگلی کے اوپر اور انگوٹھا اسکے ریشہ والی طرف کے
نیچے اور بیچ کی تین انگلیاں اسکے اوپر رہیں در اور پہلے دہنی طرف کے اوپر کے دانتوں میں
پھر بائیں طرف کے اوپر کے دانتوں میں پھر دہنی طرف کے نیچے کے دانتوں میں پھر بائیں طرف کے نیچے
کے دانتوں میں کم از کم تین تین بار کریں اور پھر دھوئیں اور دانتوں کی چوڑائی میں کریں۔
لمبائی میں نہ کریں کہ مسوڑیں چھلینگے در مسواک بیٹھ کر کریں لیٹ کر
نہ کریں کہ تلی بڑھتی ہے در اور کرنیکے بعد دھو کر رکھیں بے دھلی نہ رکھیں
کہ شیطان کرتا ہے در اور ریشہ والی طرف اوپر کرکے کھڑی رکھیں لٹا کر
نہ رکھیں ورنہ جنون کا خطرہ ہے در اور جب کرنیکے قابل نہ رہے تو
کسی پاک جگہ زمین میں دفن کردیں۔ اور مسواک دونوں طرف سے
نہ کریں مج اور پاخانہ میں نہ کریں ط اور کھڑے ہو کر اور لوگوں کے
مجمع میں اور حمام میں اور غسل خانہ میں نہ کریں غا مسواک کرنے میں
مرد و عورت برابر ہے ق اور سوکھی مسواک نہ کریں کہ مسوڑھے چھلینگے
اور مٹھی میں پکڑ کر نہ کریں کہ بواسیر پیدا ہوگی در اور مسواک کو چوسنا بینائی

ہوتا ہے۔ اور ایک بالشت سے زیادہ لانبی پر شیطان سوار ہوتا ہے۔
زانار اور نرکل اور ریحان کی مسواک ایذا و نقصان دیتی ہے۔ مسواک
نے سے بڑا ثواب اور بہت فائدہ ہوتا ہے مثلاً سنت کا ثواب ملتا ہے
ہا یا دیر میں آتا ہے۔ بینائی تیز کرتی ہے۔ بہت سی بیماریاں دور کرتی
ہے۔ مونھ کی بدبو کھوتی اور اُسے پاک و صاف کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو
ضی اور فرشتوں کو خوش اور شیطان کو ناخوش کرتی ہے۔ دانتوں
سفید۔ اور مسوڑھوں کو مضبوط کرتی ہے۔ کھانا ہضم کرتی۔ معدہ کو قوت
تی ہے۔ صفرہ کو کھوتی ہے۔ بلغم کو قطع کرتی ہے۔ دانتوں اور سر کے
د کو دور کرتی ہے۔ پاس بیٹھنے والوں کو اذیت نہیں ہونے دیتے
ہے۔ گویائی بڑھاتی ہے۔ برائیوں کو کم اور نیکیوں کو زیادہ کرتی ہے
از کا ثواب بڑھاتی ہے۔ قرآن شریف کی راہ کو پاک و صاف کرتی ہے۔
تے وقت کلمہ یاد دلاتی ہے۔ جان سہل سے نکلتی ہے۔ پل صراط پر
لد چلاتی ہے۔ ذہن تیز کرتی ہے۔ عقل و حافظہ بڑھاتی ہے۔ رزق
سان کرتی ہے۔ دل پاک و صاف کرتی ہے۔ مال اور اولاد بڑھاتی
ہے۔ بدن کی حرارت بڑھاتی۔ اور درد کھوتی ہے۔ پیٹھ مضبوط کرتی ہے
یا جنت روائی میں مدد کرتی ہے۔ قبر میں دل بہلاتی ہے۔ قبر کشادہ
تی ہے۔ حاملان عرش اور انبیاء کرام مسواک کرنے والے کے لیے
ستغفار کرتے ہیں۔ جنت کے دروازہ اس کے لیے کھلتے ہیں اور دوزخ

کے دروازہ بند ہوتے ہیں۔ نامہ اعمال اس کے دہنے ہاتھ میں دیا جائیگا دنیا سے پاک وصاف جائیگا۔ فرشتہ کہیں گے کہ یہ انبیا کا پیرو ہے ملک الموت اس کی روح قبض کرنے اس طرح آتا ہے جسطرح انبیاء کرام و اولیاء عظام کے پاس جاتا ہے۔ تنبیہ قرآن عظیم پڑھتے وقت اور گھر میں داخل ہوتے وقت اور کسی جلسہ اور مجلس یا مجمع عام میں جاتے وقت۔ اور دانت زرد ہونے منھ بدبودار ہونے کے وقت۔ اور نماز کو کھڑے ہوتے وقت مسواک کرنا مستحب ہے۔ لیکن اگر مسواک کرنے سے مسوڑھوں سے خون نکل آتا ہو تو نماز کو کھڑے ہوتے وقت نہ کریں کہ خون نکلنے سے وضو ٹوٹ جائیگا نماز نہ ہوگی۔ اگر مسواک کرنے سے قے آتی ہو تو نہ کریں۔ اور جو کچھ ایذا ہوتی ہو تو کبھی کبھی کرلیا کریں (۵) پھر تین بار موںھ بھر پانی لیکر کلی غرارہ کرنا۔ مگر روزہ ہو تو غرارہ نہ کریں۔ اور تین بار موںھ بھر بھر کر پانی پی لینا بھی قائمقام کلی غرارہ کے ہوگا۔ لیکن نہ پینا بہتر و افضل ہے۔ (۶) پھر تین بار چلو میں پانی لیکر ناک میں ڈالکر ناک کی جڑ تک چڑھانا۔ لیکن روزہ ہو تو جڑ تک نہ چڑھائیں۔ (۷) لٹکی ہوئی گھنی داڑھی میں خلال کرنا اسطرح سے کہ موںھ دھونیکے بعد چلو میں پانی لیکر داڑھی کی جڑ میں ڈالیں اور سیدھے ہاتھ کی انگلیاں نگلے کیطرف سے داڑھی کے بالوں میں ڈالکر اوپر کو نکالیں لیکن جو حج کا احرام باندھے ہو وہ

داڑھی میں خلال نہ کرے اور منھ دھوتے میں داڑھی ملے ورد
(۸) چہرہ کے دائرہ سے لٹکی ہوئی داڑھی کا مسح کرنا ۔ (۹) ہاتھ
پاؤں کی انگلیوں میں خلال کرنا اس طرح ہے کہ بعد ہاتھ پاؤں
دھونیکے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں کی گھائیوں
میں ڈالیں اور بائیں ہاتھ کی چھنگلی سے پیروں کی انگلیوں میں سیدھے
پاؤں کی چھنگلی سے خلال کرنا شروع کریں۔ اور الٹے پاؤں کی چھنگلی پر
ختم کریں اور خلال کرتے میں پانی ڈالتے جائیں۔ اور جو انگلیاں
آپس میں چپٹی ہوئی ہوں تو انہیں چیر کر پانی ڈالکر خلال کرنا فرض
ہے ورد مسئلہ اگر حوض دریا تالاب میں وضو کرتے میں پاؤں ڈبوئے
خلال نہ کیا کافی ہے ج (۱۰) پورے سر کا ایکبار مسح کرنا اسطرح
ہے کہ دونوں ہاتھ بھگو کر آگے سے پیچھے گدی تک سر پر پھیرے کوئی
جگہ سر کی بے مسح کئے باقی نہ رہے۔ لیکن کبھی کبھی سارے سر کا مسح کرے
کہ روزانہ ہر وضو میں سارے سر کا مسح کرنا یا بالکل کبھی نہ کرنا گناہ ہے ورد
یونہی تین بار پانی سے لیکر سر کا مسح کرنا منع ہے در یونہی سر کے مسح
کے لیے ہاتھ بھگو کر جو منہ پر مسح کرنا خطا ہے جیسا کہ بعض آدمی
کرتے ہیں۔ (۱۱) سر کے مسح کی بچی ہوئی تری سے دونوں کانوں
کے اندر کلمہ کی انگلی سے اور اوپر انگوٹھے سے مسح کرنا۔ اور نئے
پانی سے بھگو کر مسح کرنا اچھا ہے رد اور جو ٹوپی عمامہ دوپٹہ چھونے سنبھالنے

سے اُنگلی اور انگوٹھا تر نہ رہا ہو تو پھر سے اُسے بھگو کر مسح کریں
(۱۲) ہر عضو کو تین تین بار اسطرح دہونا کہ ہر بار پورا عضو دہل جائے
کوئی جگہ کسی عضو میں کسی بار بے دہلی نہ رہے ﴿در﴾ اگر کسی بار کسی عضو میں
کوئی جگہ بے دہلی رہجائیگی مثلاً پہلی بار ہاتھ میں کچھ جگہ بے دہلی رہگئی
پھر دوبارہ دہونے میں وہ جگہ دہل گئی مگر دوسری جگہ بے دہلی رہگئی
پھر تیسری بار پورا عضو دہل گیا تو وضو ہو جائیگا مگر سنت ادا نہوگی ﴿رد﴾
تنبیہ پہلی بار اعضاء وضو کو دہونا فرض ہے اور دوسری اور تیسری
بار دہونا سنت ہی اور تین بار سے کم یا زیادہ دہونا اگر کبھی اتفاقاً ایک آدہ
بار ہو یا کسی غرض صحیح کے لیئے ہو مثلاً پانی صرف ایک ہی بار دہونیکو
قابل تھا یا اعضاء وضو زخمی تھے انپر بار بار پانی ڈالنا نقصان دیتا تھا
یا سردی میں سرد پانی بار بار ڈالنے سے ہاتھ پاؤں رہجانے فالج گرنیکا
اندیشہ تھا یا اطمینان ہونے شک رفع کرنے یا وضو پر وضو کرنے یا
ٹھنڈک حاصل کرنے یا زیادتی نظافت کے لیئے تین بار سے زیادہ
اعضاء وضو کو دہویا تو کوئی حرج نہیں جائز ہے۔ اور جو بے غرض صحیح
تین بار سے کم یا زیادہ دہوئے یا تین بار دھونیکو سنت نہ جانکر
تین بار سے کم یا زیادہ دہوئے یا تین بار سے کم یا زیادہ دہونے کی
کوئی عادت کرلے اگرچہ تین بار دہونیکو سنت جانتا ہو تو ممنوع و
مکروہ اور گناہ ہے ﴿درردر﴾ (۱۳) ترتیب وار اعضاء کو دہونا یعنے

پہلے چہرہ پھر ہاتھ دہونا پھر سر کا مسح کرنا پھر پاؤں دہونا بے ترتیب اعضار دہونے سے بھی وضو ہوجائیگا مگر سنت ترک ہوگی (۱۴) اعضار وضو کو پے در پے دھونا یعنی ایک عضو کو دہوتے ہی دوسرا عضو دہونا بے عذر دوسرے عضو کو دہونے میں اتنی دیر نہ کرنا کہ پہلا دہلا ہوا عضو خشک ہوجائے در اگرچہ دیر کرکے دہونے سے بھی وضو ہوجائیگا مگر سنت ترک ہوگی۔ لیکن اگر کسی عذر کیوجہ سے دیر ہوئی مثلاً پانی ختم ہوگیا لینے کو گیا اتنے میں دہلا ہوا عضو خشک ہوگیا تو اس میں مضائقہ نہیں در (۱۵) موںھ اور ناک میں ترتیب سے پانی ڈالنا یعنی پہلے کلی کرنا پھر ناک میں پانی ڈالنا در (۱۶) سر کے اگلے حصہ پر مسح کرنا در (۱۷) شروع ہاتھ سے موںھ دہونا در (۱۸) انگلیوں کی طرف سے ہاتھ پاؤں دہونا در (۱۹) پہلے سیدہا ہاتھ دہونا پھر الٹا ہاتھ دہونا اور یونہی پہلے سیدہا پاؤں دہونا پھر الٹا پاؤں دہونا در (۲۰) دونوں ہاتھوں کی پیٹھ سے گردن کا مسح کرنا در (۲۱) ہر عضو کو دہونیکے بعد ہاتھ پھیرنا در (۲۲) کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنا یعنی موںھ بھر پانی لیکر غرارہ کرنا اور ناک میں جڑ تک پانی چڑھانا اگر روزہ نہو در (۲۳) وضو میں بقدر حاجت پانی خرچ کرنا کہ حاجت سے زیادہ خرچ کرنا یا اتنا کم خرچ کرنا کہ سنت ادا نہو ممنوع و مکروہ ہے در رد

لہٰذا موٹی دہار بڑے سوراخ کی ٹونٹی والے لوٹے سے وضو نہ کریں کہ پانی زیادہ صرف ہوگا فضول پھیکیگا۔ اور چلو میں پانی لیتے وقت گرنے نہ دیں اور ہر کام کیلئے اندازہ سے اتنا ہی پانی لیں جتنا اس میں صرف ہو اس میں سے زیادہ نہ لیں مثلاً ناک میں ڈالنے کو آدھا چلو پانی چاہئے تو چلو بھر نہ لیں کہ فضول صرف ہوگا۔

وضو کے آداب وضو میں پچاس باتیں ادب ہیں جن میں بعض کو مستحب بھی کہا گیا ہے (۱) قبلہ کی طرف منہ (۲) اونچی جگہ (۳) پاک جگہ بیٹھکر وضو کرنا (۴) وضو کا لوٹا بائیں طرف رکھنا اور جو طشت وغیرہ سے وضو کرنا ہو تو دہنی طرف رکھنا (۵) لوٹے کے مونھ پر ہاتھ نہ رکھنا (۶) ہر عضو کو دہوتے مسح کرتے وقت بسم اللہ کہنا (۷) اور جو دعائیں آگے لکھی جائینگی پڑھنا (۸) اور کلمہ شہادت (۹) اور درود شریف پڑھنا (۱۰) سیدھے ہاتھ سے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا (۱۱) اور سر کا مسح کرنا (۱۲) وضو کرتے میں یا ویسے ہی قبلہ کیطرف نہ تھوکنا اور نہ کلی کرنا۔ (۱۳) وضو کرتے وقت دل اور زبان دونوں سے نیت کرنا (۱۴) ہر عضو کو دہوتے وقت نیت حاضر رکھنا (۱۵) بائیں ہاتھ کی چھنگلی نتھنوں میں ڈالکر گھمانا (۱۶) بائیں ہاتھ سے ناک جھاڑنا صاف کرنا (۱۷) مونھ میں ایک یا دہ

انگلیاں ڈالکر زبان اور حلق کو ملنا صاف کرنا ۔ (۱۸) دونوں رخساروں کو ایک ساتھ دہونا ۔ (۱۹) دونوں کانوں کا مسح ساتھ ساتھ کرنا۔ اگر ایک ہاتھ میں عذر ہو یا ایک ہی ہاتھ ہو تو پہلے سیدھے کان کا پہر الٹے کان کا مسح کریں ۔ (۲۰) کانوں کا مسح کرتے وقت کانوں کے چھیدوں میں انگلیاں ڈالکر گھمانا ۔ (۲۱) دونوں ہاتھوں کی پیٹھ سے گردن کا مسح کرنا ۔ مگر حلق کا مسح نہ کریں کہ بدعت ہے کہ ۔ (۲۲) ہر عضو کو دہونے سے پہلے چلو میں پانی لیکر تر کرنا ملنا پہر دہونا ۔ (۲۳) پاؤں کی انگلیوں میں بائیں ہاتھ کی چھنگلی سے خلال کرنا ۔ (۲۴) ہاتھ پاؤں ناک میں چھلا انگوٹھی نتھ بلاق وغیرہ زیور ڈھیلا ہو تو اوسے دہوتے وقت ہلانا ۔ (۲۵) وضو کے برتن اور کپڑوں کو قطروں سے بچانا ۔ (۲۶) اعضاء وضو سے مسجد میں قطرہ نہ ٹپکانا۔ بعض آدمی وضو کرتے ہی مسجد میں چلے جاتے ہیں اور انکے ہاتھ مونھ داڑہی سے قطرہ ٹپک کر مسجد میں گرتے ہیں۔ اور بعض آدمی بھیگے ہوئے ہاتھ اور داڑہی مسجد میں جاکر جھٹکتے جھاڑتے ہیں۔ انسے چھینٹیں اوڑکر مسجد میں گرتی ہیں انہیں اس سے بچنا لازم ہے کہ مسجد میں وضو کے پانی کے قطرہ چھینٹیں ٹپکانا گناہ ہے۔ جب مسجد میں جائیں تو اپنے ہاتھ پاؤں داڑہی جھاڑ پونچھکر جائیں (۲۷) چہرہ پر آہستہ پانی ڈالنا ۔ (۲۸)

وضو کرتے ہیں دنیوی باتیں کرنے سے بچنا۔ (۲۹) مٹی کے برتن سے وضو کرنا۔ (۳۰) وضو کا برتن اپنے لیے خاص نہ کرنا جس کو سب وضو کریں اس سے وضو کرنا۔ (۳۱) روشنی اور چمک اور ثواب زیادہ ہونے کے لیے اعضاء وضو کو حد سے کچھ زیادہ دہونا مثلاً ہاتھ کہنیوں سے اور پاؤں ٹخنوں سے اور چہرہ ماتھے سے ذرا اوپر بڑھا کر دھوئیں۔ (۳۲) وضو کرتے میں یا بعد کو ستر عورت نہ دیکھنا۔ (۳۳) بعد وضو ذکر نہ چھونا۔ (۳۴) دھوپ میں رکھے ہوئے پانی سے وضو نہ کرنا۔ (۳۵) عورتوں کے وضو یا غسل کے بچے ہوئے پانی سے وضو نہ کرنا۔ (۳۶) مسجد میں بیٹھکر وضو نہ کرنا لیکن اگر مسجد میں وضو کے لیئے کوئی جگہ بنی ہو یا کسی ایسے برتن میں کریں کہ وضو کا پانی مسجد میں نہ گرے تو جائز ہے۔ (۳۷) ہر نماز کے لیئے تازہ وضو کرنا۔ (۳۸) غیر معذور کو وقت سے پہلے وضو کرنا۔ (۳۹) وضو کے بعد دوسرے وضو کے لیے برتن میں پانی بھر کر رکھنا۔ (۴۰) وضو کے پانی میں تھوک رینٹ نہ ڈالنا۔ (۴۱) مونھ پر پانی ڈالتے وقت پانی میں پھونکیں نہ مارنا پھوپھوں کو نہ اوڑانا۔ (۴۲) دہنے ہاتھ سے پانی ڈال کر بائیں ہاتھ سے ناک دہونا۔ (۴۳) جہانتک ہو سکے خود وضو کرنا دوسرے سے نہ کرانا۔ اور وضو کے لیے پانی دوسرے سے منگوانے بھروانے

میں ہرج نہیں ہو خاصکر اپنے ذکر اور اس شخص سے جو خوشی سے لاکر دے دیوے (۴۴) آہستہ آہستہ اطمینان اور خیال سے ہر عضو کو دھونا در خاصکر آنکھوں کے کوئے پاؤں کے ٹخنوں ایڑیوں تلووں کو چوں انگلیوں کی گھائیوں اور کہنیوں اور چھلے انگوٹھی وغیرہ زیورات کے نیچے بہت خیال سے دھونا دیں کہ یہ جگہیں اکثر جلدی اور لاپرواہی میں سوکھی رہجاتی ہیں اور انکے سوکھے رہجانے سے وضو نہیں ہوتا ہے تنبیہ وضو اطمینان سے کرنا چاہیئے عوام میں جو مشہور ہے کہ وضو جلد کرنا چاہیئے غلط ہے (۴۵) دونوں ہاتھوں سے مونھ دھونا۔ کہ ایک ہاتھ سے مونھ دھونا رافضیوں اور ہندوؤں کا طریقہ ہے۔ (۴۶) مونھ دھوتے میں ہونٹ اور آنکھیں زور سے بند نہ کرنا (۴۷) ہاتھ وغیرہ اعضاء دھونیکے بعد جھٹکنا انپر پانی پونچھ کر چھڑکنا دیں (۴۸) بعد وضو رومالی پر پانی چھڑکنا دیں (۴۹) اور اعضا کو رومال سے خشک کرنا لیکن بالکل خشک نہ کریں کچھ تری اعضاء پر رہنے دیں کہ قیامت کیدن وضو کی نیکیوں کے پلے میں رکھی جائیگی ہاں اگر تر رکھنا کچھ نقصان دیتا ہو تو پوچھنا خشک کرنا واجب ہے فتاوی رضویہ (۵۰) کلی کرتے وقت اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ پڑھنا دیں (۵۱) اور ناک میں پانی ڈالتے وقت اَللّٰهُمَّ اَرِحْنِیْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَلَا تُرِحْنِیْ رَائِحَةَ النَّارِ

پڑھنا یہ (۵۲) اور چہرہ دھوتے وقت اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ یَوْمَ
تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ پڑھنا یہ (۵۳) اور سیدھا ہاتھ
دھوتے وقت اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا پڑھنا یہ
(۵۴) اور الٹا ہاتھ دھوتے وقت اَللّٰھُمَّ لَا تُعْطِنِیْ کِتَابِیْ
بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَّرَاءِ ظَھْرِیْ پڑھنا یہ (۵۵) اور سر کا مسح کرتے
وقت اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ عَرْشِكَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ
پڑھنا یہ (۵۶) اور کانوں کا مسح کرتے وقت اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ
مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ پڑھنا یہ (۵۷)
اور گردن کا مسح کرتے وقت اَللّٰھُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ
پڑھنا یہ (۵۸) اور سیدھا پاؤں دھوتے وقت اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ
قَدَمِیْ عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ پڑھنا یہ (۵۹) اور الٹا پاؤں
دھوتے وقت اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَّسَعْیِیْ مَشْکُوْرًا
وَّتِجَارَتِیْ لَنْ تَبُوْرَ پڑھنا یہ (۶۰) وضو سے فارغ ہو کر قبلہ رخ
آسمان کی طرف منہ کرکے درود شریف (۶۱) اور کلمہ شہادت
(۶۲) اور سورہ انا انزلنا (۶۳) اور یہ دعا پڑھنا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ
مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ عِبَادِكَ
الصّٰلِحِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ
سُبْحٰنَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ لَا شَرِیْكَ

...ستغفرك وأتوب اليك واشهد ان محمدا عبدك ورسولك
...حدیث شریف میں ہے جو شخص بعد وضو کلمہ شہادت اور یہ دعا پڑھیگا
...س کے لیے آٹھوں بہشتوں کے دروازے کھولے جائینگے کہ جس سے چاہے
...داخل ہو اور انا انزلنا پڑھنے والیکے پچاس برس کے گناہ معاف ہو جائینگے
...ورد (۶۵) وضو کا بچا ہوا پانی قبلہ رخ کھڑے ہو کر پینا ورد (۶۶) اور یہ
...دعا پڑھنا اللهم اشفني بشفائك وداوني بدوائك واعصمني من
الوهل والامراض والاوجاع ورد (۶۷) وضو کرتے ہی دو رکعت
نماز تحیۃ الوضو پڑھنا اگر مکروہ وقت اور جماعت فوت ہونیکا خوف
نہو حدیث شریف میں ہے جو شخص پورا وضو کرنیکے بعد بات چیت
کرنیسے پہلے دو رکعت نماز پڑھیگا اوسکے پچھلے گناہ معاف ہونگے
اور اسکے لیے جنت واجب ہوگی ورد (۶۸) گھر سے وضو کرکے مسجد کو
نماز کے لیے جانا حدیث میں ہے جو شخص گھر سے اچھی طرح وضو
کرکے مسجد کو نماز کے لیے جائیگا اسکے ہر اٹھے قدم پر ایک خطا معاف
ہوگی اور ہر ہر قدم پر ایک نیکی لکھی جائیگی تنبیہ وضو میں جو باتیں
سنت یا مستحب ہیں انکے خلاف کرنا ممنوع و مکروہ ہے۔ لہٰذا
خیال کرکے سب باتیں اسیطرح کرنا چاہئیں جسطرح بتائی گئی ہیں
وضو توڑنیوالی چیزیں | جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے وہ دس
ہیں۔ اول پاخانہ کے مقام سے کسی چیز کا نکلنا اگرچہ ذراسی ہو جیسے

پاخانہ کیچوا پتھری ہوا خون پانی **مسئلہ** اگر معدہ سے ہوا نیکا گمان
اور بو یا آواز نکلے تو وضو جائیگا اور جو معدہ سے آنیکا گمان نہو تو وضو ج
کہ وہ اختلاج ہے ؎ **مسئلہ** پاجامہ کی رومالی بھیگی ہو اور ہوا نکلے کپڑا نجس
نہوگا کہ ہوا نجس نہیں ہے ؎ **مسئلہ** ہوا نکلنے سے استنجا کرنا جائز نہیں
مسئلہ پاخانہ کے مقام میں پچکاری سے تیل یا کوئی دوا ڈالی اور و
لوٹ آئی وضو ٹوٹ گیا ؎ **مسئلہ** پاخانہ کے مقام میں انگلی کر
نکالی اگر اسپر تری یا بو ہو تو وضو ٹوٹ جائیگا ورنہ نہیں۔ یونہی پاخانہ
جگہ جو چیز داخل کرنے سے کچھ اندر غائب ہو جائے اور کچھ باہر رہے
پھر نکالی جائے اور وہ تر ہو یا اس میں بو ہو تو وضو جائیگا ورنہ جائیگا۔
لیکن احتیاطاً وضو کرنا چاہیئے ؎ اور جو کوئی چیز پاخانہ کیجگہ داخل کرنیسے
بالکل غائب ہو جائے اور پھر نکالی جائے وضو ٹوٹ جائیگا اگرچہ اُسپر
تری نہو ؎ **مسئلہ** پاخانہ کی جگہ باہر نکل آئی سے ہاتھ یا کپڑے سے
اندر کیا تو وضو ٹوٹ گیا اور جو وہ خود اندر چلی گئی تو وضو نہ ٹوٹا۔ لیکن احتیا
وضو کرے ؎ **مسئلہ** پاخانہ کی جگہ کیچوا آدھا نکل کر اندر چلا گیا وضو نہ ٹوٹا
دوم پیشاب کے مقام سے کچھ نکلنا اگرچہ ذرا سا ہو جیسے پیشاب خون
پیپ منی مذی ودی کیڑا پتھری اور رطوبت جو عورتوں کو فرج سے
آتی ہے اور جو بے خون بچہ پیدا ہو **مسئلہ** پیشاب وغیرہ کا قطرہ
جبتک ذکر کے اندر اور فرج کے اندرونی حصہ میں رہیگا وضو نہ ٹوٹیگا

Marfat.com

...جب ذکر کے موتھ اور فرج کے باہر کے حصہ میں ظاہر ہوگا اور بے
...نہ ہوئے آدمی کی کھال میں اُتر آئیگا وضو ٹوٹ جائیگا اگرچہ کھال سے
...نہ نکلے مسئلہ جس کے ذکر میں دو سوراخ ہوں تو جس سوراخ
...سے پیشاب آتا ہو وہ اصلی ہے جب اسکے موتھ پر پیشاب ظاہر ہوگا وضو
...جاتا رہیگا اگرچہ بہے نہیں اور دوسرے سوراخ سے جب تک پیشاب
...بہیگا وضو نہ جائیگا کہ وہ بمنزلہ زخم کے ہے مسئلہ خنثیٰ مشکل کا
...فرج کے اور خنثیٰ غیر مشکل کا اصلی فرج کے موتھ پر پیشاب ظاہر ہونیسے
...وضو ٹوٹیگا اور دوسری فرج اُس کی بمنزلہ زخم کے ہے اگر اس سے پیشاب
...نکل کر بہیگا وضو جائیگا ورنہ نہیں مسئلہ بعد وضو رومالی تر دیکھکر
...شک ہوا کہ وہ پانی سے تر ہے یا پیشاب ہے تو اگر پانی سے تر ہونا قریب ہو
...پانی سے تر ہونیکا گمان غالب ہو تو وضو نہ کرے اور جو پیشاب سے
...تر ہونیکا گمان غالب ہو یا پانی سے تر ہونا قریب نہو تو وضو کرے مسئلہ
...پیشاب کی جگہ سے ہوا نکلنے سے وضو نہ جائیگا۔ مگر جس عورت کے پاخانہ
...پیشاب کی جگہ ایک ہو جائے وہ پیشاب کی جگہ سے ہوا نکلنے سے
...بھی احتیاطاً وضو کرے مسئلہ اگر کسی نے سوراخ ذکر یا فرج
...کے داخلی حصہ میں یا پاخانہ کیجگہ اسطرح روئی یا کپڑے کی بتی رکھی کہ کچھ
...سوراخ کے اندر گئی اور کچھ باہر یا سوراخ کے موتھ کے برابر رکھی اور
قطرہ آنیسے وہ باہر تک تر ہوگئی وضو ٹوٹ گیا۔ اور جو وہ بالکل سوراخ

کے اندر ہو تو صرف تر ہونے سے وضو نہ ٹوٹیگا بلکہ جب وہ سوراخ
سے نکلے گی اور تر ہوگی تو وضو ٹوٹیگا اور جو خشک ہوگی تو وضو نہ ٹوٹیگا
مسئلہ عورت نے فرج کے باہر کے حصہ میں روئی یا کپڑا رکھا اسکے
کی طرف تر ہوگئی وضو ٹوٹ گیا۔

. . . .

خواہ باہر کیطرف تر ہو یا نہو۔ مسئلہ ذکر کے سوراخ میں تیل ٹپکا
وہ لوٹ کر باہر آیا وضو نہ ٹوٹا۔ مسئلہ عورت نے اپنی فرج کے
تیل یا کوئی دوائی ڈالی وہ لوٹ آئی وضو ٹوٹ گیا۔ اور جو کپڑے پر کو
دوائی لگا کر اندر رکھی اور ایک طرف کپڑے کے باہر رہی۔ تو وہ کپڑا اگر تر نکلے
وضو جاتا رہیگا۔ اور جو تر نہ نکلیگا وضو نہ جائیگا مگر احتیاطًا وضو کرے
اور بالکل کپڑا اندر ہو نیسے ہر حال میں وضو جائیگا خواہ تر نکلے یا تر نہ
سوم جتنا بدن وضو یا غسل میں دھونے کا حکم ہے اس میں کسی جگہ
بہنے کی مقدار خون یا پیپ یا زرد یا سرخ پانی نکلنا اگرچہ وہ اس جگہ
نہ لگے بدن پر نہ بہے جیسے پھڑیا یا فصد اسطرح کھلوائی کہ اسکا خون
پیپ اپنی جگہ سے نکلکر زمین پر ٹپک گیا بدن پر نہ بہا در۔ مسئلہ جبتک
خون پیپ پیشاب وغیرہ ذکر یا آنکھ یا اپنے نکلنے کی جگہ رہیگا وضو
نہ ٹوٹیگا۔ اور جب اس سے بہیگا تو وضو ٹوٹیگا در۔ مسئلہ خون پیپ
وغیرہ زخم سے خود نکلے یا دبا کر نکالا جائے جب بہنے کے قابل نکلیگا
وضو ٹوٹ جائیگا در۔ مسئلہ کانٹا یا سوئی چبھنے سے خون چمک آیا وض

نہیں ٹوٹتا اور نہ اتنا کپڑے پر لگنے سے کپڑا نجس ہوگا۔ یونہی پھڑیا یا زخم
کے موںھ پر خون پیپ ظاہر ہو نیسے وضو نہ ٹوٹیگا اور نہ وہ کپڑے پر
لگنے سے کپڑے کو نجس کریگا اگرچہ بار بار کپڑے کو لگے۔ مسئلہ جونک یا
بڑی کلی چیچڑی نے بہنے کے قابل خون چوسا وضو ٹوٹ گیا اور جو بہنے
کے قابل نہ چوسا تو وضو نہ ٹوٹا۔ یونہی بھری سنگی لگانے سے بھی وضو
جاتا رہیگا اگر اس میں بہنے کے قابل خون آجائے ورنہ نہیں جائیگا
مسئلہ مکھی مچھر پسو کھٹمل چھوٹی کلی کے خون چوسنے سے وضو
نہ ٹوٹیگا۔ مسئلہ دماغ سے نتھنوں میں خون بہکر آیا وضو ٹوٹ گیا
مسئلہ دماغ یا سینہ یا حلق سے خون بہکر موںھ میں آیا وضو ٹوٹ گیا
مسئلہ ناک میں انگلی ڈالی یا دانتوں سے کوئی چیز کاٹی یا خلال کیا
یا مسواک کی اس پر خون کا اثر پایا وضو نہیں ٹوٹا جبتک کہ وہ بہنے کے
قابل نہو یا تھوک پر غالب نہو ج مسئلہ کان میں تیل ڈالا یا غسل کرنے
میں پانی گیا وہ کچھ دیر دماغ میں ٹھہر کر کان یا ناک سے نکلا وضو نہ جائیگا
اور جو وہ منھ سے نکلا یا کان ناک میں دوائی ڈالی ہوئی موںھ سے نکلی تو
اگر وہ منھ بھر کر ہو وضو جاتا رہیگا ورنہ نہ جائیگا۔ مسئلہ خون تھوک یا
کھنکار میں ملا ہوا آیا تو اگر وہ تھوک یا کھنکار پر غالب ہو اور تھوک بالکل سرخ
ہو جائے وضو ٹوٹ جائیگا۔ اور جو تھوک خون پر غالب ہو اور سرخ نہو زرد ہو
تو وضو نہ ٹوٹیگا۔ اور جو دونوں برابر سرخی مائل ہوں تو احتیاطاً وضو

کیا جائے ۔ مسئلہ ناک سنکتے جہارتے میں جما ہوا خون نکلنے سے وضو نہ ٹوٹیگا پتلا بہنے والا نکلنے سے وضو نہ ٹوٹ جائیگا ۔ مسئلہ کان آنکھ ناف چھاتیوں سے جو زرد میلا پانی کسی بیماری کیوجہ سے نکلے اس سے وضو ٹوٹ جائیگا ۔ اور جو بلا کسی تکلیف اور بیماری کے نکلے اس سے وضو نہ ٹوٹیگا ۔ مسئلہ آنکھ سے دکھنے یا کسی اور بیماری کیوجہ سے جو پانی نکلے اس سے وضو ٹوٹ جائیگا ۔ اور اچھی آنکھوں سے پانی بہے آنسو نکلنے سے وضو نہ جائیگا ۔ مسئلہ جسم پر چیچک کا دانا یا کوئی چھالا پھوٹکر پانی بہا وضو ٹوٹ گیا ۔ مسئلہ نارو کی بیماری والیکا ڈورا نکلنے سے وضو نہ جائیگا جب اس سے پانی بہیگا تو وضو جائیگا ۔ مسئلہ ناک کان موںھ سے کیڑا یا زخم سے ہوا یا پتھری یا کیڑا یا گوشت کا ٹکڑا نکلنے سے وضو نہ ٹوٹیگا ۔ مسئلہ ایک جگہ زخم سے خون یا پیپ یا زرد پانی ذرا سا نکلا اسے پونچھ ڈالا یا کپڑے یا روئی یا راکھ مٹی ڈالکر خشک کر دیا پھر نکلا پھر ایسے ہی کیا پھر نکلا پھر ایسے ہی کیا تو اگر اندازہ ہو سب بار کا ملکر اپنی جگہ سے بہنے کے قابل ہو وضو جاتا رہیگا اور جو بہنے کے قابل نہو تو وضو نہ جائیگا اور جو ایک جگہ ذرا سا نکلا اسے پونچھ ڈالا یا کپڑے وغیرہ سے خشک کر کے پھر دوسری جگہ جاکر ذرا سا نکلا پھر پونچھ ڈالا پھر تیسری جگہ ایسا ہی کیا تو اندازہ کرنیکی حاجت نہیں وضو نہ ٹوٹیگا کہ ایک جگہ بہنے کے قابل نہ نکلا ۔ مسئلہ جس زخم کے آس پاس ورم ہو اور اس ورم کو دہونا اور مسح کرنا

نقصان دیتا ہو اس زخم سے ورم تک خون پیپ نکلکر بہنے سے وضو
نہ ٹوٹیگا جب ورم سے آگے بہکر جائیگا تو وضو جائیگا۔ اور جو اُسے
دہونا اور مسح کرنا نقصان نہ دیتا ہو تو زخم کے موںھ سے بہتے ہی وضو ٹوٹ
جائیگا اگرچہ ورم سے آگے نہ بڑھے درر و مسئلہ زخم پر پٹی بندھی تھی
اس میں سے بہنے کی مقدار خون نکلا جس سے پٹی تر ہو گئی وضو جاتا رہا
اور جو پٹی تر نہوئی تو وضو نہیں گیا درر و مسئلہ مُردہ کے پاخانہ پیشاب کی
جگہ سے یا کہیں بدن سے نکلنے سے اسکا وضو نہ ٹوٹیگا صرف اس جگہ کو
دہونا چاہیئے درر و جو تھے موںھ بہر کرتے ہونا یعنے معدہ میں کسی چیز کا جاکر
موںھ کی راہ اتنا نکلنا کہ موںھ میں مشکل سے رُک سکے خواہ وہ کہانا پانی ہو
یا صفرا و سودا درر مسئلہ جو قے موںھ بہر کر نہو وہ وضو نہ توڑیگی مسئلہ خون کا
ٹکڑا جمہوا دماغ سے ناک یا حلق میں ہو کر نکلا وضو نہ ٹوٹیگا اگرچہ موںھ بہر کر ہو
اور جو پیٹ سے موںھ بہر کر آئیگا وضو ٹوٹ جائیگا اور جو موںھ بہر کر نہو گا
وضو نہ جائیگا۔ لیکن بہتا ہوا خون خواہ دماغ سے ناک و حلق کی راہ آئے
یا پیٹ سے موںھ کی راہ آئے وضو ٹوٹ جائیگا موںھ بہر کر ہو یا نہو درر و مسئلہ
کہانا پانی جانیکی نالی میں (جو حلق سے معدہ تک ہے) کہانا پانی دودھ
وغیرہ جاکر لوٹ آیا معدہ میں نہ گیا وضو نہ ٹوٹا درر مسئلہ سانپ کیچوا یا کوئی
اور کیڑا پیٹ سے موںھ کی راہ نکلے تو وضو نہ ٹوٹیگا درر مسئلہ موںھ سے رال
نکلنے سے وضو نہیں جاتا ہے اور نہ وہ نجس ہے درر مسئلہ خالص بلغم کی

قے ہونیسے وضو نہ ٹوٹیگا خواہ دماغ سے آئے یا پیٹ سے لیکن اگر
بلغم میں کھانا پانی وغیرہ چیز ملی ہو اور بلغم پر غالب ہو اور مونھ بھر کر ہو
تو وضو ٹوٹ جائیگا اور جو مونھ بھر نہو تو وضو نہ ٹوٹیگا۔ اور جو بلغم اُسپر غالب
ہو اور مونھ بھر کر ہو تو وضو نہ ٹوٹیگا۔ اور جو دونوں برابر ہوں تو اگر کھانا پانی
مونھ بھر کر ہو وضو ٹوٹ جائیگا ورنہ نہ ٹوٹیگا۔ رد مسئلہ اگر ایک ہی سبب سے
چند بار ذرا ذرا سی قے ہو اور اندازاً سب بار کی ملکر مونھ بھر ہو تو وضو
ٹوٹیگا ورنہ نہ ٹوٹیگا۔ اور جو چند وجہ سے کئی بار ذرا ذرا سی قے ہو جیسے
ایکبار مکھی نگل جانے سے ہوئی پھر بال نگل جانیسے ہوئی پھر کوئی اور بُری
چیز کھانے سے ہوئی تو اُسے اندازہ کرنے کی ضرورت نہیں اس سے
وضو نہ ٹوٹیگا اگرچہ سب بار کی ملکر مونھ بھر ہو کہ ایک سبب سے نہیں ہوئی
ہر ایک کا سبب جدا جدا ہوا در پانچویں چت یا پٹ یا کروٹ لیٹے یا
اس طرح سونا کہ بیخبر ہو جائے روکنی کی قوت جاتی رہے جو تیز زمیں سے
اٹھ جائیں۔ اور جو روکنی کی قوت باقی رہے تو وضو نہ ٹوٹیگا در مسئلہ
ہیئت نماز پر کھڑے ہو کر یا بیٹھکر یا سجدہ میں یا رکوع میں یا جسطرح
عورتیں نماز میں بیٹھتی ہیں اسطرح بیٹھکر سو نیسے وضو نہیں ٹوٹتا ہے
خواہ نماز میں ہو یا نہو در مسئلہ مریض لیٹ کر نماز پڑھتے ہیں سو گئے
وضو ٹوٹ گیا رد مسئلہ کسی چیز سے ٹیک لگا کر بیٹھے بیٹھے سو گئے
سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے جبکہ چوتڑ زمین پر جمے رہیں در مسئلہ جب

نکلنے کی بیماری ہو اُسکا وضو کسی طرح سونے سے نہ جائیگا ؎
مسئلہ چوتڑ زمین پر رکھکر گھٹنے کھڑے کرکے اُن میں ہاتھ ڈالکر بیٹھے
کر بیٹھکر سونے سے وضو نہیں ٹوٹیگا ؎ مسئلہ گاڑی یا کاٹھی
کسے ہوے گھوڑے پر بیٹھکر سونے سے وضو نہیں جاتا ہے ؎
مسئلہ گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر بیٹھکر سونے سے وضو جاتا رہیگا
یا وہ اونچے سے نیچے کو اتریگا اور جو وہ برابر زمین پر چلیگا یا نیچے سے
اوپر کو چڑھیگا تو وضو نہ جائیگا ؎ مسئلہ بغیر ٹیک لگائے بیٹھکر سوتے
میں اگر اِدہر اُدھر جھکے اور گرے اور جھکتے یا گرتے ہی چونک پڑے تو
وضو نہ جائیگا اور جو زمین پر گرکر چونکے تو وضو جاتا رہیگا ؎ مسئلہ
اونگھنے میں جبتک پاس بیٹھنے والوں کی بات چیت سمجھ میں آتی
رہیگی وضو نہ ٹوٹیگا۔ اور جب اتنا غافل ہوجاے کہ پاس بیٹھنے والوں کا
کلام نہ سمجھے تو وضو ٹوٹ جائیگا ؎ چھٹے غش آنا بیہوش ہوجانا
جس طرح اور جس حالت میں ہو ؎ مسئلہ مرگی آنے سے وضو
ٹوٹ جائیگا ؎ ساتویں مجنون اور پاگل ہونا۔ مگر عقل مختل ہونیسے
وضو نہ ٹوٹیگا ؎ آٹھویں اسقدر نشہ ہونا کہ واہی تباہی باتیں بکے
چلنے میں اِدہر اُدہر میل گرے سیدہا نہ چل سکے خواہ کسی چیز کا نشہ ہو ؎
نویں بالغ آدمی کا جاگتے میں جانکر یا بہولے چوکے سے نماز پڑھتے
میں اتنے زور سے ہنسنا کہ ہنسی کی آواز خود اور اس کے آس پاس

Marfat.com

والے سنیں اگرچہ بعد التحیات قبل سلام ہو یا سجدۂ سہو میں ہو دیے مسئلہ
ہنسی کی آواز اگر آس پاس والے نہ سنیں گے وضو نہ جائیگا نماز جاتی
رہیگی اور جو خود ہنسی کی آواز نہ سنیگا تو نہ وضو جائیگا اور نہ نماز جسے
مسکرانا کہتے ہیں ج مسئلہ نابالغ کا نماز پڑھتے میں ہنسنے سے وضو
نہ جائیگا نماز جاتی رہیگی در مسئلہ نماز جنازہ اور سجدہ تلاوت خارج نماز
ہنسنے سے وضو نہ جائیگا نماز و سجدہ فاسد ہو جائیگا ج مسئلہ نماز میں
سوتے میں ہنسنے سے وضو نہ جائیگا نماز جائیگی ج مسئلہ نماز میں اسطرح
ہنسنے والے کو قبل وضو کرنیکے قرآن عظیم چھونا یا سجدہ تلاوت اور طواف
کرنا بھی جائز نہیں ہے رد مسئلہ امام بعد التحیات عمداً ہنسا یا اور کوئی فعل کیا
پھر مقتدی ہنسا تو وضو نہیں گیا۔ اور جو امام کے ہنسنے سے پہلے یا امام
کیساتھ ہنسا تو وضو جاتا رہا درر مسئلہ امام نے بقدر تشہد بیٹھنے کے
بعد کلام یا سلام کیا جب مقتدی ہنسا تو وہ وضو ٹوٹ گیا درر مسئلہ
نماز میں وضو ٹوٹا کرنیکو گیا تو مسح کرنا یاد نہیں رہا اور نماز کو کھڑے ہونیسے
پہلے ہنسا وضو ٹوٹ گیا اور جو بعد کھڑے ہونیکے ہنسا تو وضو نہیں ٹوٹا
مسئلہ نماز میں وضو ٹوٹا کرنیکو گیا واپسی میں ہنسا نماز جاتی رہی وضو
نہ گیا ج مسئلہ غسل کرکے نماز کو کھڑا ہوا اور ہنسا غسل نہ جائیگا غسل کا
وضو جائیگا اور پھر وضو کرنا ہوگا ج مسئلہ نماز میں بھولکر ہنسا وضو ٹوٹ
گیا ج مسئلہ مقتدی بعد التحیات ہنسے نہ امام تو مقتدیوں کا وضو

Marfat.com

ٹوٹ گیا اور نماز پوری ہو گئی نہ امام کی۔ اور جو پہلے مقتدی ہنسے پھر امام ہنسا یا دونوں ایک ساتھ ہنسے تو نماز سب کی ہو گئی اور وضو ٹوٹ گیا۔ اور جو مقتدی نے قبل سلام امام سلام پھیرا پھر ہنسا تو وضو نہ گیا۔ مسئلہ طلوع یا غروب کیوقت سوا عصر یوم فرض نماز پڑھتے میں ہنسنے سے وضو نہ ٹوٹیگا نفل نماز پڑھنے میں ہنسنے سے وضو ٹوٹ جائیگا۔ دسویں مردوں یا عورتوں یا مرد و عورت یا مرد لڑکا شہوت کیساتھ لپٹنا چپٹنا اور اپنی کھلی ہوئی شرمگاہوں کو آپس میں ملانا خواہ کچھ نکلے یا نہ نکلے۔ مسئلہ اگر مرد کا ذکر عورت کی فرج سے ملتے وقت کھڑا نہ تھا تو مرد کا وضو نہ جائیگا عورت کا جاتا رہیگا۔ مسئلہ غیر مشتہی لڑکی کی فرج سے مرد کا ذکر ملنے سے وضو نہ جائیگا۔ مسئلہ اگر مباشرت کیوقت کپڑا حائل ہو تو وضو نہ جائیگا جبتک کہ کچھ نہ نکلے۔ مسئلہ مردہ یا جانور یا بچہ کے مقام میں ذکر داخل کرنے سے وضو نہیں جاتا ہے جبتک کہ کچھ نکلے نہیں لیکن ذکر دھونا واجب ہوتا ہے۔ مسئلہ کسی عورت یا لڑکے کو چھونے یا پیشاب کے مقام کو ہاتھ لگانے سے وضو نہیں جاتا ہے لیکن وضو کرنا مستحب ہے۔ یونہی ذکر چھو کر ہاتھ دھونا مستحب ہے۔ یہ جو مشہور ہے کہ گھٹنا یا ستر عورت کھلنے یا اپنا یا کسیکا ستر عورت دیکھنے سے وضو جاتا رہتا ہے غلط ہے وضو نہیں جاتا ہے۔ البتہ بے ضرورت کسی کے ستر پر نگاہ ڈالنا

کسی کے سامنے برہنہ ہونا گناہ ہے مسئلہ وضو کرتے میں اگر کسی عضو کے دہونے میں شک واقع ہو اور شک واقع ہونیکی عادت نہ ہو تو اس عضو کو پہر سے دہوئیں۔ اور جو بعد وضو کے شک ہو یا شک کرنیکی عادت ہو تو نہ دہوئیں در۔

مسئلہ اگر کوئی عضو دہلنے سے رہگیا مگر یہ یاد نہیں کہ کونسا رہ گیا ہے تو بائیں پاؤں کو دہوئیں در۔

مسئلہ اگر وضو کرنیکا یقین اور ٹوٹنے کا شک ہو یا ٹوٹنے کا یقین اور کرنیکا شک ہو تو یقین پر عمل کرے۔ اور جو دونوں کا یقین ہو مگر شک اس میں ہو کہ پہلے وضو کیا تھا یا پہلے ٹوٹا تھا تو وہ باوضو ہے۔

بے وضو کے احکام بے وضو کو قرآن عظیم چھونا حرام ہے۔ اور زبانی یا بغیر ہاتھ لگائے دیکھکر پڑھنا جائز ہے۔ وضو میں جن اعضاء کو دہونا فرض نہیں ہے اُنسے بھی بے وضو کو قرآن عظیم چھونا جائز نہیں ہے بغیر وضو یا بدن پر نجاست لگے ہوئے آدمی کو مسجد میں جانا۔ اور دعا قنوت وغیرہ دعائیں پڑھنا اللہ تعالیٰ کا ذکر و وظیفہ کرنا مکروہ ہے۔ اور طواف کرنا حرام ہے۔ تنبیہ معذور آدمی کا وضو علاوہ ان چیزوں کے جن سے صحیح آدمی کا وضو ٹوٹتا ہے نماز کا وقت نکل جانے سے بھی وضو ٹوٹ جائیگا جسکا بیان ذیل میں لکھا جاتا ہے۔

معذور کے احکام جسکو پاخانہ پیشاب کی جگہ سے خون بہنے

پاخانہ پیشاب دہات منی رطوبت جاری رہنے ہوا نکلنے قطرہ آنے کی بیماری ہو یا زخم سے خون پیپ بہتا ہو آنکھ ناک کان ناف سے کسی بیماری کیوجہ سے پانی یا زرد آب نکلتا رہتا ہو نکسیر بواسیر کا عارضہ استحاضہ کی بیماری ہو اور وہ اسے نماز کیوقت میں کسی طرح اتنی دیر بھی نہ روک سکتا ہو کہ وضو کر کے اسوقت کے فرض پڑھ لے تو وہ شخص معذور ہے۔ اسکا حکم یہ ہے کہ وہ اسی حالت میں ہر نماز کیلئے نماز کا وقت آنیکے بعد وضو کر لے اور اس وضو سے اسوقت کے اندر فرض واجب سنت نفل قضا ادا جو نماز چاہے پڑھے جبتک اس نماز کا وقت باقی رہیگا اسکا وضو بھی باقی رہیگا۔ اگر اس درمیان میں سوا اس عارضہ کے کوئی اور وضو توڑنے والی چیز اس سے سرزد نہو اور جب اس نماز کا وقت نکل جائیگا اس کا وضو بھی ٹوٹ جائیگا درر و **مسئلہ** معذور کے لیے ابتدا میں عذر کا نماز کے پورے وقت میں اول سے آخر تک پایا جانا شرط ہے پھر نماز کے وقت میں کم از کم ایک بار پایا جانا کافی ہے جب نماز کے وقت میں ایکبار بھی نہ پایا جائے تو اب معذور نہیں رہا در مثلاً صبح صادق سے کسی کے خون پیپ بہنا شروع ہو اور طلوع آفتاب تک اتنی دیر کسیطرح بند نہ ہو سکے کہ وہ وضو کر کے صبح کے فرض پڑھ لے تو وہ معذور ہے اور جو اس درمیان میں اتنی دیر بند ہو جائے تو وہ معذور نہیں۔

پھر ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کے وقت میں کم از کم ایک بار آجانا
کافی ہے اور جب بالکل آنا بند ہو جائیگا تو معذور نہ رہیگا۔
مسئلہ نماز مفروضہ کے علاوہ مہمل وقت میں اول سے آخر تک عذر
پائے جانے سے معذور نہ ہوگا جبتک کہ اسکے بعد نماز مفروضہ کے
پورے وقت میں نہ پایا جائے مثلاً اگر کسی کے طلوع کے بعد سے
زوال تک خون جاری رہا تو وہ معذور نہ ہوگا جبتک کہ زوال کے
بعد سے ظہر کا وقت ختم ہونے تک جاری نہ رہے۔ یونہی طلوع
سے زوال تک معذور کا عذر بند رہنے سے وہ غیر معذور نہ ہوگا۔
جب تک کہ ظہر کے پورے وقت میں بند نہ رہے (رد) مسئلہ نماز
کے وقت میں ذرا دیر عذر کا رک جانا کہ جس میں وضو کر کے نماز نہ پڑھ سکے
معتبر نہیں ہے (رد) مسئلہ وضو کرتے یا نماز پڑھتے میں عذر جاتا رہا اور
دوسری نماز کے آخیر وقت تک نہ پایا گیا تو اس نماز کو لوٹے (رد) مسئلہ
نماز کا وقت داخل ہونیکے بعد عذر پیدا ہوا تو اخیر وقت تک بند ہونیکا
انتظار کرے اگر بند نہو تو اسی حالت میں وضو کر کے نماز پڑھے پھر اگر وہ
دوسرے وقت بند ہو جائے تو اسوقت کی نماز کو لوٹائے اور جو بند نہو
نماز کے پورے وقت کو گھیرے تو نہ لوٹائے (رد) اور جو سلام پھیرنیکے
بعد یا سلام پھیرنے سے پہلے بند ہو جائے تو نماز نہ لوٹائے (رد) مسئلہ
معذور کو نماز کا وقت آنے سے پہلے وضو کرنا اور اس وضو سے نماز پڑھنا

صحیح نہیں ہے در مثلاً عصر کا وقت ہونے سے پہلے وضو کیا اس سے
عصر کی نماز پڑھنا صحیح نہیں ہے مسئلہ جس وقت کی نماز کے لیے وضو کیا
ہو اس سے دوسرے وقت کی ادا نماز پڑھنا صحیح نہیں ہے مثلاً ظہر کی
نماز کے لیے وضو کیا تھا اس سے عصر کی ادا نماز پڑھنا صحیح نہیں ہے دردرد
مسئلہ معذور کا وضو وقت کے اندر اس کے عذر کے سوا دوسرا ناقض
وضو پائے جانے سے بھی جاتا رہیگا مثلاً کسیکو قطرہ کا عارضہ تھا اس نے
اسی حالت میں وضو کیا بعد وضو کہیں خون نکل آیا یا ہوا خارج ہوئی تو
اُسکا وضو ٹوٹ گیا پھر سے وضو کر کے نماز پڑھے در مسئلہ معذور نے
پاخانہ یا پیشاب آنے یا ہوا خارج ہونے خون نکلنے کی وجہ سے وضو کیا
تھا بعد وضو اسکا عارضہ جاری ہوا وضو جاتا رہا در مثلاً کسیکو خون بہنے کا
عارضہ تھا وہ وقت وضو بند تھا پاخانہ پیشاب آنے یا ہوا خارج ہونے
کیوجہ سے وضو کیا بعد وضو خون جاری ہوا وضو جاتا رہا پھر سے وضو کر کے
نماز پڑھے مسئلہ اگر معذور نے اوقات نماز کے علاوہ مہمل وقت میں
وضو کیا تھا مثلاً بعد طلوع قبل زوال وضو کیا کہ وہ وقت کسی نماز کا نہیں
ہے تہیں ہے تو اسکا وضو ظہر کا وقت رہنے تک رہیگا جب ظہر کا وقت
نکل جائیگا تو اُسکا وضو بھی جاتا رہیگا در مسئلہ معذور نے عارضہ بند ہونیکو
وقت وضو کیا اور نماز کا وقت ختم ہو جانیکے بعد تک اسکا عارضہ بند رہا
تو اسکا وضو نہ جائیگا جبتک کہ اسکا عارضہ جاری نہو یا کوئی اور ناقض

وضو نہ پایا جائے در مسئلہ معذور نے وقت کے اندر بے ضرورت
وضو کیا اور وضو کرتے وقت عذر بند تھا بعد کو جاری ہوا وضو ٹوٹ گیا
ع مسئلہ کسی کے بدن پر کئی زخم یا چند چھالے یا چیچک کے دانے تھے
ان میں سے ایک میں خون یا پیپ یا پانی بہتا تھا اسکی وجہ سے
وضو کیا تھا بعد وضو دوسرا بہنے لگا وضو ٹوٹ گیا۔ یا ناک کے ایک
نتھنے سے خون جاری تھا اس لیے وضو کیا تھا بعد وضو دوسرے
نتھنے سے خون جاری ہوا وضو ٹوٹ گیا در مسئلہ معذور کے عذر
کے ساتھ دوسرا ناقض وضو پایا جائے تو دونوں کے لیے ایک ہی
وضو کافی ہے۔ مثلاً خون جاری تھا کہ ہوا بھی خارج ہوئی تو دونوں
کے لیے ایک وضو کرلے ر مسئلہ اگر معذور کے کپڑے پر درم بھر سے
زیادہ نجاست بار بار لگ جاتی ہو اتنی مہلت نہ ملتی ہو کہ وہ کپڑا پاک
کرکے نماز پڑھ لے تو وہ بغیر کپڑا دھوئے نماز پڑھے اور جو اتنی دیر کی مہلت
ملتی ہو کہ وہ کپڑا پاک کرکے نماز پڑھ لے اور اس اثنار میں کپڑا نجس نہو
تو بغیر کپڑا دھوئے نماز پڑھنا جائز نہیں در مسئلہ معذور کو جسطرح ممکن ہو
عذر دور کرنا یا کم کرنا واجب ہے مثلاً زخم پر پٹی باندھنے پاخانہ پیشاب کیجگہ
گدی رکھنے لنگوٹ باندھنے سے اگر خون پیپ بہنا پیشاب نکلنا قطرہ
آنا بند ہو جائے یا کم ہو جائے تو گدی رکھکر پٹی لنگوٹ باندھکر نماز پڑھے
یا کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے زیادہ اور بیٹھکر پڑھنے سے کم آتا ہو تو بیٹھکر

پڑھے رکوع اور سجدہ کرنے سے زیادہ آتا ہو تو کھڑے ہو کر یا
جھکر اشارہ سے پڑھے غرضکہ جس طریقہ سے عذر میں کمی ہو وہی
طریقہ اختیار کرے اگر کسی طریقہ سے عذر بند کرکے نماز پڑھ سکیگا
تو وہ معذور نہ ہوگا اور کم ہو جانے میں معذور رہیگا درر **مسئلہ** اگر
استحاضہ والی عورت کا خون گدی رکھنے لنگوٹ باندھنے سے رُک
جاتا ہو تو وہ بھی گدی رکھکر لنگوٹ باندھکر نماز پڑھے لیکن وہ ہر حال میں
معذور رہیگی ع

غسل کا بیان

غسل سر سے پاؤں تک تمام بدن دہونے پاک کرنیکو کہتے ہیں۔ پس
جب غسل کرنا ہو تو پاک ہونیکی نیت سے بسم اللہ کہکر اس طرح غسل کریں
پہلے پاخانہ پیشاب کی جگہ دہوئیں استنجا کریں اگرچہ اسپر کوئی نجاست
لگی ہو اور جو بدن پر کہیں نجاست لگی ہو تو اسے بھی دہوئیں پھر پورا
وضو کریں اور سوا اسکے کہ اگر پانی جمع ہونیکی جگہ کھڑے ہوں تو پاؤں بعد
دہوئیں۔ پھر مونھ بھر پانی لیکر کلی غرارہ کریں اور حلق کی جڑ تک پانی پہنچ
جائے پھر ناک میں پانی ڈالکر جڑ تک چڑھائیں مگر روزہ میں حلق اور
ناک کی جڑ تک پانی نہ چڑھائیں کہ کہیں حلق کے نیچے نہ اتر جائے۔ اور
دماغ کو نہ چڑھ جائے اور روزہ فاسد ہو پھر تین بار سر سے پاؤں تک تمام

بدن پر اسطرح پانی بہائیں کہ بدن کی کوئی جگہ کوئی بال کوئی رونگٹا
بھی سوکھا نرہے ورنہ غسل نہوگا۔ اور پہلی بار پانی ڈالکر بدن کو ملیں
باقی دو بارہ پانی ڈالیں اور ہر بار سیدھے جانب سے ابتدا کریں یعنی
سیدھے کاندھے پر پھر اُلٹے کاندھے پہ پھر سر پہ پانی ڈالیں اس
بعض باتیں فرض ہیں اور بعض سنت و مستحب اور ادب ہیں جنہیں
جُدا جُدا بیان کرتے ہیں

غسل کے فرائض

غسل سے سر پاؤں تک تمام بدن دھو
کو کہتے ہیں۔ غسل میں تین باتیں فرض ہیں اول کلی غرارہ کرنا اس طرح
کہ موتھ کے ہر گوشہ پرزہ میں حلق کی جڑ تک پانی پہنچ جائے در۔ اگر
میں کوئی ایسی سخت چیز جمی یا دانتون کے خلے میں پھنسی ہو جسکے اندر
نہ جا سکے اُسے چھڑا کر نکالکر کلی کرنا فرض ہے در۔ لیکن اگر اس چیز
چھڑانے میں کوئی حرج و نقصان ہو جیسے پان کھانیوالوں کے
کی جڑوں میں کتھے چونے کی ریخیں عورتون کے دانتوں میں مسی کی
ہلتے یا اکھڑے ہوئے دانت تار یا کسی مسالہ سے جمائے) تو معاف ہے
نیچے بغیر پانی پہنچے بھی غسل ہو جائیگا۔ مسئلہ اگر بجائے کلی غرارہ
موتھ بھر بھر کر پانی پی لیا تو بھی کافی ہے در لیکن نہ پینا بہتر وافضل
ج دوم ناک میں پانی ڈالنا اسطرح سے کہ ناک کی جڑ تک چڑھ
اس میں ذراسی جگہ بھی بے پانی پہنچے نہ رہے در۔ اگر ناک کے

وغیرہ کوئی ایسی چیز جم کر خشک ہوگئی ہو جسکے نیچے بے چھٹائے پانی
واسے چھٹا کر پانی ڈالنا فرض ہے ورنہ غسل نہوگا در دسوم سر سے
تک تمام بدن پر اسطرح پانی بہانا کہ جسم کا کوئی گوشہ یا ذرہ رونگٹا
بغیر بلا حرج پانی بہانا ممکن ہو خشک نہ رہے۔ اگر جسم کا کوئی رونگٹا
بال کوئی جگہ ذراسی بھی سوکھی رہجائیگی غسل نہوگا۔ لہذا غسل میں نہایت
ط کیجائے اور ہر جگہ ہر بال پر خیال سے پانی بہایا جائے کہ اکثر جلدی
بے خیالی میں بعض جگہ پانی نہیں پہنچتا ہے در مسئلہ کان باہر سے سوراخ تک
فرض ہیں در مسئلہ ان ٹھڈی کی لپٹی ہوئی کھال پانی ڈالکر دہونا فرض ہے در مسئلہ بھوؤں اور موچھونکو
اور انکے نیچے کی جلد دہونا فرض ہے در مسئلہ داڑہی اور کے بال اور
نیچے کی جلد دہونا فرض ہے در مسئلہ عورتوں کو اپنے پیشاب کیجگہ
باہر کے حصہ کو دہونا فرض ہے اندر کے حصہ کو دہونا فرض نہیں ہے در
مسئلہ کان وناک کے بند سوراخ کو اور آنکھوں کو اندر سے دہونا
نہیں ہے در اور جو سوراخ بند نہو اس میں پانی ڈالنے سے داخل ہوتا
ڈالنے غفلت کرنے سے داخل نہوتا ہو تو اس میں پانی ڈالنا
وری ہے در مسئلہ جس کا ختنہ نہوا ہو اُسکے ذکر کی کھال اگر بلا تکلیف
انی سے اوپر کو چڑھ جاتی ہو تو اُسے کھال چڑھاکر ذکر کا سر دہونا فرض
ورنہ نہیں در مسئلہ عورتوں کو اپنے کان وناک کے
ے ہوئے سوراخوں میں پانی ڈالنا فرض ہے گر اُن میں پانی ڈالنے کیلئے

کوئی لکڑی یا سینک ڈالنا ضروری نہیں۔ مسئلہ عورتوں کو کھلے ہوئے بال دھونا اور گندھے ہوئے بالوں کی جڑوں میں پانی پہنچانا فرض ہے انھیں کھولکر دھونا فرض نہیں ہے اور جو بے کھلے انکی جڑوں میں پانی نہ پہنچے تو انھیں کھولکر دھونا فرض ہے۔ مسئلہ مردوں کو گندھے ہوئے بال کھولکر دھونا فرض ہے۔ مسئلہ گرہ پڑا ہوا بال گرہ کھولکر دھونا فرض نہیں۔ مسئلہ انگوٹھی چھلے وغیرہ تنگ زیوروں کو اتار کر نہانا یا انکے نیچے ہلا کر پانی بہانا فرض ہے۔ مسئلہ عورت کو اگر سر دھونا بھگونا نقصان دیتا ہو تو سر چھوڑ کر غسل کرے اور سر پر مسح کرے اور بعد صحت سر دھوئے۔ مسئلہ اگر بدن پر کسی جگہ کوئی سخت چیز جمی کہ اسکے نیچے پانی نہ جا سکے تو اسے چھڑا کر اتنی جگہ کو دھونا ضروری ہے اگر جس چیز کی عموماً یا خصوصاً ضرورت رہتی ہے اور اسکی نگہداشت اور میں حرج و دقت ہو اسکا بدن پر لگا رہنا اور اسکے نیچے پانی نہ پہنچنا مانع غسل نہیں جسکا مفصل مسئلہ وضو میں گذرا وہاں دیکھا جائے۔ مسئلہ اگر کسی کو نہانے یا بدن پاک کرنے کی ضرورت ہو اور اور چاروں طرف آدمی ہوں کہیں ننگا ہو کر نہانے یا بدن پاک کرنے کی جگہ نہ ہو اور نہ کوئی باندھنے یا پردہ کرنے کو کپڑا ہو تو ننگا ہو کر نہ نہائے اور نہ بدن پاک کرے تیمم کر کے ناپاک بدن سے نماز پڑھ لے مرد ہو یا عورت اور وہ آدمی مرد ہوں یا عورتیں اور اس نماز کو پھر

مسئلہ غسل میں کلی کرنا یا ناک میں پانی ڈالنا یاد نہ رہا یا کوئی اور جگہ خشک رہ گئی اور نماز پڑھنے کے بعد یاد ہوئی تو اگر وہ نماز نفل تھی تو پھر سے پڑھنے کی حاجت نہیں ہے اور جو وہ فرض یا واجب اور سنت موکدہ تھی تو پھر سے پڑھنا واجب ہے در۔

غسل کی سنتیں پاک ہونے عبادت الٰہی کرنے کی نیت سے غسل کرنا۔ بسم اللہ پڑھکر غسل کرنا۔ لیکن اگر غسل خانہ میں ننگا نہانا ہو تو زبان سے نیت نہ کریں اور نہ بسم اللہ کہیں دل سے نیت و بسم اللہ کہیں۔ پہلے دونوں ہاتھوں کو پہنچوں تک دہونا۔ پھر استنجا کرنا اگرچہ کچھ لگا نہو۔ اور بدن پر سے لگی ہوئی نجاست دہونا در پھر پورا وضو کرنا در لیکن اگر کھڑے ہونیکی جگہ غسل کا پانی جمع ہوجاتا ہو تو پاؤں بعد کو دہوئے ہدایہ۔ پھر سر سے پاؤں تک تمام بدن پر تین بار پانی بہانا در اسطرح سے کہ پہلے سیدھے کندھے پر پھر بائیں پر پھر سر پر مع باقی بدن کے پانی بہائیں اور پہلی بار بدن پر پانی ڈالکر ملیں در اور ہر بار اسطرح اور اسقدر پانی ڈالیں کہ تمام بدن پر بہجائے ورنہ سنت ادا نہوگی رد مسئلہ بہتے دریا حوض تالاب دہ دردہ میں کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کے بعد بقدر غسل ٹھہرنے غوطہ لگانے پانیکو حرکت دینے بھی غسل مع سنتوں کے ادا ہوجائیگا در رد مسئلہ غسل کرتے میں

غسل کا پانی اعضا پر سے برتن میں ٹپکا تو اگر وہ تھوڑا سا ہو تو برتن کا پانی خراب نہو گا۔ اور جو وہ برتن کے پانی سے زیادہ یا برابر ہو تو برتن کا پانی خراب ہو جائیگا غسل کے قابل نہ رہیگا ج یونہی بغیر دہلا ہاتھ یا انگلی یا پورا یا ناخن غسل کرنے والے کا اس میں دوب جائیگا تو سب پانی خراب ہو جائیگا۔ **مسئلہ** غسل میں ایک عضو کے ٹپکتے ہوئے پانی سے دوسرے عضو کو دہونا تر کرنا جائز ہے در

غسل کے آداب و مستحبات

ننگے ہو کر قبلہ رُخ نہ نہائیں اور جو کپڑا بندھا ہو تو مضائقہ نہیں رد۔ نہاتے میں باتیں نہ کریں اور نہ کوئی دعا درود اور کلمہ پڑہیں رد۔ عورتوں میں جو یہ مشہور ہے کہ نہاتے میں جبتک کلمہ نہ پڑھا جائیگا غسل نہ ہوگا پاکی نہ آئیگی غلط ہے۔ ننگے ہو کر نہ نہائیں اگرچہ بند مکان خالی جگہ میں نہاتے ہوں ط عورتیں بیٹھکر نہائیں۔ حاجت سے زیادہ پانی صرف نہ کریں اونچی جگہ کھڑے ہو کر نہائیں۔ نماز کیوقت سے پہلے نہائیں کہ نماز قضا نہو اور نہا کر بدن رومال وغیرہ سے خشک کریں ۶ اور نہانے میں بیوجہ دیر نہ کریں کہ جتنی دیر ناپاک رہینگے انکے پاس رحمت کے فرشتہ نہ آئینگے اگرچہ دیر کر کے نہانے میں گناہ نہو گا لیکن اتنی دیر کہ نماز فوت ہو جائے گناہ ہے اور رمضان میں بہتر یہ ہے کہ صبح صادق سے پہلے نہالے تاکہ پورا روزہ پاکی کی حالت میں ہو اور اگر کسی وجہ سے نہ نہا سکے تو کلی غرارہ کر لے اور

ناک میں جڑ تک پانی ضرور ڈال لے کہ بعد صبح صادق یہ نہو سکیگا۔
غسل کی ضرورت ہو تو چپکے سے نہائیں اپنے نہانیکو لوگوں پر ظاہر
نہ کریں صبح تڑکے تڑکے اٹھکر حمام کو نہ جائیں کہ لوگو اس اظہار ہوگا۔
مسلمان مردہ کو جو خنثیٰ مشکل نہو غسل دینا واجب کفایہ ہے در۔
ناپاک کافر و کافرہ کو بعد اسلام غسل کرنا فرض ہے خواہ ناپاکی اس کی
جنابت کی ہو یا حیض ونفاس کی اگرچہ اسلام لانے سے پہلے حیض
ونفاس بند ہوچکا ہو در جسکا بالغ ہونا منی نکلنے یا حیض آنے سے
معلوم ہو یا جسکو بچہ پیدا ہونیکے بعد خون نہ آئے۔ یا کافرہ حائضہ
مسلمان ہو۔ یا بدن پر نجاست لگ کر نامعلوم ہوگئی ہو تو اسپر غسل
واجب ہے۔ حج وعمرہ کا احرام باندھنے۔ اور عرفات میں ٹھہرنے
اور نماز جمعہ وعیدین پڑھنے کے لیئے غسل کرنا سنت ہے۔ لیکن
جہانتک ممکن ہو ایسے وقت نہائے کہ غسل کے وضو سے نماز جمعہ
وعیدین پڑھے۔ بعد نماز جمعہ وعیدین غسل کرنا معتبر نہیں ہے۔ در
جب لڑکا لڑکی بغیر انزال وحمل سن بلوغ کو پہنچیں یعنی پندرہ برس کے
ہوجائیں تو انھیں نہانا مندوب ہے یونہی کافر و کافرہ کو اسلام لانے
اور مجنون کو اچھا ہونے۔ اور بیہوش کو ہوش میں آنے۔ اور نشہ پیئے
ہوئے کو نشہ اترنے۔ اور پہری سینگی لگوانے۔ اور میت کو نہلانے۔
اور استحاضہ بند ہونیکے بعد اور شب براۃ۔ اور شب عرفہ۔ اور شب قدر کو

اور حاجی کو مکہ میں داخل ہوتے وقت طواف زیارت کے لیئے۔ اور دسویں تاریخ کی صبح کو مزدلفہ میں ٹھہرتے وقت اور دسویں تاریخ منٰی میں داخل ہوتے وقت رمی کے لیئے اور یونہی باقی جمار کی رمی کے لیئے۔ اور نماز کسوف و خسوف و استسقا کے لیے۔ اور گھبراہٹ کے وقت اور دن میں اندھیرا ہو جانیکے وقت۔ اور کسی جلسہ اور آدمیوں کے مجمع میں جانے اور نیا کپڑا پہننے۔ اور بعد احتلام جماع کرنے اور مدینہ منورہ میں داخل ہونے اور قتل ہونے پھانسی پر چڑھنے اور گناہوں سے توبہ کرنے کیلیئے۔ اور سفر سے پھر کر۔ اور تیز ہوا چلنے اور بدن پر نجاست نامعلوم لگی ہونے پر غسل کرنا مندوب و مستحب ہے در **تنبیہ** اگر غسل فرض و واجب اور مسنون و مستحب جمع ہو جائیں مثلاً عید و جمعہ اور جنابت وغیرہ ایک روز واقع ہو تو سب کیلیئے ایک ہی بار نہانا کافی ہے جدا جدا نہانے کی ضرورت نہیں ہے لیکن سب کی نیت سے غسل کرنا چاہیئے کہ سب کا ثواب ملے رد **مسئلہ** جو عورت جنب ہو پھر اُسے حیض آئے یا حائضہ ہو اور احتلام ہو جائے یا جمع کرائے تو اسے اختیار ہے چاہے اب نہائے یا بعد انقطاع حیض نہائے اور نماز کے وقت تک اسے غسل مؤخر کرنا جائز ہے غنیہ۔

غسل واجب کرنیوالی چیزیں

پانچ چیزوں سے غسل واجب

ہوتا ہے۔ اول سوتے یا جاگتے میں شہوت کیساتھ مرد یا
عورت کے پیشاب کی جگہ سے منی نکلنا مسئلہ بے شہوت منی
نکلنے سے غسل واجب نہوگا جیسے کسی کے بوجھ اوٹھانے یا پیٹھ پر
چوٹ لگنے سے منی نکلے یا منی نکلنے کی بیماری ہو رد مسئلہ خصیہ کے
زخم وناسور سے شہوت کیساتھ منی نکلنے سے غسل واجب ہوگا رد
مسئلہ ذکر یا فرج کے داخلی حصہ میں منی رک رہنے سے غسل واجب
نہوگا رد مسئلہ شہوت کیوقت پیشاب کا مقام داب لیا منی
رک گئی شہوت جاتی رہی پھر چھوڑا تو منی نکلی غسل واجب ہوگا خا
مسئلہ نہانے یا سونے یا پیشاب پھرنے یا چالیس قدم چلنے
سے پہلے مرد کے باقی منی نکلی دوبارہ غسل واجب ہوگا نماز لوٹانا
واجب نہوگا۔ اور جو سونے یا چلنے پھرنے یا پیشاب پھرنیکے بعد
نکلے تو دوبارہ غسل واجب نہوگا اگر ذکر بیٹھ گیا ہو اور جو کھڑا ہو تو پھر
نہانا واجب ہوگا در مسئلہ نہانے کے بعد اگر عورت کے باقی منی
نکلے اور وہ یقیناً اس کی ہو تو اسپر نہانا واجب ہے نماز لوٹانا واجب
نہیں در اور جو اس کی نہو مرد کی اس کے مقام سے نکلی ہو تو غسل واجب
نہیں ہے در اور جو عورت کی منی ہونے میں شک ہو تو بھی غسل واجب
نہیں ہے مگر احتیاطاً غسل کرلے رد اور پہچان یہ ہے کہ عورت کی منی زردی
مائل ہوتی ہے اور مرد کی سفید رد دوسرے مرد کے ذکر کا سر عورت کے

پیشاب یا پاخانہ یا مرد کے پاخانہ کیجگہ داخل ہونا۔ اور جو سر کٹا ہو تو سر کی مقدار کٹے ہوئے میں سے داخل ہونا خواہ منی کیکے نکلے یا نہ نکلے دونوں پر غسل واجب ہوگا **مسئلہ** نابالغہ لڑکی یا پاگل عورت کے مقام میں عاقل بالغ مرد نے اپنا ذکر داخل کیا یا عاقلہ بالغہ عورت نے اپنے مقام میں نابالغ لڑکے یا پاگل آدمی کا ذکر داخل کیا تو عاقل بالغ پر غسل واجب ہوگا اگرچہ انزال نہو نابالغ پر نہوگا۔ لیکن اسکو بے غسل نماز پڑھنے سے منع کیا جائے۔ دررد **مسئلہ** مردہ عورت یا مرد یا جانور یا زندہ جانور کی پاخانہ یا پیشاب کی جگہ ذکر داخل کرنے یا مرے ہوئے مرد یا جانور یا زندہ جانور کا ذکر اپنے پیشاب یا پاخانہ کی جگہ داخل کرنے سے غسل واجب نہوگا جبتک کہ منی نہ نکلے در **مسئلہ** خنثیٰ مشکل یا بچہ کا ذکر یا لکڑی یا چمڑہ بار بر کا بنا ہوا ذکر یا انگلی پاخانہ یا پیشاب کی جگہ داخل کرنے سے غسل واجب نہوگا۔ در **مسئلہ** اپنی پاخانہ کیجگہ اپنا ذکر داخل کرنے سے غسل واجب نہوگا جبتک کہ منی نہ نکلے دررد **مسئلہ** ایسی چھوٹی لڑکی سے جسکی پاخانہ اور پیشاب کیجگہ وطی کرنے سے ایک ہو جائے وطی کرنے سے غسل واجب نہوگا جبتک کہ انزال نہو اور جو اس کی پاخانہ پیشاب کی جگہ وطی کرنے سے ایک نہو تو غسل واجب ہوگا رد **مسئلہ** عاقلہ بالغہ عورت نے اگر مشتہی لڑکے کا ذکر اپنی پیشاب کی جگہ داخل کیا تو اسپر غسل واجب ہے ورنہ نہیں **مسئلہ** اگرچہ کنواری لڑکی سے کسی نے وطی کی مگر اسکی

بکارت زائل نہوئی تو اسپر غسل واجب نہیں ہے جبتک کہ حمل ظاہر
نہو رد مسئلہ بوڑہی عورت سے جسکی شہوت بالکل جاتی رہی ہو وطی
کرنے سے غسل واجب ہوگا رد مسئلہ حلق لگانے سے غسل واجب
نہوگا جبتک کہ منی نہ نکلے رد مسئلہ مرد نے اپنی منی عورت کے مقام
میں کسی طرح بلا دخول ڈالی تو عورت پر غسل واجب نہیں ہے جبتک کہ
حمل نہ رہے ج مسئلہ اگر کوئی جن مرد کی یا جنیہ عورت کی شکل بنکر
آئے اور کوئی مرد یا عورت اس سے آدمی سمجھکر صحبت کرے یا کرائے
اور صحبت کرتے میں اُسکا جن ہونا معلوم نہو اور نہ اس سے کوئی
غیر جنسیت کی بات ظاہر ہو جسطرح آدمی صحبت کرتے کراتے ہیں
اسیطرح اس نے صحبت کی کرائی تو غسل واجب ہوگا خواہ منی نکلے
یا نہ نکلے۔ اور بعد کا جن ہونا اس کی حرکات وغیرہ سے معلوم ہو جائے
تو بغیر منی نکلے صرف دخول سے غسل واجب نہوگا رد مسئلہ اگر کسی
عورت کو جاگتے میں کوئی جن وغیرہ صحبت کرتا معلوم ہو مگر دکھائی
نہ دے تو انزال ہونے سے غسل واجب ہوگا ورنہ نہوگا رد مسئلہ جسکے
ذکر اور فرج دونوں ہوں اور وہ اپنا ذکر کسی عورت کے فرج میں یا
کسی مرد کا ذکر اپنی فرج میں داخل کرے تو کسی پر غسل واجب نہوگا
جبتک کہ منی نہ نکلے در رد مسئلہ اگر کوئی اپنے ذکر پر کپڑا لپیٹ کر
کسی عورت کے پاخانہ یا پیشاب کی جگہ داخل کرے اور لذت و مزہ

آئے تو غسل واجب ہو گا اور جو لذّت وغیرہ نہ آئے تو صحیح تر مذہب
میں غسل واجب نہیں ہے احتیاط کرلے در تیسرے احتلام
یعنی سوتے میں منی نکلنا۔ احتلام مردوں کو بھی ہوتا ہے اور عورتوں
کو بھی ہوتا ہے۔ مگر عورتوں کو بہ نسبت مردوں کے کم ہوتا ہے مسئلہ
سو کر اٹھا تو کپڑا یا بدن بھیگا ہوا پایا اور وہ اسکے نزدیک منی ہے تو غسل
ہے خواہ احتلام ہونا یاد ہو یا نہو۔ اور جو وہ اسکے نزدیک منی نہیں
ہے مذی ہے یا اسکے مذی و منی ہونے میں شک ہے مگر احتلام
ہونا یاد ہے تو بھی غسل واجب ہے۔ اور جو مذی و منی ہونے میں
شک ہو اور احتلام ہونا یاد نہو تو بھی احتیاطاً غسل واجب ہے۔ اور جو
وہ اسکے نزدیک مذی ہے یا مذی و ودی ہونے میں شک ہے اور احتلام
ہونا یاد نہیں ہے تو غسل واجب نہیں ہے درر مسئلہ سو کر اٹھا
اور احتلام ہونا یاد ہے مگر بدن یا کپڑے پر تری نہیں ہے تو غسل واجب
نہیں ہے رد مسئلہ سو کر اٹھا تو سوراخ ذکر میں تری پائی اور یہ نہیں
جانتا کہ یہ منی ہے یا مذی اور احتلام ہونا بھی یاد نہیں تو اگر سونے سے
پہلے ذکر کھڑا تھا اور کھڑے کھڑے یا بیٹھے بیٹھے سویا تھا تو اسپر غسل
واجب نہیں ہے۔ اور جو وہ لیٹ کر سویا ہو یا سونے سے پہلے ذکر
کھڑا نہو یا وہ اسکے نزدیک منی ہے تو اسپر غسل واجب ہے غنیہ مسئلہ
رات کو احتلام ہوا صبح کو اٹھا تو تری نہ پائی وضو کرکے صبح کی نماز پڑھے

پھر منی نکلی تو غسل واجب ہے نماز لوٹانا واجب نہیں۔ اور جو نماز پڑھنے میں
احتلام ہوا اور نماز ختم کرنے کے بعد منی نکلے تو غسل کرنا اور نماز لوٹانا واجب
ہے ؏ مسئلہ عورت کو احتلام ہوا مگر منی فرج کے باہر کے حصہ تک
نکلکر نہ آئی تو غسل واجب نہیں ہے ؏ مسئلہ مرد عورت ایک بچھونے پر
سو رہے تھے جب جاگے تو بچھونے پر منی دیکھی اور احتلام ہونا کسی کو
یاد نہیں ہے تو اگر انسے پہلے اس بچھونے پر کوئی سویا بھی نہ تھا اور منی سے
بھی تمیز نہیں ہوتا ہے کہ عورت کی ہے یا مرد کی تو دونوں پر غسل واجب
ہے اور جو دونوں میں کسیکو احتلام ہونا یاد ہو تو اسی پر غسل واجب ہے
دوسرے پر واجب نہیں ہے اور جو انسے پہلے اس بچھونے پر کوئی سویا ہو
اور منی خشک ہو تو ان دونون پر غسل واجب نہین ہے۔ اور جو
مرد و عورت کی منی کی پہچان ہو سکے تو پہچان سے جسکی ثابت ہوگی
اسی پر غسل واجب ہوگا دوسرے پر واجب نہو گا۔ یہی حکم دو مرد
یا دو عورتون کا ایک بچھونے پر سونے اور جاگنے کے بعد بستر پر منی
دیکھنے کا ہے ؏ مسئلہ مجنون نے بعد افاقہ اور بیہوش نے ہوش
میں آکر اور نشہ پی ہوئے نے نشہ اترنے کے بعد منی دیکھی تو غسل
واجب ہے۔ اور جو بدن یا کپڑے پر تری پائی تو غسل واجب نہیں
ہے ؏ چوتھے حیض بند ہونا یعنی جو خون جوان عورتون کو ہر مہینہ
بغیر بیماری کے رحم سے آتا ہے اس کے بند ہوتے ہی نہانا واجب ہے

رد تنبیہ جب حضرت حوائے نے جو تمام آدمیوں کی ماں ہیں شیطان
کے بہکانے سے جنت میں گیہوں کا درخت کھایا تو اللہ تعالیٰ
کے حکم سے انہیں رحم سے خون آنے لگا جو ابتک انکی لڑکیوں
میں چلا آتا ہے اور قیامت تک آتا رہیگا درد حیض جب فرج داخل
کے باہر آئیگا تو حیض کا حکم ہوگا فرج داخل کے اندر رہنے سے
حیض کا حکم نہوگا درد حیض سے پہلے پندرہ روز یا اس سے زیادہ
پاک رہنا اور حیض کا تین روز سے کم نہونا شرط ہے تو جس کو تین روز
سے کم حیض آئے یا حیض آنے سے پہلے وہ پندرہ روز پاک نرہی ہو
تو وہ حیض نہیں ہے درد حیض نو سال کے بعد آتا ہے اور [۲۵] پچیس برس
کے بعد بند ہوجاتا ہے درد حیض حالت حمل میں اور دودھ پلانے کے
دنوں میں نہیں آتا ہے حیض کی مدت کم سے کم تین دن ورات ہے
اور زیادہ سے زیادہ دس دن ورات ہے درد اس درمیان میں جس
عورت کو جے روز خون آنیکی عادت ہوجائے وہی اسکے حیض کے دن
مقرر رہیں گے اور ایک دن رات سورج چھپنے سے شروع اور دوسرے
روز سورج چھپنے پر ختم ہوگا اور جسکو اس کے درمیان میں خون آئے وہ
خون آنیکے وقت سے پورے [۲۴] چوبیس گھنٹہ شمار کرے تو ایکدن درد
ہوجائیگا۔ حیض کے دنوں میں ہر وقت خون جاری رہنا شرط نہیں ہے
صرف اول و آخر آنا شرط ہے درمیان میں چاہے تھم تھم کر آئے یا نہ آئے

ں جس کو نو برس سے پہلے یا تین دن و رات سے ذرا دیر بھی کم خون
ئے وہ حیض نہیں ہے استحاضہ ہے ۔ در یونہی جسکو پہلی بار دس دن و رات
سے زیادہ خون آئے تو یہ زیادہ حیض نہیں ۔ یونہی عادت مقررہ سے زیادہ
خون آئے اور دس دن رات سے بڑھ جائے تو یہ عادت سے زیادہ
یض نہیں ہے اور جو عادت سے زیادہ حیض آئے مگر دس روز سے زیادہ
بڑھے تو وہ حیض ہے اگر اسکے بعد پورے پندرہ روز پاک رہے مثلاً کسی کو
نچ روز خون آنیکی عادت تھی اور چھ روز آیا تو یہ سب حیض ہے اگر اسکے
بعد پندرہ روز پاک رہی پھر دوسرا حیض آئے ورنہ پانچ روز موافق عادت
کے حیض ہوگا اور چھٹا روز استحاضہ ہوگا اور اُس روز جو نماز نہ پڑھی ہوگی
اس کی قضا لازم ہوگی رد ۔ یونہی حالت حمل میں بچہ پیدا ہونیسے پہلے
یا ذرا سا بچہ نکلنے کے بعد یا پچپن برس کے بعد جو خون آئے وہ حیض
نہیں ہے استحاضہ ہے در مسئلہ جو عورت پچپن برس کی ہو جائے اور
اسے موافق عادت کے خون آتا ہو وہ حیض ہے رد مسئلہ جس عورت کو
پچپن برس پر خون بند ہو جانے کے بعد خالص خون آئے یا جوانی میں
جس رنگ کا آیا کرتا تھا اس رنگ کا آئے تو حیض ہے ۔ اور جو خالص
خون یا جوانی کے رنگ کا نہ آئے تو حیض نہیں ہے استحاضہ ہے در رد
مسئلہ جس کو پہلی بار خون آئے وہ خون دیکھتے ہی نماز روزہ چھوڑ دے
اور جبتک کہ اسکے حال کا یقین نہو جائے مرد اسکے پاس نجائے اور یونہی

عادت والی عورت کو اگر عادت سے زیادہ خون آئے تو اس میں نماز روزہ نہ پڑھے اور جب وہ دس روز سے بڑھ جائے تو اُن زیادہ دنوں کی قضا کرے اور جو نہ پڑھے تو قضا نہ کرے **مسئلہ حیض** کے دنوں میں سوا خالص سفیدی کے کالا پیلا لال گلابی ہرا تیلیہ مٹیالا گدلا جس رنگ کا بھی خون آئے وہ حیض ہے **مسئلہ حیض** کے دنوں میں جو خون ایک دو روز بیچ کر کے آئے مثلاً ایک دن خون آیا دوسرے روز نہ آیا پھر تیسرے روز آیا یا شروع میں چار روز برابر آیا اور بیچ میں دو روز نہ آیا پھر آخر میں چار روز آیا۔ یا شروع میں دو ایک روز آیا اور بیچ میں چھ سات روز نہ آیا پھر آخر میں دو ایک روز آیا تو یہ سب روز خالی اور بھرے حیض کے ہونگے اور اسے طہر متخلل کہینگے **مسئلہ** کچا بچہ جسکا کوئی عضو نہ بنا ہو گرنیکے بعد اگر تین روز خون آئے اور خون آنیسے پہلے طہر پورا ہو چکا ہو تو وہ حیض ہے اور جو تین روز خون نہ آئے یا تین روز آئے مگر اس سے پہلے طہر پورا نہوا ہو تو وہ حیض نہیں ہے استحاضہ ہے **مسئلہ حیض** ختم ہونیکے بعد جو پاکی کے دن دوسرا حیض آنے تک ہوتے ہیں انہیں طہر کہتے ہیں۔ وہ کم سے کم پندرہ دن و رات ہوتے ہیں اور زیادہ کی کوئی تعداد مقرر نہیں ہے اگر ایک حیض آنیکے بعد کئی مہینہ تک دوسرا حیض نہ آئے یا ایک حیض آنیکے بعد تمام عمر دوسرا حیض نہ آئے تو یہ سب دن طہر کے ہونگے اُن میں نماز روزہ تلاوت قرآن وغیرہ باتیں جو حیض میں کرنا منع ہیں وہ سب کرنا جائز ہونگی مگر اس صورت میں بضرورت عدت وغیرہ کی حد مہینوں سے

مقرر ہوگی در اور جو دو حیضوں کے درمیان پاکی کے دن پندرہ سے کم رہیں
مثلا ایک حیض کے بعد دوسرا حیض دس بارہ روز میں آجائے تو وہ حیض
نہیں ہے استحاضہ ہے اس کا حکم وضو کے بیان گذرا **تنبیہ** بیاہی عورت کو
ہر حال میں اور کنواری کو حالت حیض میں فرج کے بیرونی حصہ میں کپڑا
رکھنا مستحب ہے اور اندرونی حصہ میں گھسیڑ کر رکھنا مکروہ ہے۔ در۔
حیض کے خون کا بھرا ہوا کپڑا زمین میں دفن کر دینا چاہیے ہندیہ۔
پانچویں نفاس بند ہونا یعنی جو خون عورتوں کو بچہ پیدا ہونیکے بعد رحم سے
آتا ہے اسکے بند ہوتے ہی نہانا واجب ہے **مسئلہ** اگر بچہ پیدا ہونیکے
بعد خون نہ آئے تو بھی نفاس کا حکم ہوگا در **مسئلہ** اگر پیٹ چیر کر بچہ
نکالا جائے اور بچہ نکلنے کے بعد رحم سے خون آئے تو وہ نفاس ہوگا۔
اور جو رحم سے خون نہ آئے تو نفاس نہ ہوگا لیکن عدت تمام اور طلاق
معلق واقع ہوگی در رد **مسئلہ** جب بچہ پورا یا اکثر باہر نکل آئے یا ٹکڑے کرکے
نکالا جائے تب نفاس کا حکم ہوگا تھوڑا سا نکلنے پر نفاس کا حکم نہ ہوگا
اور اسی حالت میں وضو کرکے عورت پر اسوقت کی نماز پڑھنا فرض
ہوگی اگر وضو کرکے رکوع اور سجدہ سے نماز پڑھ سکے تو تیمم کرکے
اشارے سے نماز پڑھے ترک نہ کرے ورنہ گنہگار ہوگی در **مسئلہ** نفاس
زیادہ سے زیادہ چالیس روز آتا ہے اور کم کی کوئی مدت مقرر نہیں ہے
تو پہلا بچہ پیدا ہونیکے بعد چالیس روز سے زیادہ جو خون آئے وہ نفاس

نہیں ہے استحاضہ ہے (مسئلہ) عادت والی عورت کو عادت سے زیادہ جو
خون آئے اور چالیس روز سے بڑھ جائے تو جو عادت سے زیادہ ہو وہ
نفاس نہیں ہے اور جو عادت سے زیادہ آئے اور چالیس روز یا
اس سے کم پر بند ہو جائے تو یہ سب نفاس ہے اگر اس کے بعد پورا
طہر آئے مثلاً کسی کو تیئس (۲۳) روز خون آنیکی عادت تھی اور اکتیس روز آیا
تو یہ سب نفاس ہے اگر اسکے بعد پندرہ روز پاک رہے پھر حیض آئے
ورنہ تیئس روز موافق عادت کے نفاس ہوگا اور اکتیسواں روز طہر میں
داخل ہوگا اور اس روز کی نماز قضا کرنا ہوگی (مسئلہ) جسکے ایک پیٹ سے
دو بچہ کچھ روز کے فاصلہ سے پیدا ہوں اسکا نفاس پہلے بچہ سے
ہوگا اور دوسرے بچہ کے بعد جو خون آئیگا وہ پہلے کا نفاس ہوگا
اگر وہ چالیس روز کے اندر پیدا ہو۔ اور جو چالیس روز کے بعد پیدا ہو
تو وہ نفاس نہیں استحاضہ ہے غسل کر کے نماز پڑھے (مسئلہ) کچا بچہ
جسکے بعض اعضا بنے ہوں اور بعض نہ بنے ہوں پیدا ہونیکے بعد
جو خون آئے وہ بھی نفاس ہے (د)۔ اور جو اسکا کوئی عضو نہ بنا ہو تو
اسکے بعد کا خون نفاس نہیں حیض ہے جیسا کہ گذرا (د)۔ اور جو بچہ
گرنے سے پہلے بھی خون آئے اور بعد کو بھی خون آئے تو اگر بچہ
کے کچھ اعضا بنے تھے تو پہلا خون حیض نہیں ہے اور بعد کا نفاس ہے اور جو
کوئی عضو نہ بنا ہو تو پہلا خون حیض ہے اگر اسکا حیض ہونا ممکن ہو (ح)۔

مسئلہ کچے بچہ کو دیکھا نہیں کہ اسکے اعضا بنے تھے یا نہیں اور مدت حمل بھی یاد نہیں کہ کتنے روز کا تھا اور خون جاری ہوا اور وہ دن اُس کے حیض کے تھے تو جتنے روز اُسے حیض آیا کرتا تھا اتنے روز نماز نہ پڑھے پھر نہا کر مثل استحاضہ والی عورت کے نماز پڑھے اور جو وہ دن اُس کے طہر کے تھے تو جتنے روز اسے طہر آتا تھا اتنے روز وہ مثل استحاضہ والی عورت کے نماز پڑھے اور جب وہ دن ختم ہو جائیں اور حیض کے دن آئیں تو نماز چھوڑ دے پھر ایسا ہی کرے اور باقی نفاس کے دن پورے کرے۔ ورر د۔

احکام جنابت جس مرد و عورت پر غسل واجب ہوا ہے مسجد میں جانا اس میں ہو کر گذرنا در۔ اس کی چھت پر چڑھنا ج۔ اور نماز پڑھنا یا سجدہ شکر و سجدہ تلاوت کرنا۔ اور قرآن شریف یا اس کی ذرا سی آیت بقصد قرأت پڑھنا پڑھانا۔ اور بے غلاف قرآن شریف چھونا اور طواف کرنا حرام ہے ورر د مسئلہ عیدگاہ اگر پنجوقتہ جماعت کیلئے نہو صرف عید کی نماز کے لیے ہو تو اس میں اُسے جانا جائز ہے ورنہ اس میں بھی جانا جائز نہیں ورر د مسئلہ اگر کسی کے گھر میں مسجد ہو اور لوگ اس میں نماز پڑھنے سے نہ روکے جاتے ہوں اور اسکا دروازہ بند کرنے سے بھی اس میں گھر والے جماعت کرتے ہوں تو وہ حکم میں مسجد کے ہو نا پاک آدمی کو اس میں داخل ہونا حرام ہے رد مسئلہ اگر اسے مسجد کے اندر پانی وغیرہ

لیلنے کیلیے جانے کی ضرورت ہو اور کوئی دینے والا نہو تو تیمم کرکے مسجد میں جائیے اور ضرورت پوری کرے فوراً چلا آئے مسئلہ اگر کوئی مسجد میں سو رہا ہو اور احتلام ہو جائیے تو فوراً تیمم کرکے مسجد سے باہر نکل آئے اور جو کسی کے خوف کیوجہ سے مسجد کے باہر نہ آسکے تو تیمم کرکے وہیں بیٹھ رہے مگر نماز و قرآن نہ پڑھے در مسئلہ اگر اسکے گھر کا دروازہ راستہ مسجد میں کہا ہو اور اسے دوسری طرف پہیرنے کیجگہ آنے جانیکا راستہ نہو تو تیمم کرکے مسجد میں سے گذرے رد مسئلہ مسجد میں سے کوئی چیز ہاتھ بڑھا کر اوٹھانا جائز ہے ب مسئلہ باتیں کرتے ہیں قرآن عظیم کی کوئی آیۃ زبان سے نکل گئی تو حرج نہیں ع مسئلہ قرآن شریف کی آیات کو دعا کے یا تعریف کے قصد سے پڑھنا جائز ہے تلاوت کے قصد سے پڑھنا جائز نہیں در مسئلہ قرآن شریف کی آیات منسوخہ کو بھی پڑھنا اور چھونا جائز نہیں ہے رد مسئلہ قرآن شریف کی آیت کا ایک ایک لفظ جدا جدا کرکے بچوں کو پڑھانا اور ہجے کرانا جائز ہے ملاکر بتانا رواں پڑھانا جائز نہیں در مسئلہ کہانا کھاتے یا کوئی اور کام کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا یا کہانا کھانے کے بعد یا خوشخبری سُنکر الحمد للہ کہنا یا بری خبر سُنکر انا للہ و انا الیہ راجعون کہنا جائز ہے غنیہ مسئلہ اگر روپیہ پیسہ یا نگینہ یا کسی برتن یا بچوں کے گلے میں ڈالنے کی کھلی ہوئی تختی یا تعویذ وغیرہ چھوٹی سی چیز پر قرآن شریف کی کوئی آیت لکھی ہو تو اُسے چھونا جائز نہیں ہے۔ اور

درو دیوار وغیرہ بڑی چیز پر اگر کوئی آیت لکھی ہو تو لکھی ہوئی جگہ کو چھونا
جائز نہیں ہے خالی کو جائز ہے **مسئلہ** اگر قرآن شریف جزدان وغلاف
میں ہو جو اسکے ساتھ سلا نہو یا آیۃ لکھا ہوا روپیہ پیسہ بٹوے یا تھیلی
میں ہو یا تعویذ تختی کسی کپڑے میں لپٹی ہو تو اسے چھونا اٹھانا جائز ہے در
مسئلہ پہنے اوڑھے ہوئے چادر دوپٹہ کرتے انگرکھے وغیرہ کے پلو
یا دامن سے قرآن شریف پکڑ کر اٹھانا چھونا جائز نہیں ہے بدن سے
جدا جو کپڑا ہو اس سے پکڑ کر اٹھانا چھونا جائز ہے رد **مسئلہ** قلم لکڑی وغیرہ
پاک چیز سے قرآن شریف کے ورق لوٹنا جائز ہے در **مسئلہ** کلی غرارہ
کر کے قرآن شریف پڑھنا یا ہاتھ دھو کر چھونا بھی جائز نہیں ہے در **مسئلہ**
قرآن عظیم کو آنکھوں سے دیکھنا سمجھنا جائز ہے در **مسئلہ** تختی یا دیوار یا کاغذ پر
اس طرح قرآن شریف لکھنا کہ لکھے ہوئے کو ہاتھ لگتا جائے جائز نہیں
مسئلہ اصلی توریت وانجیل کو پڑھنا اور چھونا بھی جائز نہیں ہے درر دو
کہ وہ کلام الٰہی ہیں رد **مسئلہ** فارسی اردو میں لکھا ہوا قرآن شریف بھی
چھونا جائز نہیں ہے در **مسئلہ** صندوق میں رکھے ہوئے قرآن شریف کو
مع صندوق اٹھانا یا کپڑے وغیرہ سے بندھے ہوئے کو کپڑا پکڑ کر
اٹھانا جائز ہے رد **مسئلہ** بچوں کو قرآن شریف چھونا اور چھونے دینا
جائز ہے در **مسئلہ** کافر کو قرآن عظیم نہ چھونے دیا جائے درر د **مسئلہ**
کتب تفاسیر کو چھونا مکروہ ہے در اور کتب فقہ وحدیث واصول کو نہ

نہ چھونا مستحب ہے درر مسئلہ دعا قنوت وغیرہ دعائیں پڑھنا چھونا اوٹھانا ذکر الٰہی کرنا قبرستان و عیدگاہ میں جانا جائز ہے مگر بہتر داولٰی یہ ہے کہ یہ باتیں وضو کر کے کرے درر مسئلہ بغیر ہاتھ دہوئے کلی کیے کھانا پینا مکروہ ہے ہاتھ دہو کر کلی کر کے کھانا پینا چاہیئے درر۔

احکام حیض و نفاس

جو باتیں حالت جنابت میں منع ہیں وہ حالت حیض و نفاس میں بھی منع ہیں اور علاوہ انکے ذیل میں لکھی ہوئی باتیں حائضہ و نفسا کیساتھ مخصوص ہیں مسئلہ حالت حیض و نفاس میں نماز پڑھنا روزہ رکھنا سجدہ شکر و سجدہ تلاوت کرنا حرام ہے بعد حیض و نفاس بند ہونیکے نہا کر اتنے دنون کے روزہ قضا کرنا واجب ہیں اور نماز قضا کرنا واجب نہیں ہے در بلکہ اسکا قضا کرنا مکروہ ہے دنا جائز ہے ہو مسئلہ ہر نماز کیوقت وضو کر کے نماز پڑھنے کی مقدار مصلے پر بیٹھکر اللہ کا ذکر کرنا تسبیح و تہلیل کرنا مستحب ہے بلکہ اوسکو اچھے نماز پڑھنے والیکا ثواب ملیگا۔ اور رمضان میں روزہ دارون کا سا منھ بنائے اونکی شابہ بنے رد مسئلہ حیض و نفاس والی عورت سے صحبت کرنا حرام و گناہ کبیرہ ہے اگر کوئی عمداً جانکر اس سے صحبت کرے تو اسپر ایک دینار یا نصف دینار خیرات کرنا مستحب ہے۔ اور توبہ کرنا لازم ہے اور عورت پر کچھ نہیں ہے در مسئلہ حیض میں حلال جانکر وطی کرنا بعض کے نزدیک کفر ہے مگر صحیح یہ ہے کہ کفر نہیں ہے۔ مسئلہ حائضہ پر آیہ سجدہ

سننے سے سجدہ واجب نہیں ہوتا ہے ع **مسئلہ** اگر نفلی نماز روزہ
میں حیض آجائے تو انہیں قضا کرے در اور جو فرض نماز یا روزہ میں آئے
تو روزہ کی قضا کرے نماز کو قضا نہ کرے رد **مسئلہ** جو عورت پاک سوئے
اور حائضہ جاگے وہ جاگنے کیوقت سے حائضہ شمار ہوگی۔ تو جاگنے
سے پہلے جس نماز کا وقت گذرا ہوگا اور وہ نہ پڑھی ہوگی اسکی قضا
لازم ہوگی مثلاً نماز عشا بغیر پڑھے سو گئی اور طلوع فجر کے بعد جاگی
تو عشا کی قضا لازم ہوگی۔ اور جو حائضہ سوئی اور پاک جاگے وہ سونیکے
وقت سے حائضہ شمار ہوگی۔ اور جس نماز کے وقت وہ بغیر نماز پڑھے
سوئی ہوگی اور جاگنے کے بعد اس نماز کا وقت جاتا رہا ہوگا اسکی
قضا اسپر واجب ہوگی در رد **مسئلہ** حیض و نفاس میں گھٹنے سے
ناف تک عورت کے بدن سے مرد کو اپنا بدن بغیر کپڑہ کے ملانا
جائز نہیں ہے کپڑے پہنے ہوئے ملنا ملانا جائز ہے در **مسئلہ** حیض و نفاس
میں روٹی ہنڈیا پکانا آٹا گوندھنا برتن کپڑے وغیرہ چھونا انہیں کھانا پینا
جائز ہے رد انکا چھوٗنا کپڑے کہانے پینیکے برتن جدا کر دینا انہیں
کوئی چیز نہ چھونے دینا انکی چھوئی ہوئی چیز کو گندہ جاننا جہالت ہے رد
مسئلہ پورے دس روز حیض آنیکے بعد بغیر نہائے حائضہ سے صحبت
جائز ہے مگر مستحب یہ ہے کہ نہانیکے بعد صحبت کرے در **مسئلہ** اگر تین
روز سے کم حیض آئے تو نماز کے آخیر وقت وضو کر کے نماز پڑھے

مگر مرد پاس نہ جائے ۔ اور جو تین روز کے بعد عادت سے پہلے بند ہو جائے تو نہا کر احتیاطاً نماز پڑھے مگر مرد پاس نجائے جبتک کہ عادت کے دن پورے نہو جائیں ۔ اور جو عادت کے موافق بند ہو تو نہانے کے بعد اور جو کسی وجہ سے نہانے پر قادر نہو تو تیمم کرنیکے بعد یا نہانے اور کپڑے پہننے اور تکبیر کہنے کی مقدار وقت گذر جانیکے بعد مرد پاس جانا جائز ہے اس سے پہلے جائز نہیں در مسئلہ اگر حیض علاوہ اوقات نماز کے مہمل وقت میں بند ہو تو جبتک اس کی بعد کی نماز کا وقت گذر نہ جائے صحبت کرنا جائز نہیں ج مسئلہ اگر پورے دس دن ورات حیض آئے اور آخیر وقت نماز یا سحری کے بند ہو اور بعد بند ہونیکے ایک لحہ صرف تکبیر کہنے کی مقدار نماز یا سحری کا وقت باقی ہو تو اس وقت کی نماز اور صبح کا روزہ واجب ہو گا ۔ اور جو نماز یا سحری کا اتنا وقت بھی باقی نہو تو اسوقت کی نماز اور صبح کا روزہ واجب نہو گا ۔ اور جو دس دن ورات سے کم حیض آئے اور آخیر وقت نماز یا سحری کے بند ہو اور بعد بند ہونیکے نہانے اور کپڑے پہننے اور تکبیر کہنے کی مقدار نماز یا سحری کا وقت باقی ہو تو اسوقت کی نماز اور صبح کا روزہ واجب ہو گا ۔ اور جو نہا کر کپڑے پہننے اور تکبیر کہنے کی مقدار وقت باقی نہو صرف نہانے کی مقدار ہو تو اسوقت کی نماز اور صبح کا روزہ واجب نہو گا رد وغیرہ مسئلہ نماز کے آخیر وقت حیض

ونفاس جاری ہونیسے اسوقت کی نماز ذمہ سے ساقط ہوگی اسکی
قضا لازم نہوگی روزہ کی قضا لازم ہوگی در **تنبیہ** نیک صالح
عورت کا یہ خبر دینا کہ وہ حیض سے ہے کافی ہے مزید ثبوت کی ضرورت
نہیں ہے رد تو عورت سے یہ خبر پاکر اور جانکر کہ وہ حائضہ ہے۔
وطی کرنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ عورت کو اپنے شوہر سے حیض کو
چھپانا اور یہ کہنا کہ میں حائضہ نہیں ہوں یا یہ کہنا کہ میں حائضہ ہوں
اور واقع میں وہ حائضہ نہو حرام ہے ج **مسئلہ** جس عورت کو
نو برس سے پہلے یا حالت حمل میں یا حیض کے دنوں میں تین
دن ورات سے کم یا بڑھاپے میں حیض بند ہونیکے بعد خون آئے
مگر جیسا جوانی میں آیا کرتا تھا ویسا نہو تو وہ حیض نہیں ہے استحاضہ ہے
یونہی ایام حیض میں دس دن ورات سے زیادہ یا بچہ پیدا ہونیکے
بعد چالیس روز سے زیادہ جو خون آئے اگرچہ عادت اس کی دس
روز سے کم حیض اور چالیس روز سے کم نفاس آنیکی ہو تو یہ
دس روز اور چالیس روز سے زیادہ جے روز خون آئے وہ حیض
ونفاس کا خون نہیں استحاضہ یعنی کسی بیماری کا خون ہے۔ اس میں
نماز روزہ چھوڑنیکا حکم اور مرد پاس جانے قرآن عظیم پڑھنے
چھونے طواف کرنے مسجد میں جانے آنے وغیرہ باتوں کی ممانعت
نہیں ہے درد جسطرح وہ اچھی حالت میں نماز روزہ وغیرہ باتیں

کرتی تھی ویسے ہی استحاضہ کی حالت میں بھی کرے کہ وہ اسوقت معذور ہے اور اسکا حکم معذور کا سا ہے جو وضو توڑنیوالی چیزوں کے بیان میں لکھا ہے وہاں دیکھنا اور اسیطرح کرنا چاہیئے۔ لیکن حالت استحاضہ میں وطی کرنا اور استحاضہ ختم ہونیکے بعد نہانا مستحب ہے۔

پانیوں کا بیان

وضو اور غسل کے لیے پاک اور خالص پانی ہونا ضروری ہے خواہ وہ بہتا ہوا ہو یا ٹھہرا ہوا جیسے مینھ۔ دریا۔ ندی۔ نالے۔ نہر۔ چشمہ۔ حوض۔ کوئیں تالاب کا پانی۔ اگر پانی پاک نہو پاک ہو۔ مگر خالص نہو کوئی چیز اسمیں ایسی ملی ہو جو پانی کے رنگ و بو و مزہ کو بدل دے رقت و سیلان کو کھو دے لوگ اسے پانی نہ کہیں تو اُس سے وضو و غسل جائز نہیں ہے تنبیہ جس پانی سے وضو جائز ہے اس سے غسل بھی جائز ہے اور جس سے وضو نا جائز ہے اس سے غسل بھی ناجائز ہے۔ مسئلہ اوس سے پگھلے ہوئے برف اور اولے سے وضو جائز ہے در مسئلہ آب زمزم سے وضو جائز ہے در استنجا کرنا یا نجس بدن اور کپڑا دھونا جائز نہیں ہے رد مسئلہ جو پانی جم کر نمک ہو جاتا ہے اور نمک پگھل کر جو پانی بن جاتا ہے اس سے وضو جائز نہیں ہے رد مسئلہ جو پانی کسی پھل یا درخت سے نکالا گیا ہو اس سے وضو جائز نہیں ہے در جیسے گنے کا رس کیلے کا عرق انار انگور تربوز وغیرہ کا پانی۔

مسئلہ جب پانی میں کوئی پاک چیز جس سے میل کاٹنا مقصود نہو
ڈالکر ملائی یا پکائی جائے یا اسکا عرق کھینچا یا بھگو کر نکالا جائے کہ
لوگ اُسے پانی نہ کہیں اگرچہ وہ پانی کی طرح پتلا بہنے والا ہو تو اس سے
وضو جائز نہیں ہے درر جیسے شربت شوربا۔ اچار۔ عرق. گلاب
وکیوڑہ وغیرہ اور پانی میں بھگی ہوئی دواؤں کا نچوڑ۔ مسئلہ اگر پانی
میں کوئی ایسی چیز ملائی یا پکائی جائے جس سے میل کاٹنا مقصود ہو
جیسے صابون ریٹھے بیری کے پتے تو اس سے وضو جائز ہے
جبکہ وہ پتلا بہنے والا ہو اور جو گاڑھا ہو تو اس سے بھی وضو جائز
نہیں رد مسئلہ اگر پانی میں آٹا یا ستو یا چونا یا ریتا مٹی وغیرہ چیز
اسقدر ڈالی گئی کہ وہ گاڑھا ہو گیا تو اُس سے وضو جائز نہیں ہے
اور جو گاڑھا نہو تو جائز ہے درر مسئلہ روٹی بسکٹ نان پاؤ
بھگوئے ہوئے پانی سے وضو جائز ہے اگر پتلا پانی سا ہو ورنہ نہیں
عالمگیریہ مسئلہ کسی چیز کے نبیذ سے وضو جائز نہیں عالمگیریہ
مسئلہ اگر پانی میں زعفران یا کسم یا نیل یا شل اسکے کوئی اور
رنگدار چیز اتنی پڑی ہو کہ کپڑا رنگ جائے تو اس سے وضو جائز نہیں
ہے۔ اور جو کپڑا نہ رنگے تو جائز ہے درر آجکل کی رنگدار پڑیون اور
کوئیں میں ڈالی جانے والی پڑیا کا بھی یہی حکم ہے مسئلہ جب
پانی میں رس یا سرکہ یا مثل اسکے کوئی اور چیز اتنی مل جاکر پانی کے

رنگ بو یا رنگ و مزہ یا بو اور مزہ کو بدل دے تو اس سے وضو جائز نہیں ہے اور جو صرف رنگ یا مزہ یا بو کو بدل دے تو جائز ہے ورنہ نہیں مسئلہ اگر پانی میں دودھ یا مثل اسکے کوئی اور چیز ایسی مل جائے کہ پانی کو صرف رنگ یا مزہ یا بو کو بدلدے تو اس سے وضو جائز نہیں ہے ورنہ جائز ہے مسئلہ جب پانی میں پانی کی مثل کوئی چیز مل جائے جیسے مستعمل پانی یا آب بو کا عرق گلاب بید یا کیوڑہ وغیرہ یا بیلونکو سونٹھ کا ٹپکا ہوا پانی اور وہ پانی سے زاید یا اسکی برابر ہو تو اس سے وضو کرنا جائز نہیں اور جو پانی سے کم ملا ہو تو اس سے وضو جائز ہے مسئلہ یونہی جو پانی وضو کرنے میں اعضاء وضو سے ٹپک کر پانی میں گریگا اور اچھے پانی سے کم ہوگا تو اس سے وضو جائز ہوگا۔ اور جو اچھے پانی کے برابر یا زائد ہوگا تو جائز نہوگا۔ مسئلہ جو پانی ذریعہ فرض ساقط کرنے یا ناپاکی دور کرنے یا کوئی ثواب حاصل کرنے کے لیے استعمال کیا جائے اور وہ اعضائے بدن سے جدا ہو کر کسی جگہ ٹھہرے تو اسے مستعمل پانی کہا جائیگا اور اس سے وضو کرنا جائز نہوگا کہ اگرچہ وہ پاک ہے لیکن پاک کرنیوالا نہیں ہے جیسے وضو اور غسل کیا ہوا پانی خواہ وضو نماز کے لیئے کیا ہو یا ٹھنڈک حاصل کرنے ہاتھ پاؤں چہرہ صاف ستھرا کرنیکو کیا ہو یا کسیکو وضو سکھانیکے لیے کیا ہو یا حائضہ نے نماز کیوقت عادۃ رہنے کیلیئے کیا۔ اور جیسے کھانا کھانے کے لیے یا کھانا کھانیکے بعد سنت سمجھ کر ہاتھ دھویا ہوا پانی۔ اور میت کو نہلایا ہوا پانی اور بے وضو کا ہاتھ پاؤں انگلی پورا ناخن دھویا ہو یا ڈوبا ہوا پانی ورد

مستعمل پانی

خواہ وہ مسلمان ہوں یا کافر غنیہ **مسئلہ** اگر با وضو آدمی ٹھنڈک حاصل کرنے ہاتھ پاؤں چہرہ صاف کرنے یا کسی کو وضو سکھانے کیلیئے وضو کرے یا مٹی کیچڑ سے بھرے ہوئے ہاتھ پاؤں دہوئے یا تیل کھیل چہرا انکو دہوئے یا کوئی کپڑا یا برتن وغیرہ پاک چیز دہوئے یا کسی جانور کو منہ چھوڑ کر نہلائے یا ایسے وضو سوائے اعضأ وضو کے بدن کی کوئی اور جگہ دہوئے تو یہ پانی مستعمل نہوگا اور نہ اچھا پانی اسکے ملنے سے خراب ہوگا خواہ وہ اچھے پانی سے زائد ہو یا کم اور اس سے وضو جائز ہوگا دررد **مسئلہ** پانی میں سر یا موزہ دار پاؤں بہ نیت مسح داخل کرنے سے پانی مستعمل نہوگا اس سے وضو کرنا جائز ہوگا غنیہ **مسئلہ** سمجھدار بچہ کا وضو کیا ہوا پانی مستعمل ہے اس سے بھی وضو کرنا جائز نہیں ہے عالمگیریہ **مسئلہ** سرکہ گلاب کیوڑہ وغیرہ عرق وضو کرنے سے مستعمل نہوگا عالمگیریہ مگر اس سے وضو کرنا جائز نہیں ہے **مسئلہ** بچہ نے جس پانی میں ہاتھ ڈالا ہو اُس سے وضو نہ کرنا اچھا ہے غنیہ **مسئلہ** مستعمل پانیکو کھانے پینے کے صرف میں لانا جائز نہیں ہے دہ **مسئلہ** بہتا ہوا پانی کسی قسم کی نجاست واقع ہونے سے نجس نہوگا جبتک کہ اس میں نجاست کا اثر رنگ و بو و مزہ ظاہر نہو جسے کہ اگر اس میں مرا ہوا جانور پڑا ہو یا کوئی پیشاب بہرے تو اس جگہ سے ہٹ کر وضو کرنا جائز ہے **تنبیہ**

جو پانی ایک طرف سے آتا اور دوسری طرف کو جاتا رہے۔ اور گھانس
پتّے بہا کر لیجاتا ہو وہ بہتا پانی ہے در یونہی ٹھہرا ہوا بہت سا
پانی نجاست واقع ہونے سے نجس نہوگا جبتک اس میں اثر
نجاست ظاہر نہو لیکن اگر اس میں دکھائی دینے والی نجاست
پڑی ہو تو نجاست کیجگہ سے کچھ دور ہٹ کر وضو کریں رد **مسئلہ**
اگر نہر کا پانی اوپر سے بند ہو گیا ہو تو بھی اس میں وضو کرنا جائز ہے
خانیہ **مسئلہ** برستا ہوا پانی اور ٹھہرا ہوا بہت سا پانی جاری پانی کے
حکم میں ہے عالمگیریہ **مسئلہ** ٹھہرا ہوا پانی جب سو گز کے بیچ میں ہو تو
وہ بہت سا ہے اور جو اس سے کم بیچ میں ہو تو وہ تھوڑا ہے خواہ وہ حوض
و تالاب میں بھرا ہوا یا جنگل میں کسی کھائی خندق کھیے گڈھے میں
جمع ہو گیا ہو اور اتنی پیمایش کے حوض و تالاب و گڈھے کو بڑا حوض
و تالاب کہا جائیگا اور اس سے کم کو چھوٹا حوض و تالاب کہا جائیگا
خواہ وہ چوکونہ ہو یا تکونہ یا گول یا لانبا زیادہ اور چوڑا کم ہو لیکن ناپ
میں سو گز ہو۔ اور گہرائی میں کم سے کم اتنا ہو کہ لپ یا چلو میں پانی
اُٹھاتے وقت اسکی تہ نیچے کی زمین نہ دکھائی دیے پس اگر وہ
چوکونہ ہو تو چاروں طرفین اس کی دس دس گز لانبی ہوں۔ اور جو
تکونہ ہو تو تینوں طرفین اسکی سوا پندرہ پندرہ گز کی ہوں۔ اور جو
گول ہو تو اسکا گھیر اور منھ کی گولائی چھتیس گز کی ہو۔ اور جو لانبا ہو

Marfat.com

تو اسکی لنبائی چوڑائی ضرب دینے سے سو گز ہو مثلاً دو گز چوڑا اور پچاس گز لانبا یا چار گز چوڑا اور پچیس گز لانبا۔ یا پانچ گز چوڑا اور بیس گز لانبا ہو درردہ **مسئلہ** جو حوض وتالاب ناپ ہیں اوپر مونھ پر سے سو گز ہو اور نیچے کم ہو تو جبتک اسکے اوپر مونھ پر پانی رہیگا نجاست واقع ہونیسے نجس نہوگا اور جب اسکا پانی گہٹکر نیچے چھوٹے ہونیکی جگہ پہنچے گا تو نجاست واقع ہونیسے نجس ہوجائیگا۔ اور پہر وہ پاک پانی اوپر تک بہر جانیسے بھی نجس ہی رہیگا اور جو وہ اوپر سے چھوٹا اور نیچے سے بڑا ہو تو نجاست واقع ہونیسے نجس ہوجائیگا اور جب اسکا پانی گہٹکر نیچے بڑے ہونیکی جگہ پہنچیگا تو پاک ہوجائیگا اگرچہ نیچے کے حصہ کا پانی اوپر کے حصہ سے کم ہو درردہ۔
مسئلہ اگر بڑے حوض وتالاب میں تھوڑی جگہ کھلی ہو باقی پٹی ہو یا اسپر برف جم جائے اور اس برف کو توڑکر تھوڑی جگہ کہول لیجائے تو اس کہلی ہوئی جگہ وضو کرنا جائز ہے اگر اسکا پانی چہت سے یا برف سے علیحدہ بچا ہو اور اس کہلی ہوئی جگہ نجاست واقع ہونیسے بھی وہ نجس نہوگا۔ اور جو اُسکا پانی چہت سے یا برف سے ملا ہوا چپٹا ہوا ہو کہ کہلی جگہ وضو کرنیسے مستعمل پانی باقی پانی میں نہ مل سکے تو اس جگہ وضو کرنا جائز نہیں اور وہ نجاست واقع ہونے سے نجس ہوجائیگا غنیہ **مسئلہ** خشک تالاب میں نجاست پڑی تھی اس میں بہت سا

پاک پانی ایکدم بھر گیا تو وہ پاک ہے اور جو ایکدم نہ بھرا تھوڑا تھوڑا آکر
جمع ہوا تو پاک نہیں غنیہ و خانیہ **مسئلہ** اگر بڑے حوض و تالاب میں نرکل
ناٹش گھانس وغیرہ اتنی پاس پاس کھڑی ہو کہ وضو کیا ہوا پانی اسمیں
گر کر سب میں نہ پھیل سکتا ہو تو اس میں وضو کرنا جائز نہیں اور جو سب میں
پھیل جاتا ہو تو اس میں وضو کرنا جائز ہے غنیہ **مسئلہ** اگر حوض تالاب کے
پانی پر کائی یا پتلا برف جما ہو کہ ہاتھ ڈالنے اور ہلانے سے پھٹکر جدا جدا
ہو جاتا ہو اور ماء مستعمل اس میں گرنیسے سب میں پھیل جاتا ہو تو اس سے
وضو کرنا جائز ہے ورنہ جائز نہیں غنیہ **مسئلہ** تھوڑا پانی چھوٹا حوض
و تالاب نجاست واقع ہونیسے نجس ہو جائیگا اگرچہ اسکا رنگ و بو و مزہ
نہ بدلے در **مسئلہ** چھوٹے حوض و تالاب میں اگر پانی ایک طرف سے
آتا ہو اور دوسری طرف کے کنارہ سے بہکر نکلتا ہو تو اس میں چاروں طرف
بیٹھکر وضو کرنا جائز ہے لیکن اگر آہستہ آہستہ بہکر نکلتا ہو تو تھم تھم کر
وضو کرنا چاہیئے تاکہ مستعمل پانی بہجائے رد. یونہی چھوٹے چشمہ کے
ہر طرف وضو کرنا جائز ہے جبکہ اس میں سے پانی ابلتا اور نکلتا ہو در
اور جو کنارے پر سے پانی بہکر نہ نکلتا ہو نیچے سے کسی موری یا سوراخ
میں ہو کر نکلتا ہو تو وضو جائز نہوگا در رد **مسئلہ** چھوٹے حوض و تالاب
میں اسطرح وضو کیا جائے کہ مستعمل پانی اس میں نہ گرے ورنہ اسمیں
وضو جائز نہوگا مثلاً اس میں سے چلو میں پانی لیکر علیحدہ ہاتھ پاؤں چہرہ

دہوئیں اس میں نہ دہوئیں ۔ مسئلہ اگر پانی نجاست واقع ہونیکے وقت تھوڑا ہو پہر زیادہ ہو جائے تو سب نجس ہوگا۔ اور جو نجاست واقع ہونیکے وقت بہت سا ہو پہر تھوڑا رہجائے تو پاک رہیگا ۔ مسئلہ بڑے حوض و تالاب کا پانی نجس پانی داخل ہونیسے نجس نہوگا اگرچہ حوض کے پانی سے نجس پانی زیادہ ہو ۔ مسئلہ کسی نے چھوٹے حوض سے نالی میں پانی جاری کیا اور اس نالی مین پانی بہنے کی حالت میں وضو کیا کہ وضو کا پانی نالی میں گرا اور کسی گڈھے میں جاکر وہ جمع ہوا پہر اس گڈھے سے کسی نے نالی کھود کر پانی جاری کیا اور جاری ہونیکی حالت میں اس سے وضو کیا اور وہ بہکر کسی گڈھے میں جاکر جمع ہوا پہر کسی نے ایسا ہی کیا تو سب کے وضو ہوگئے ۔ مسئلہ کسی نے چھت پر بیٹھکر وضو کیا اور وضو کا پانی چھت سے بہکر پرنالہ میں ہوکر نیچے کسی برتن وغیرہ میں گرکر جمع ہوگیا اوسکو دوبارہ کسی نے چھت پر لیجاکر وضو کیا اور پہر وہ چھت پر سے بہکر پرنالہ میں ہوکر کسی برتن وغیرہ میں گرکر جمع ہوگیا پہر ایسا ہی کیا تو سب کے وضو گئے ۔ مسئلہ چھت پر جابجا نجاست پڑی ہے اور پانی برسا اور چھت پر سے بہکر پرنالہ میں ہوکر نیچے گرا پاک ہے ۔ اگر اس میں کوئی اثر نجاست نہو ۔ مسئلہ نہر میں یا نالے نالی میں نجاست بیٹھی ہوئی تھی اس پر سے پانی بہکر آیا

Marfat.com

پاک ہے اگر اس میں کوئی اثر نجاست نہو رد مسئلہ اگر کوئیں یا حوض و
تالاب کے پانی کا رنگ و بو مزہ درختوں کے پتے گرنے یا بہت
دنوں کا ہو جانے کی وجہ سے بدل گیا ہو لیکن رقت و سیلان باقی ہو
تو اس سے وضو جائز ہے اور جو رقت و سیلان باقی نرہا ہو گاڑھا
ہو گیا ہو تو اس سے وضو جائز نہیں در مسئلہ اگر حوض کے پانی میں
بو آنے لگی ہو اور نجاست پڑنا معلوم نہو تو اس سے وضو کرنا جائز ہے
کہ پانی بہت دنوں کا ہو جانیسے بھی بودار ہو جاتا ہے خانیہ مسئلہ اگر پانی
بھرے ہوئے برتن کو اوپر سے کتا چاٹ لے تو پانی خراب نہو گا اس سے
وضو کرنا جائز ہو گا ہندیہ مسئلہ جس پانی میں مینڈک وغیرہ دریائی جانور
مرکر ریزہ ریزہ ہو کر ملجائے اسکو کہانے پینے کے کام میں لانا جائز نہیں ہے
وضو اور غسل وغیرہ کام میں خرچ کرنا جائز ہے در مسئلہ جو پانی نجاست
گرنے سے متغیر ہو گیا ہو اُسے کسی کام میں لانا جائز نہیں ہے۔ اور جو
متغیر نہوا ہو تو اُسے جانوروں کو پلانا گارے مٹی کے کام میں لانا جائز
ہے رد مسئلہ جس پانی کو کوئی ثقہ مسلمان آدمی نجس بتائے اس سے
وضو کرنا جائز نہیں اور جو فاسق یا کافر نجس بتائے تو اس سے وضو کرنا
جائز ہے خانیہ تنبیہ پانی کی پاکی ناپاکی کے باقی مسائل کوئیں کے
بیان میں ذکر ہونگے۔

پانی پاک کرنیکا طریقہ اگر تھوڑا پانی پاک کرنا ہو تو نجس پانی ایک

برتن میں اور پاک پانی دوسرے برتن میں لیکر کسی اونچی جگہ کھڑے ہوکر دونوں برتنوں کے پانی کو ایک ساتھ اس طرح لوٹیں کہ نیچے کسی برتن میں ایک دہار ہوکر ملکر گرے یا دونوں برتنوں کے پانی کو ایک ساتھ چھت پر لوٹیں کہ وہاں سے بہکر پرنالہ میں ہوکر نیچے کسی برتن میں گرے۔ یا دونوں برتنوں کے پانی کو ایک ساتھ اسطرح زمین پر لوٹیں کہ وہ ملکر گز دو زمین پر بہکر کسی برتن وغیرہ میں جاکر جمع ہو یا جس برتن میں ناپاک پانی ہو اس میں پاک پانی اتنا ڈالیں کہ کناروں پر سے نکلکر بہجائے تو وہ پاک ہو جائیگا رد۔ یونہی اگر کسی ناپاک حوض یا تالاب کا پانی پاک کرنا ہو تو حوض میں ایک طرف سے پاک پانی داخل کریں اور داخل ہوتے ہی میں دوسری طرف سے اسکے پانی کو نکالیں یا اس میں پاک پانی اتنا بھریں کہ کناروں پر سے بہ نکلے تو حوض پاک ہو جائیگا اور جو پانی حوض سے بہکر نکلیگا وہ بھی پاک ہوگا اگرچہ تھوڑا ہی بہکر نکلا ہو جتنا حوض میں تھا اتنا نہ نکلا ہو۔ لیکن بغیر پاک پانی اس میں داخل کے حوض کا پانی خارج کرنے سے حوض پاک نہوگا جیسے حوض کی موری کھولکر پانی نکالدیا (مسئلہ) نجس حوض و تالاب پانی نکالکر زمین خشک کرنے اور پھر دوبارہ پانی بھرنیسے بھی پاک ہوگا عالمگیریہ۔

کوئیں کے مسائل جو کنواں دہ دردہ نہو وہ چھوٹے حوض کی

مثل ہے نجاست واقع ہونیسے نجس ہو جائیگا خانیہ مسئلہ جب
کوئیں میں کوئی نجاست ذراسی بھی گر جائے یا کوئی خشکی کا جانور
جس میں بہنے والا خون ہو گر کر مرجائے یا مرا ہوا گر جائے اور پھول کر
پھٹ جائے یا اسکے رونگٹے بال جدا ہو کر پانی میں ملجائیں تو کوان
نجس ہو جائیگا اور اُسکا سب پانی نکالنا واجب ہوگا در مسئلہ نجس
لکڑی یا کپڑا گرنے سے کوئیں کا سب پانی نکالا جائیگا خانیہ یونہی
بچوں کے کھیلنے کی نجس گلی اور گیند گرنے سے بھی سب پانی نکالا
جائیگا۔ مسئلہ مسلمان مردہ نہلایا ہوا گرنیسے کوان نجس نہوگا اور
بغیر نہلایا ہوا گرنے سے کوان نجس ہو جائیگا۔ اس کا سب پانی نکالا
جائیگا۔ اور کافر مردہ نہلایا ہوا ہو یا بغیر نہلایا گرنے سے سب پانی
نکالا جائیگا در مسئلہ شہید کے گرنے سے کنواں نجس نہوگا اگر وہ
نجاست اور خون سائل سے پاک وصاف ہے اور اسپر جو خون ہے
وہ معاف ہے رد مسئلہ سوکھا ہوا چوہا گرنے سے کوئیں کا سب پانی
نکالا جائیگا در مسئلہ گھڑے مٹکے میں چوہا گر کر مرگیا اور پھول پھٹ گیا
اور اسکا پانی کوئیں میں گرا تو کوئیں کا سب پانی نکالا جائیگا اور جو پھولا
پھٹا نہتا تو بیس ڈول نکالے جائینگے خانیہ ہندیہ مسئلہ ناتمام بچہ
گرنے سے کوئیں کا سب پانی نکالا جائیگا خواہ وہ نہلانیکے بعد گرا ہو
یا پہلے در مسئلہ مرغی کا انڈا پیٹ سے نکلکر گرنیسے کنواں نجس نہوگا رد

مسئلہ بکری کا بچہ پیٹ سے نکلکر گرنے سے کوئیں کا سب پانی نکالا جائیگا درر مسئلہ زخمی جالور گرنے سے کوئین کا سب پانی نکالا جائیگا درمسئلہ چوہے کی کٹی ہوئی دم فوراً گرنے سے کوئین کا سب پانی نکالا جائیگا رد مسئلہ زندہ یا مردہ جالور کے گوشت کا ٹکڑا اگر نیسے کوئین کا سب پانی نکالا جائیگا ر دیہی حکم آدمی کی کہال اور گوشت کوئیں میں گرنیکا ہے خانیہ ط مسئلہ پانی کیسا تھ کوئین کی مٹی نکالنا ضروری نہیں ہے رد مسئلہ پانی نکالتے وقت جسقدر پانی ہو وہ سب نکالا جائے یہاں تک کہ ڈول بہر پانی باقی نرہے درر د اور پانی گرا ہوا جالور یا نجس چیز نکالنے کے لبعد نکالا جائے اگر اس کے نکالنے سے پہلے نکالا جائیگا تو کواں پاک نہوگا رد مسئلہ اگر کوئیں کا سب پانی نکالنا مشکل ہو مثلاً کواں چشمہ دار ہو کہ جتنا پانی اس میں سے نکالا جاے اتنا ہی آئے تو پانی نکالتے وقت دو ثقہ آدمیوں سے جنکو پانی جانچنا آتا ہو جانچ کرا کر اتنا پانی نکالیں در اور جو نجاست نکالنا مشکل ہو تو کوئین کو اتنے دنوں تک چھوڑ دین کہ نجاست گلکر کیچڑ مٹی ہو جائے پہر اسکا پانی نکال ڈالین رد مسئلہ اگر نجس لکڑی یا کپڑا کوئیں میں گر کر نکلے تو کواں پاک کیا جائے اسکے ساتھ وہ بھی پاک ہو جائیگا ہندیہ مسئلہ جب کواں پاک ہو جائیگا تو اسکے ساتھ رسی ڈول اور نکالنے والیکے

ہاتھ پاؤں وغیرہ چیزیں بھی پاک ہو جائیں گی بعد کو انھیں دہونے
پاک کرنے کی ضرورت نہیں در رد مسئلہ کوئیں کا پانی بے در پے
ایکدم نکالنا ضروری نہیں ہے ج تو اگر ایکدن تھوڑا پانی نکالا اور
جتنا باقی رہا تھا اتنا دوسرے روز نکالا کوان پاک ہو گیا در مسئلہ
کوئیں کا پانی نجاست گرنے کے بعد سب خشک ہو گیا اور پھر نیا
پانی اس میں آگیا تو صحیح یہ ہے کہ وہ پاک ہے یونہی اس میں سے
جتنا پانی نکالنا واجب تھا اسکا آدھا یا تہائی پانی نکالنے کے بعد
وہ خشک ہو گیا پھر اس میں پانی آگیا تو اب اس میں سے باقی پانی
نکالنا ضروری نہیں ہے خانیہ مسئلہ اگر کوئیں میں کوئی جانور
گر کر زندہ نکلے اور وہ نجس العین نہو اور نہ اسپر کوئی نجاست لگی ہو اور
نہ اسکا جھوٹا نجس و مشکوک ہو تو کچھ پانی نکالنا واجب نہیں ہر
در لیکن تسکین خاطر کے لیے دس بیس ڈول نکال ڈالیں رد۔ اور جو وہ
نجس العین ہو جیسے سوئر یا اسکا جھوٹا نجس ہو جیسے کتا وغیرہ یا مشکوک
ہو جیسے خچر گدہا اور اسکا موتھ پانی میں ڈوب جائے یا اسکے بدن پر
نجاست لگنا معلوم ہو تو سب پانی نکالیں اور جو اسکے بدن پر نجاست
لگنا معلوم نہو تو کچھ پانی نہ نکالیں رد۔ مسئلہ جن جانوروں کا
جھوٹا نجس ہے اگر انکا موتھ پانی میں ڈوب جائے یا انکا جھوٹا پانی یا انکے
منھ کا لعاب یا پسینہ پانی میں گر جائے تو کوئیں کا سب پانی نکالا جا

مسئلہ ناپاک آدمی ڈول نکالنے کو کوئیں میں گھسا تو کواں نجس نہو گا
اور جو غسل کی غرض سے گھسا تو نجس ہو جائیگا۔ اور جو حائضہ حیض بند
ہونیسے پہلے کوئیں میں گری تو کواں نجس نہوگا اور جو بعد حیض
بند ہونے کے گری تو نجس ہو جائیگا ہندیہ **مسئلہ** اگر کوئیں میں
چوہا گر کر زندہ نکلے تو بیس ڈول۔ اور جو بلی۔ یا گھریلو مرغی یا بے وضو
یا جنبی آدمی گر کر زندہ نکلے تو چالیس ڈول نکالیں جبکہ انکے بدن و کپڑے
پر کوئی نجاست نہ لگی ہو ورنہ سب پانی نکالیں۔ یونہی کافر کے زندہ
نکلنے میں احتیاطاً کل پانی نکالیں درر **مسئلہ** جو ہاتھی سے یا بلی
کتے سے یا بکری بھیڑیے سے بھاگ کر کوئیں میں گری تو مذہب
مفتی بہ میں کواں نجس نہوگا در **مسئلہ** جو جانور مرا ہوا بغیر پھولے
پھٹے بال اوکھڑے کوئیں میں سے نکلے اور آدمی یا بکری یا بڑی
بطخ کی برابر یا اس سے بڑا ہو تو سب پانی کوئیں کا نکالا جائیگا
اور جو بلی اور کبوتر کی برابر ہو تو چالیس ڈول نکالنا واجب ہیں اور
ساٹھ ڈول نکالنا مستحب ہیں۔ اور جو چڑیا یا چوہے کی برابر یا
اس سے چھوٹا ہو تو بیس ڈول نکالنا واجب اور تیس ڈول نکالنا
مستحب ہیں در **مسئلہ** چوہے اور کبوتر کے درمیانی جانوروں کا
حکم مثل چوہے کے ہے یعنی ان میں بیس ڈول سے تیس تک
نکالے جائینگے۔ اور بکری اور مرغی کے درمیانی جانوروں کا حکم

مثل مرغی کے ہے یعنی ان میں چالیس ڈول سے ساٹھ تک نکالے جائینگے درر **مسئلہ** اگر کوئیں میں ایک بڑا اور ایک چھوٹا جانور گرے تو بڑے جانور کی مثل حکم ہوگا۔ مثلاً ایک بلی اور ایک چوہا مرا نکلا تو بلی کا حکم ہوگا اور چالیس ڈول سے ساٹھ ڈول تک نکالے جائینگے درر اور جو صرف چوہا مرا ہوا یا زخمی نکلا اور بلی زندہ نکلی تو کل پانی نکالا جائیگا رو **مسئلہ** اگر دو بلیاں یا دو بلیوں کی برابر جثہ میں کوئی جانور گرے تو اسکا حکم مثل بکری کے ہے یعنی سب پانی نکالا جائیگا درر **مسئلہ** دو چوہے ایک ہی چوہے کے حکم میں ہیں اگرچہ موٹے موٹے بڑے بڑے مرغی کی برابر ہوں۔ اور دو سے زیادہ پانچ تک بلی کے حکم میں ہیں۔ اور پانچ سے زیادہ بکری کے حکم میں ہیں درر۔ یہی حکم ان جانوروں کا ہے جو جثہ میں چوہے کے برابر یا اس سے کم ہوں جیسے چڑیا چھپکلی۔ چوہیا۔ گھر گھٹ۔ لعل ممولا وغیرہ جوہرہ **مسئلہ** بھیڑ بکری کے چھوٹے بچے کا حکم مثل بلی کے ہے یعنی چالیس ڈول نکالے جائینگے طحطاوی **مسئلہ** نجس یا مشکوک پانی گرنے سے کوئیں کا سب پانی نکالا جائیگا اور مکروہ پانی گرنے سے بیس ڈول نکالے جائینگے ہندیہ **مسئلہ** مستعمل پانی گرنیسے کوان نجس نہوگا لیکن اسکی طہوریۃ کے لیئے بیس ڈول پانی نکالنا چاہیئے خانیہ **مسئلہ** ناپاک کوئیں کا ایک یا دو ڈول پانی پاک

ین میں ڈالا تو اُسکا بھی اتنا ہی پانی نکالا جائیگا جتنا ناپاک کوئیں کا
لنے کو باقی رہا تھا ہندیہ مسئلہ ایک کوئیں سے بیس ڈول اور
سرے سے چالیس ڈول نکالنا واجب تھے اگر بیس ڈول والے
ین کا پانی چالیس ڈول والے میں ڈالا گیا تو چالیس ڈول ہی نکالے
ینگے اور جو چالیس ڈول والیکا بیس ڈول والے میں ڈالا گیا
لیس ڈول نکالے جائینگے ہندیہ مسئلہ ڈول ایک صاع کی
رابر ہونا چاہیئے اگر اس سے کم یا زیادہ ہو تو اسی حساب سے
لے جائیں حتےٰ کہ اگر چرس یا بڑے ڈول میں ایک ہی بار
پانی نکل آئے تو کافی ہے درر مسئلہ پیندے ٹوٹے ٹپکتے ہوئے
ں سے پانی نکالنے میں اگر اوپر آنے تک آدھے ڈول سے زیادہ
باقی رہتا ہو تو وہ پورا شمار ہوگا اور جو آدھے سے کم رہجاتا ہو تو پورا شمار نہو گا۔
تنا ہی شمار کریں جتنا اس میں پانی آئے مثلاً ادھا ڈول پانی نکلا تو اسے آدھا ہی
ساب میں جوڑیں پورا نہ جوڑیں اور جتنے ڈول نکالنا ہوں اس سے
گنے نکالیں یہی حکم ڈول بھرتے میں پانی گر جانے چھلک جانے کا ہے
مسئلہ اگر کوئیں میں پانی نکالتے وقت اتنا پانی نہو جتنا نکالنا واجب
جا تو جتنا ہو اتنا ہی نکالنے سے کنواں پاک ہو جائیگا۔ اگرچہ بعد کو
ھ جائے۔ درر مسئلہ کوئیں نے اپھن کر یا سوراخ ہو کر جتنا پانی
النا تھا نکل گیا کواں پاک ہو گیا درر مسئلہ پانی میں جو نمک

یا بڑی کلّی خون بھری ہوئی گر کر مر جانے سے پانی ناپاک ہو جائیگا در مسئلہ
پانی میں بچھو بر جھینگر مکھی مچھر پیسو وغیرہ جانور جن میں بہنے والا خون نہیں
ہے گر کر مر جانیسے پانی ناپاک نہوگا در مسئلہ دریائی جانور جیسے مچھلی
کچھوا۔ کیکڑا گنگچا جھینگا دریائی سانپ مینڈک وغیرہ اگر پانی میں
مر جائیں۔ یا مرے ہوئے پانی میں ڈالدے جائیں تو پانی نجس نہوگا
خشکی کے سانپ مینڈک اور چھپکلی گرگٹ پانی میں مر جانے یا مرے
ہوئے پانی میں ڈالدینے سے پانی نجس ہو جائیگا در رد مسئلہ
نجاست کا کیڑا یا بیٹ کا کیچوا دھلا ہوا گرنیسے پانی نجس نہوگا بے دھلا گرنیسے نجس ہو جائیگا رد مسئلہ
قاز۔ مرغابی سرخاب بڑی چھوٹی بطخ بگلا وغیرہ جانور جو خشکی میں پیدا
ہوتے اور دریا میں رہتے ہیں۔ اگر تھوڑے پانی میں مر جائینگے تو پانی
نجس ہو جائیگا در مسئلہ نجس غبار یا اُپلہ یا نجس لکڑی کی راکھ گرنیسے
پانی نجس نہوگا ہندیہ مسئلہ مردہ جانور کی ہڈی۔ بال۔ پر۔ سم۔ سینگ
تسمہ۔ چونچ۔ پنجے ناخن اور آدمی کے بال ناخن ہڈی پاک ہے پانی میں
گرنے سے پانی خراب نہوگا جبکہ بال اکھڑے ہوئے نہوں کٹے ہوئے
ہوں اور ہڈی وغیرہ پر گوشت چکنائی نہ لگی ہو ورنہ انکے گرنیسے پانی
نجس ہو جائیگا ہندیہ مسئلہ سوا آدمی اور سوئر کے تمام جانوروں کی
بنی ہوئی پکی ہوئی کھال اور موافق شرع ذبح کیے ہوئے جانور کا کوئی
جز بدن گرنے سے پانی نجس نہوگا ہندیہ مسئلہ چوہے کا پیشاب پاخانہ

نیسے کوان نجس نہوگا جبتک کہ اُسکا اثر پانی میں ظاہر نہو در مسئلہ
ں کا پیشاب گرنیسے کوان نجس نہوگا گھڑے برتن کا پانی نجس ہوجائیگا در
سئلہ مرغی اور بطخ کے سوا باقی پرندون کی بیٹ گرنیسے پانی
راب نہوگا جیسے چڑیا کبوتر وغیرہ در مسئلہ سوئی کے ناکے برابر پیشاب
چھینٹین گرنے سے کوان نجس نہوگا در مسئلہ اونٹ بکری کی چند مینگنیان
رنیسے کوان نجس نہوگا زیادہ گرنیسے نجس ہوجائیگا خواہ وہ تر ہون یا خشک
ابت ہون یا ٹوٹی ہوئی رد مسئلہ چمگادڑ کا پیشاب پاخانہ گرنیسے کوان نجس
ہوگا طحطاوی مسئلہ ناپاک آدمی نے ڈول بھر کر سر پر ڈالا پھر دوسرا
ڈول بھرتے میں کچھ قطرہ اس سے ٹپک کر کوئیں میں گرے کوان نجس نہوگا
نیہ۔ یونہی غسل کرتے میں چھینٹین اوڑ کر کوئیں میں گرنیسے کوان نجس نہوگا
ہندیہ مسئلہ کوان نجس ہونیکا حکم نجاست دیکھنے کے وقت سے
ہوگا اس سے پہلے جو کام اسکے پانی سے کیا ہوگا وہ جائز ہوگا در لیکن
احتیاط اس میں ہے کہ اگر نجاست گرنے کا وقت کسیطرح معلوم ہوجائے
مثلاً دو مسلمان ثقہ آدمی یہ کہین کہ فلان وقت اس میں نجاست گری تھی
یا نجاست دیکھنے سے فلان وقت گرنیکا گمان غالب ہو تو اسوقت
سے کوئیں کو نجس سمجھیں اور اسکے بعد جو نمازین اسکے پانی سے وضو کرکے
پڑھی ہون انہیں لوٹیں۔ اور جو کسی طرح نجاست گرنیکا وقت معلوم
نہو سکے اور جانور پھولا پھٹا بھی نہو تو ایکدن و رات کی اور جو پھولا پھٹا ہو

تو تین دن و رات کی نمازیں لوٹیں اگر اس پانی سے وضو کیا ہو۔ اور نہائے ہوں تو پھر سے نہائیں۔ آٹا گوندھا کھانا پکایا ہو تو کتوں کو کھلائیں بدن دھویا ہو تو اسے پاک کریں درر و۔

جھوٹے پانی کا حکم آدمی کافر ہو یا مسلمان پاک ہو یا ناپاک مرد ہو یا عورت جب اسکے مونھ میں کوئی نجاست نہ لگی ہو تو اسکا جھوٹا پاک ہے۔ لیکن مرد کو غیر عورت کا اور عورت کو غیر مرد کا جھوٹا کھانا پینا مکروہ ہے درر و **مسئلہ** گائے بھینس بکری کبوتر مرغابی وغیرہ حلال جانوروں کا جھوٹا پاک ہے۔ یونہی گھوڑے کا جھوٹا پاک ہے مراقی طحطاوی **مسئلہ** جن جانوروں میں بہنے والا خون نہیں ہوتا ہے انکا جھوٹا پاک ہے خواہ وہ بری ہوں یا بحری ہندیہ **مسئلہ** کتے اور سوئر اور درندے جانوروں کا (جیسے شیر بھیڑیا چیتا بندر گیدڑ لومڑی ریچھ ہاتھی جنگلی بلی وغیرہ) جھوٹا نجس ہے درر و **مسئلہ** شرابی نے شراب پیتے ہی پانی پیا ہو تو اسکا جھوٹا نجس ہے در اور جو زبان و ہونٹ چاٹنے صاف کرنے تھوکنے سے شراب کا مزہ اور بو دور ہونے کے بعد پیا ہو تو پاک ہے رد **مسئلہ** اگر شرابی کی مونچھیں اتنی بڑی بڑی ہوں کہ زبان سے صاف نہ ہو سکیں تو اسکا جھوٹا نجس ہوگا خواہ شراب پیتے ہی پیا ہو یا کچھ دیر بعد در **مسئلہ** بلی نے چوہا کھاتے ہی پانی پیا ہو تو اسکا جھوٹا نجس ہے در اور جو کچھ دیر میں مونھ چاٹ لینے اور صاف کرنے کے بعد پیا ہو تو نجس نہیں ہے مکروہ ہے رد

مسئلہ گہروں میں رہنے بسنے والے جانوروں کا (جیسے چوہا چھپکلی سانپ ط اور بلی مرغی) جھوٹا مکروہ تنزیہہ ہے درد مسئلہ جس اونٹ گائے بیل بکری بکرے کی عادت نجاست کھانے پینے کی ہو جیسے بعض بیل اور بکروں کی عادت پیشاب پینے کی ہوتی ہے انکا جھوٹا مکروہ تنزیہہ ہے در مسئلہ جو اڑنیوالے جانور شکار مار کر کہاتے ہیں جیسے کبیرا بہری ترستی شکرا شاہین چیل گدہ۔ اسکا جھوٹا مکروہ تنزیہہ ہے در مسئلہ اوڑنیوالے حرام جانوروں کا جھوٹا مکروہ ہے ہندیہ مسئلہ خچر بہی گدہے اور خچرکہ جو گدھیا سے پیدا ہو جھوٹا مشکوک ہے در مسئلہ جنگلی گدہے کا جھوٹا نہ مشکوک ہے اور نہ مکروہ ہے رد مسئلہ جو خچر گائے یا گھوڑے سے پیدا ہوا اسکا جھوٹا پاک ہے مشابہت کا اعتبار نہیں ہے در مسئلہ بہیڑے کا بچہ جو بکری سے پیدا ہو وہ حلال ہے اور اسکا جھوٹا پاک ہے در مسئلہ جس جانور کا جھوٹا پاک ہے اسکا پسینہ بھی پاک ہے اور جسکا جھوٹا نجس ہے اسکا پسینہ بھی نجس ہے اور جسکا جھوٹا مکروہ ہے اسکا پسینہ بھی مکروہ ہے۔ اور جسکا جھوٹا مشکوک ہے اسکا پسینہ بھی مشکوک ہے در تنبیہ جس جانور کا جھوٹا مشکوک ہے اسکے جھوٹے یا پسینہ ٹپکے ہوئے پانی سے وضو جائز نہیں ہے جبکہ اچھا پانی موجود ہو۔ اور جو اچھا پانی موجود نہو تو اس سے وضو کرے اور تیمم بھی کرے تو نماز پڑھے بغیر تیمم صرف اس سے وضو کرکے نماز پڑھنا با

اسکے ہوتے ہوئے صرف تیمم سے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے چاہے پہلے
وضو کرے یا تیمم۔ لیکن پہلے وضو کرنا افضل ہے اور جو وہ بدن یا کپڑے
لگ جائے تو معاف ہے رد اور جو اس سے وضو اور تیمم کرنیکے بعد نماز پڑھنے
سے پہلے اچھا پانی ملجائے تو اچھے پانی سے وضو کر کے نماز پڑھے۔ اور جو
اچھا پانی ملا تھا مگر وضو کرنیسے پہلے نہ رہا تو تیمم پھر سے کرے وضو
پھر سے نہ کرے رد اور جو اس پانی کو پھینک کر تیمم سے نماز پڑھی ہوگی
رد لیکن اگر تیمم سے نماز پڑھنے کے بعد اسے پھینکا تو پھر سے تیمم کرکے
نماز پڑھے رد اور جس جانور کا جھوٹا مکروہ ہے اسکے جھوٹے سے
اچھا پانی ہوتے ہوئے وضو کرنا نچاہیئے جب اچھا پانی نہو تو اس سے
وضو کرکے نماز پڑھے تیمم کرکے نہ پڑھے رد اور جو وہ پانی کے علاوہ
کسی گاڑھی جمی ہوئی چیز میں مونھ ڈالے تو صرف اسکے مونھ سے گری ہوئی
اور منھ ڈالنیکی جگہ باقی رہی ہوئی چیز مکروہ ہوگی اسکے آس پاس کی مکروہ نہوگی رد مسئلہ اگر
شک کے یا مکروہ پانی سے وضو کیا ہو تو اچھا پانی ملنے کے بعد اعضا کو دھونا مستحب ہے (مراقی)

تیمم کا بیان

عبادت الٰہی کرنے کے ارادہ سے پاک مٹی پر ہاتھ مارکر
منھ اور ہاتھوں پر مسح کرنیکو تیمم کہتے ہیں۔ تیمم ہمارے ہی لیے جائز فرمایا
گیا ہے اور کسی نبی کی امت کے لیئے جائز نہ تھا۔ تیمم میں چند باتیں شرط ہیں

دو بار ہاتھ مارنا (۲) چہرہ اور ہاتھوں پر مسح کرنا (۳) وضو میں جتنا
چہرہ اور ہاتھ دہونا فرض ہیں اتنے چہرہ اور ہاتھوں پر اسطرح مسح کرنا
کہ اس میں کوئی بال کوئی جگہ ذرہ برابر بغیر مسح باقی نہ رہے **مسئلہ** اگر
ہاتھوں میں انگوٹھی چھلے چوڑیاں وغیرہ زیور ہو تو تیمم کرتے وقت
اتار لیں یا انھیں ہلائیں ورنہ تیمم نہوگا (د) **مسئلہ** اگر ہاتھ میں کوئی زائد
انگلی نکلی ہو یا ہاتھ کہنی کے جوڑ پر سے کٹا ہو تو اُس پر مسح کرنا ضروری نہیں
ہے (د) (۴) عبادت کی نیت سے تیمم کرنا مثلاً دل و زبان سے یہ کہنا
کہ میں نماز کے لیے تیمم کرتا ہوں **مسئلہ** جو تیمم عبادت کی نیت سے نہ کیا جائے
صرف تیمم کے خیال سے کیا جائے اس سے نماز جائز نہیں ہے (د) **مسئلہ**
اگر کسی دوسرے شخص سے تیمم کرائیں تو نیت خود کریں ورنہ تیمم نہوگا (د) **مسئلہ**
جو تیمم کسی کے سکہانے بتانے کو کیا ہو اس سے نماز جائز نہیں (د) (۵)
کم از کم تین انگلیوں سے تیمم کرنا (۶) جس چیز سے تیمم کیا جائے اسکا
پاک ہونا (۷) وضو کی مقدار پانی پر قادر نہونا (۸) تیمم کیوقت مسلمان
ہونا (۹) وقت تیمم حیض و نفاس و حدث کا نہونا (۱۰) چہرہ اور
ہاتھوں پر کوئی ایسی چیز تیمم کے وقت لگی نہونا جس کی وجہ سے جلد پر
مسح نہو سکے۔

یونہی بعض باتیں تیمم میں سنت ہیں اور وہ یہ ہیں (۱) دونوں ہاتھ ہتھیلیوں
کیطرف سے مٹی پر مارنا (۲) اور انھیں لوٹ پوٹ کرنا (۳) پھر انہیں

جہاڑنا اگر ان میں غبار بہر گیا ہو (۴) مٹی پہ ہاتھ مارتے وقت
انگلیاں کہلی رکہنا (۵) اور بسم اللہ کہنا (۶) پہلی بار مٹی پہ ہاتھ
مارکر چہرہ پہ مسح کرنا پہر دوبارہ ہاتھ مارکر ہاتھوں پہ مسح کرنا (۷)
چہرہ پہ مسح کرتے ہی ہاتھوں پہ مسح کرنا (۸) داڑھی اور ہاتھوں کی
انگلیوں میں خلال کرنا (۹) پہلے سیدھے ہاتھ پہ مسح کرنا پہر الٹے ہاتھ پہ

طریقہ تیمم

پس جب تیمم کرنا ہو تو پاک زمین یا جنس زمین پہ دونوں ہاتھ
انگلیاں کہولکر ہتیلیون کیطرف سے مارین اور لوٹ پوٹ کریں پہر انہیں
جہاڑکر چہرہ پر اسطرح پہیرین کہ اس میں ذرا سی جگہ بھی بغیر ہاتھ پہیرے باقی نہ رہے پہر دوسری بار دونوں ہاتھ
مارکر الٹے ہاتھ سے سیدھے ہاتھ پہ کہنی سے نیچے تک مسح کریں پہر سیدھے
ہاتھ سے الٹے ہاتھ پہ اسیطرح مسح کریں (مسئلہ) مٹی پہ ہاتھ مارنیکے
بعد منہ پر پہیرنے سے پہلے اگر حدث ہو تو انہیں منہ پہ نہ پہیرے پہر سے
ہاتھ مارکر منہ پر پہیرے ہندیہ

تیمم کرنیکی چیزیں تیمم ہر پاک چیز سے جو جنس زمین سے ہو
کرنا جائز ہے اگرچہ اسپر گرد غبار نہو جیسے مٹی اینٹ پتھر کنکر چونا ہڑتال
گندھک گیرو پیلی ہری سرخ سفید کہریا مٹی گل ارمنی سنگ جراحت مردار سنگ
سرمہ لعل یاقوت زمرد فیروزہ عقیق پہاڑی نمک سمنٹ ریتا ریتے
گرد و غبار پتھر کی راکھ پتھر کا کولہ سنگ گچ اینٹ پتھر کی سرخی بجری
مٹی کے برتن جن پر روغن نہو۔ اینٹ پتھر کی دیوار۔ اور جو چیز جنس زمین سے

فرض و نفل چاہے پڑھے ہندیہ مسئلہ تیمم پر تیمم کرنا نچاہیے ہندیہ۔
مسئلہ نفل نماز کیلئے جو تیمم کیا ہو اس سے فرض واجب پڑھنا جائز ہیں
مسئلہ اگر بدن یا پاک کپڑے پر درہم سے زیادہ نجاست لگی ہو اور
وضو بھی کرنا ہو اور پانی صرف ایک ہی کے قابل ہو تو اس سے نجاست
دھوئے اور تیمم سے نماز پڑھے اور جو اس سے نجاست نہ دھوئی وضو
کرکے نماز پڑھے تو بھی ہو جائیگی لیکن ایسا کرنا مکروہ ہے۔ اور جو
درم سے کم نجاست لگی ہو تو اسے دھونا لازم نہیں ہے وضو کرنا
لازم ہے در رد مسئلہ اگر کسیکو نہانیکی حاجت ہو اور پانی صرف وضو
کرنے یا تھوڑا بدن دھونیکے قابل ہو تو وضو نہ کرے۔ اور نہ تھوڑا
بدن دھوئے تیمم کرکے نماز پڑھے لیکن اگر جنابت کے تیمم کے بعد
پھر حدث ہو تو وضو کیلیئے تیمم کرنا جائز نہو گا کہ اس کے پاس لبقدر وضو
پانی ہے اس سے وضو کرے پھر اگر غسل کے قابل پانی ملجائے تو
غسل کرے ورنہ پانی ملنے تک غسل کا تیمم باقی رہیگا۔ رد مسئلہ
اگر پانی ایک میل کے اندر ہو مگر ملنے تک نماز کا وقت نہ رہنے کا خوف
ہو تو تیمم جائز نہیں ہے لیکن احتیاطاً تیمم کرکے نماز پڑھ لے پھر پانی
لاکر وضو کرکے اس نماز کو لوٹے رد مسئلہ اگر کسیکو یہ گمان غالب ہو
کہ بہت سے باری باری سے پانی بھرنیوالوں کیوجہ سے میری پانی
بھرنیکی باری نماز کا وقت گذر نیکے بعد آئیگی تو وہ انتظار کرے تیمم سے

نماز نہ پڑھے رد **مسئلہ** جو شخص وضو کرنے سے عاجز ہو اور یہ گمان غالب ہو کہ نماز کا وقت گذر جانے کے بعد وضو کرنے پر قادر ہو جائیگا تو وہ ٹھہر رہے اور بعد وقت وضو کرکے نماز پڑھے رد **مسئلہ** اگر وضو سے منع کرنیوالا بندہ کیجانب ہو جیسے قیدی کو قید میں پانی نہ دیا یا کفار نے وضو کرنے سے روکا یا کسی نے کہا کہ اگر تو وضو کریگا تو تجھے مار ڈالونگا تو تیمم سے نماز پڑھے پھر اسے لوٹے اور جو منع کرنے والا اللہ کیجانب سے ہو جیسے پانی نہو نا یا بیمار ہونا تو تیمم سے پڑھی ہوئی نماز نہ لوٹے درردو **مسئلہ** اگر اعضاء وضو اکثر زخمی اور کم اچھے ہوں تو تیمم کرے اور غسل کی حاجت میں اگر اکثر بدن زخمی اور کم اچھا ہو تو تیمم جنابۃ کرے در آور جو زخمی اور اچھے برابر ہوں تو اچھے کو دھوئے اور زخمی پر مسح کرے اور تیمم کرنا بھی جائز ہے لیکن تیمم کیساتھ اچھے اعضا نہ دھوئے درر دآور جو اکثر اعضاء وضو یا اکثر بدن اچھا ہو اور بعض زخمی ہو اور اچھوں کو دھونے سے زخمی نہ بھیگیں تو اچھے کو دھوئے اور زخمی پر مسح کرے اگر مسح کرنا نقصان نہ کرتا ہو ورنہ پٹی باندھکر اسپر مسح کرے درر دآور جو اچھی جگہ دھونے سے زخمی جگہ بھیگ جانیوالی ہو تو سب پر مسح کرے رد یونہی اگر ہاتھ زخمی ہوں اور موںھ اور پاؤں پانی میں ڈالنا ممکن نہو اور کوئی انہیں دھلانیوالا ہو تو تیمم کرے ورنہ تیمم نہ کرے درر **مسئلہ** جسکے کہنیوں اور ٹخنوں پر سے ہاتھ پاؤں کٹے ہوں اور چہرہ

زخمی ہو وہ بلا وضو و تیمم نماز پڑھے اور اعادہ بھی نہ کرے در اور جو کہنی اور ٹخنہ باقی ہو اور چہرہ اچھا ہو مگر دہو نہ سکتا ہو تو چہرہ اور کٹی ہوئی جگہ کو مٹی پر ملکر نماز پڑھے رد۔

تیمم توڑنیوالی چیزیں | جس چیز سے وضو ٹوٹتا ہے اس سے وضو کا تیمم ٹوٹتا ہے غسل کا نہیں ٹوٹتا ہے۔ اور جس سے غسل کا تیمم ٹوٹتا ہے اس سے وضو و غسل دونوں کا تیمم ٹوٹتا ہے مثلاً کسی نے وضو کا تیمم کیا پہر ہوا خارج ہوئی یا کسی نے غسل کا تیمم کیا پھر منی نکلی تو تیمم ٹوٹ گیا پھر سے تیمم کرے اور جو کسی نے غسل کا تیمم کیا تھا پہر پاخانہ پیشاب پہرا تو وہ وضو کا تیمم ٹوٹ گیا غسل کا باقی رہا وضو کیلئے پہر تیمم کرے یا پانی ہو تو وضو کرے اگرچہ ایکبار ہی اعضاء وضو دہونیکے قابل ہو در رد **مسئلہ** غسل یا وضو کرنیکی مقدار پانی پر قادر ہونیسے تیمم ٹوٹ جاتا ہے اگر وہ دوسری حاجتوں سے فاضل ہو اگرچہ ایک ایک بار اعضاء وضو دہونیکے قابل ہو در اور جو ایکبار بھی اعضاء وضو دہونیکے قابل پانی نہو تو تیمم نہ ٹوٹیگا۔ **مسئلہ** اگر پینے یا آٹا گوندھنے یا بدن یا کپڑے پر نجاست زائد از درہم دہونے یا غسل میں کوئی جگہ سوکھی رہی ہوئے دہونیکی حاجت ہو اور پانی صرف اتنا ہی تو تیمم نہ ٹوٹیگا در **مسئلہ** جس عذر کیوجہ سے تیمم کیا ہو وہ بعد تیمم جاتے رہنے سے تیمم ٹوٹ جائیگا در مثلاً کسی مرض کیوجہ سے تیمم کیا تھا بعد تیمم

وہ مرض جاتا رہا تیمم ٹوٹ گیا۔ یونہی جس عذر کیوجہ سے تیمم کیا ہو
اگر وہ بعد تیمم جاتا رہو اور دوسرا عذر پیدا ہو جائے تو تیمم ٹوٹ جائیگا۔
مثلاً سردی کیوجہ سے تیمم کیا تھا پھر سردی نہ رہی مگر بیمار ہو گیا تو تیمم
ٹوٹ گیا در مسئلہ ایک میل پانی دور ہونیکی وجہ سے تیمم کیا تھا
پھر چلتے چلتے میل سے کم دور رہگیا تیمم ٹوٹ گیا در مسئلہ تیمم کرنیکے
بعد اونگھتے ہوئے یا چوتڑ زمین پر جمائے سوتے ہوئے پانی پر گذرنے
سے تیمم نہ ٹوٹیگا یہی صحیح ہو درر مسئلہ تیمم کرنیکے بعد پانی پر گذرنے
مگر کسیوجہ سے اس تک نہ پہنچنے سے تیمم نہ ٹوٹیگا رد مسئلہ تیمم کرنے
کے بعد اسلام سے پھر جانے سے تیمم نہ ٹوٹیگا در مسئلہ چند تیمم
کرنیوالوں سے کسی شخص نے کہا کہ یہ پانی ہے اس سے جو چاہے
وضو کرے اور وہ صرف ایک ہی کے وضو کے قابل تھا تو سبکے
تیمم ٹوٹ جائینگے اور جو ان میں سے ایک سے کہا ہو تو اسیکا
تیمم ٹوٹیگا ہندیہ۔

موزوں پر مسح کرنیکا بیان

وضو میں پاؤں دھونیکی جگہ موزوں پر مسح کرنا مرد و عورت دونوں کو
جائز ہے اور وہ بھی ہمارے ہی لیے جائز فرمایا گیا ہے کسی اور نبی کی
اُمت کے لیے جائز نہ تھا مسئلہ مسح کرنے سے پاؤں دھونا افضل ہے

درمسئلہ اگر پانی صرف ہاتھ موںھ دہونیکے قابل ہو پاؤں دہونیکے
قابل نہو تو مسح کرنا واجب ہے درمسئلہ موزوں پر مسح کرنیکا منکر بدعتی
گمراہ ہے درمسئلہ وضو کرنیوالیکو موزوں پر مسح کرنا جائز ہے غسل کرنی
والیکو جائز نہیں ہے ہرمسئلہ موزوں پر مسح جب جائز ہے کہ انسے
پاؤں پنڈلی سمیت ڈہکی ہوں۔ اور وہ پورے پاؤں بھر ہوں
پاؤں سے زائد بڑے بڑے نہوں۔ اور ایسے ہوں کہ انسے پدرپے
ایک فرسخ تک عادت کیموافق چلنا ممکن ہو دراور پورا وضو کرکے انہیں
پہنا ہو اور وہ کہیں تین انگلی نکلنے کی مقدار پھٹے ہوئے نہوں اور بغیر باندہے
پنڈلی پر قایم رہیں۔ اور پانی کی تری ان میں سے پاؤں تک نہ جاسکے
خواہ وہ چمڑے کے ہوں یا سابر کے یا موٹی کرچ وغیرہ کے مسئلہ
ٹخنوں پنڈلیوں سے نیچے موزہ پر مسح کرنا جائز نہیں ہے ردمسئلہ
اگر موزے بڑے بڑے پاؤں سے زاید ہوں تو زائد پر مسح کیا ہوا جائز
نہیں جبتک کہ اس میں پاؤں کرکے مسح نہ کیا جائے درمسئلہ اگر
موزے پنڈلی پر بڑے ہوں کہ پاؤں انسے نظر آئے تو انپر بھی مسح
جائز ہے درمسئلہ کپڑے کے سلے ہوے موزے یا سوت کے
بنے ہوے پتلے موزوں پر جیسے کہ آجکل عام طور سے پہنے جاتے
ہیں مسح کرنا جائز نہیں ہے ردمسئلہ مسح کرنیکا مسنون طریقہ یہی
کہ سیدہے ہاتھ کی انگلیاں بھگو کر پیٹ کیطرف سے سیدہے پاؤں کی

انگلیوں پر رکھکر پنڈلی کیطرف کو کھینچے اور یونہی اُلٹے ہاتھ کی انگلیوں
سے اُلٹے پاؤں کا مسح کرے اور انگلیوں کے ساتھ ہتیلی کا کچھ حصہ
بھی شامل کرلینا اچھا ہے رد مسئلہ ہاتھ دہونیکے بعد جو تری ہاتھ
پر باقی رہی اس سے بھی مسح کرنا جائز ہے ہد مسئلہ سر پر مسح کرنیکے بعد
جو تری ہاتھ پر باقی رہی ہو اس سے مسح کرنا جائز نہیں ہے رد مسئلہ
مسح پاؤں کے اوپر کریں پاؤں کے نیچے تلوے پر یا ایڑی پنڈلی پر
کرنے سے نہو گا رد مسئلہ پورا وضو کرکے موزے پہنے ہوں اور پھر
وضو ٹوٹے تو انپر مسح کرنا جائز ہے ورنہ نہیں مسئلہ موزہ پر مسح کرنے
میں نیت اور تکرار یعنی دو تین بار کرنیکی ضرورت نہیں ہے ایکبار مسح کرنا
کافی ہے ہند مسئلہ اگر موزے تیمم کرکے پہنے ہوں تو انپر مسح جائز
نہیں ہے در مسئلہ اگر معذور کا عذر وضو کرنیکے وقت سے موزہ پہنے
تک بند رہے تو اسے بھی اچھے آدمی کیطرح مسح کرنا جائز ہے ورنہ
وقت نماز گذرنیکے بعد مسح کرنا جائز نہیں درر مسئلہ اگر موزے
پہنکر پانی میں گھسا اور پاؤں بھیگ گئے پھر وضو کیا یا پہلے پاؤں
دہوکر موزہ پہنا پھر باقی وضو کیا۔ یا پہلے ایک پاؤں دہوکر موزہ پہنا
پھر دوسرا پاؤں دہوکر موزہ پہنا پھر باقی وضو کیا اسکے بعد وضو
ٹوٹا تو مسح کرنا جائز ہے درر مسئلہ پہلے پاؤں دہوکر موزے پہنے
تھے کہ حدث ہوا پھر باقی وضو کیا تو انپر مسح جائز نہیں ہے ہندیہ۔

مسئلہ وضو کرتے میں کوئی جگہ خشک رہگئی یا دہونا بھول گیا اور موزہ
پہن لیا پھر اس جگہ کو دہونے سے پہلے حدث ہوا تو موزہ پر مسح کرنا
جائز نہیں۔ اور جو اس جگہ کو دہونیکے بعد حدث ہو تو مسح جائز ہے
ہندیہ مسئلہ اگر وضو کرنیکے بعد کسیکو بتانیکے لیئے موزہ پر مسح کیا تو بھی
جائز ہے ہندیہ مسئلہ وضو ٹوٹنے کیوقت سے ایک دن و رات تک
مقیم کو اور تین دن و رات تک مسافر کو مسح کرنا جائز ہے اسکے بعد موزے
اتار کر پاؤں دہوئے در مسئلہ ہر پاؤں میں تین انگلی کی مقدار لمبائی
چوڑائی میں مسح کرنا واجب ہے اس سے کم پر کرنیسے نہو گا در مسئلہ
اگر اتنا بیچ پانی یا مینہ یا بھیگی ہوئی گھاس پر چلنے سے تر ہو گیا تو مسح
ہو گیا رد مسئلہ مسح بچھی ہوئی انگلیوں سے کریں کھڑی انگلیوں سے
کرنا جائز نہیں ہے لیکن اگر انگلیوں سے پانی ٹپکتا جائے اور اتنا
بیچ تر ہو جائے تو جائز ہو گا در مسئلہ اگر ایک یا دو انگلیوں کو ایکبار نگو کر
اتنے بیچ میں پھیرا تو مسح نہوا اور جو ایک انگلی کو تین بار بھگو کر تین جگہ
پھیرا یا بھیگی ہوئی انگلی کی چاروں طرفوں کو چار جگہ پھیرا تو مسح ہو گیا۔
در در مسئلہ اگر کسی کے پاؤں کا پنجہ کٹا ہو اور باقی بقدر مسح باقی ہو
تو اسپر مسح کرے اور جو بقدر مسح باقی نہو تو دہوئے در مسئلہ اگر
ٹخنے سے پاؤں کٹا ہو تو اسپر مسح کرنا جائز نہیں ہے در مسئلہ اگر ایک
پاؤں پنڈلی سے کٹا ہو اور دوسرا بے کٹا ہو تو بغیر کٹے پر مسح

جائز ہے در مسئلہ اگر کسیکے موزے چورا چہپا کریا زبردستی چہین کر
پہن لیے ہوں تو انپر بھی مسح کرنا جائز ہے در مسئلہ اگر کوئی موزہ پاؤن
کی تین چھوٹی انگلیون کی برابر لمبائی چوڑائی میں پہٹا ہو اور اس سے
پاؤں نظر آتا ہو تو اسپر مسح کرنا جائز نہیں ہے در مسئلہ اگر موزہ پہٹا ہو
لیکن چلنے میں اس سے پاؤن ظاہر نہوتا ہو اُسپر مسح کرنا جائز ہے
در مسئلہ اگر پہٹے ہوئے موزہ پر ثابت موزہ پہنے ہو تو اسپر مسح جائز
ہے در مسئلہ اگر ایک موزہ کئی جگہ سے ذرا ذرا سا پہٹا ہو اور سب
ملکر مقدار تین انگلیون کے ہو تو اسپر مسح جائز نہیں ہے ورنہ جائز
ہے در اور جو دونوں موزوں میں ذرا ذرا سا پہٹا ہو کہ سب ملکر تین
انگلیون کی مقدار ہو تو جائز ہے اگر پہٹی ہوئی جگہ مسح واقع نہو در۔
مسئلہ اگر موزہ ڈھیلا ہو پاؤن اٹھانے میں پنڈلی نکل آتی ہو
اور پاؤن رکھنے میں اندر چلی جاتی ہو تو بھی اسپر مسح جائز ہے ہندیہ
مسئلہ اگر کسی کے پاؤں ٹیڑھے ہوں پنجوں پر چلتا ہو پنڈلی
اپنی جگہ سے باہر رہتی ہو اُسے بھی مسح کرنا جائز ہے اگر ایڑی موزے
سے باہر نکلتی ہو ہندیہ مسئلہ اگر موزہ دوہرا ہو یا اسپر بال ہوں
اور مسح کرنیکے بعد اسکے اوپر کا چمڑہ پہٹا یا چمڑے کو چھیلا یا اسکے بال
صاف کیے تو دوبارہ مسح کرنیکی ضرورت نہیں ہے ہندیہ مسئلہ ٹوپی
دوپٹہ عمامہ ستر بند دستانوں پر مسح کرنا جائز نہیں ہے در۔

مسح توڑنیوالی چیزیں

جس چیز سے وضو ٹوٹتا ہے اس سے مسح بھی ٹوٹتا ہے در **مسئلہ** موزہ اتارنے سے مسح ٹوٹ جاتا ہے **مسئلہ** مدت مسح ختم ہو جانے سے مسح ٹوٹ جاتا ہے۔ لیکن اگر مدت ختم ہونیکے بعد موزہ اتار کر پاؤں دہونے میں سردی کیوجہ سے پاؤں رہجانے فالج گرنے کا ڈر ہو تو پاؤں نہ دہوئے اور پورے موزے پر مسح کرے اب اس کے واسطے کوئی مدت نہو گی در **مسئلہ** اگر نماز پڑھتے میں مدت مسح ختم ہو جائے اور پانی ہو تو نماز توڑ کر پاؤں دہوئے پہر نماز پڑھے اور جو پانی نہو تو نماز نہ توڑے در **مسئلہ** مدت مسح ختم ہونے کے بعد اگر پاؤں دہونیکو پانی ہو تو موزہ اتارکر پاؤں دہوئے اور جو پانی نہو تو موزہ نہ اتارے اسی مسح سے نماز پڑھے ہندیہ **مسئلہ** مدت مسح ختم ہونے یا موزہ اتارنے کے بعد اگر وضو ہو تو صرف پاؤں دہوئے پورا وضو نہ کرے در لیکن اولیٰ یہ ہے کہ پورا وضو کرے رد **مسئلہ** جب اکثر پاؤں موزہ سے نکل آئے گا تو مسح ٹوٹ جائیگا اکثر ایڑی نکلنے سے نہ ٹوٹیگا۔ لیکن اگر موزہ اتارنے کی نیت سے ایڑی نکالی ہو گی تو مسح ٹوٹ جائیگا در **مسئلہ** موزہ میں اتنا پانی بہر گیا کہ اکثر پاؤں دہل گیا تو مسح ٹوٹ گیا در **مسئلہ** موزہ تین انگلیوں کی مقدار پہٹ جانے اور اس میں پاؤں نظر آنے سے مسح ٹوٹ جائیگا در **مسئلہ** اگر مقیم نے پورے ایک دن ورات مسح کرنیکے

قبل سفر کیا تو وہ پورے تین دن و رات مسح کرے اور جو ایک دن و رات مسح کرنے کے بعد سفر کیا تو موزہ اتار کر پاؤں دہوئے اور جو مسافر پورے ایک دن و رات مسح کرنے کے بعد مقیم ہو تو موزہ اتار کر پاؤں دہوئے اور جو قبل ایک دن و رات پورا ہونے کے مقیم ہو تو ایک دن و رات پورا کرے۔

پٹی اور تختی پر مسح کرنیکا بیان

زخم اور پھوڑیوں اور فصد و داغنے کی جگہ جو پٹی باندھی جاتی یا پھایا لگایا جاتا ہے اور ہاتھ پاؤں وغیرہ کی ٹوٹی ہوئی ہڈی جوڑنے کو جو تختی باندھی جاتی ہے اس پر مسح کرنا واجب ہے خواہ وضو کر کے پٹی باندھی ہو یا بے وضو کیے بشرطیکہ اس جگہ کو دہونا نقصان کرتا ہو جیسے کہ اگر ٹھنڈے پانی سے دہونا نقصان کرتا ہو تو گرم پانی سے دہوئیں۔ اور جو گرم سے بھی نقصان ہو تو اس جگہ کا مسح کریں اور جو اس جگہ کا مسح کرنا بھی نقصان دیتا ہو تو پٹی پر مسح کریں اور جو پٹی پر مسح کرنا بھی نقصان کرتا ہو تو نہ کرے۔ مسئلہ اگر پٹی کھولنا نقصان نہ کرتا ہو اس جگہ مسح کرنا نقصان کرتا ہو تو پٹی کھولکر اس کی آس پاس کی جگہ کو دہوئیں پھر پٹی باندھکر اتنی جگہ مسح کریں۔ اور جو پٹی کھولنا بھی نقصان کرتا ہو یا پٹی کھول کر خود نہ باندھ سکتا ہو اور نہ کوئی باندھنے والا ہو تو پوری

پٹی پر مسح کرے رد مسئلہ پٹی پر مسح کرنے کے لیے نیت کی ضرورت نہیں ہے در مسئلہ پٹی پر مسح کرنے میں مرد و عورت محدث و جنب سب برابر ہیں در مسئلہ اکثر پٹی پر ایک بار مسح کرنا کافی ہے اگر ذرا سی کوئی جگہ بیچ کی بغیر مسح رہگئی تو حرج نہیں ہے در مسئلہ پٹی پر مسح کرنے کی کوئی مدت نہیں ہے آرام ہونے تک جب وضو کرے اسپر مسح کرکے نماز پڑھے پڑھائیے در مسئلہ مسح کرنے کے بعد اگر پٹی کھولنے بدلنے کی ضرورت ہو تو پھر سے اسپر مسح کرنا واجب نہیں ہے مستحب ہے در مسئلہ اگر دو پٹیاں بندھی تھیں اور اوپر والی پر مسح کیا پھر اسے کھول ڈالا تو نیچے والی پر مسح کرنے کی ضرورت نہیں ہندیہ مسئلہ اگر ایک پاؤں پر پٹی تختی بندھی ہو اور دوسرے میں موزہ پہنے ہو تو تختی پٹی پر مسح کرے اور دوسرا پاؤں موزہ اتار کر دہوئے در اور جو تختی والے پاؤں میں بھی موزہ پہنے ہو تو دونوں پر مسح کرے۔ یا اگر تختی والے پر مسح نہ کر سکتا ہو تو موزہ والے پر مسح کرے رد مسئلہ آنکھیں بنوانے یا ان میں کوئی اور بیماری ہو جانے کی وجہ سے طبیب انہیں دہونیکو منع کرتا ہو تو نہ دہوئے انپر مسح کرے رد مسئلہ پٹی یا پھایا اچھے ہو کر چھوٹ پڑنیسے مسح ٹوٹ جائیگا اور بغیر اچھے ہوئے ڈھیلا ہو کر چھوٹ پڑنیسے

...ماز پڑھتے میں اچھے ہو کر چھوٹ پڑے
...بہرسے نماز پڑھے اور جو ویسے ہی ڈھیلا
...جائے تو نماز پڑھے جائے در۔ یونہی اگر دوا یا پھایا
اس ... اچھا ہو کر چھوٹ پڑا یا زخم اچھا ہو گیا مگر دوا یا پھایا
نہ چھوٹا تو مسح ٹوٹ جائیگا در لیکن اگر چپکا ہوا
پھایا یا پٹی یا دوا چھوٹنا نقصان کرے تو مسح نہ
ٹوٹیگا اور اسپر مسح کرنا جائز ہو گا در مسئلہ
پٹی یا پھایا اچھا ہو کر چھٹا اور وضو تھا تو
صرف اتنی جگہ کو دھو لئے پورا وضو نہ کرے
مسئلہ پٹی پر مسح کرنے کے
بعد اسپر دوسری
پٹی باندھی تو اُسپر
بھی مسح جائز ہے
مسئلہ
مسح کر
بعد
پٹی کے اندر کسی طرح پانی چلا جانے سے مسح نہ ٹوٹیگا در۔